عنوانات

آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا هُوَ۔ صاحب نبوت، پیشوائے اُمت، شفیع الشرف، اشرف الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واہل بیتہٖ واتباعہٖ اجمعین کی نعت کے بعد بندہ باھُو فنائی ہو سروری قادری ولد بازید عرف اعوان ساکن قلعہ شور عرض کرتا ہے کہ یہ چند کلمات قرآن و سنت کے مطابق جمع کئے گئے ہیں۔ قادری مرید پر فرض ہے کہ پہلے اس رسالے کو ابتداء سے لے کر انتہا تک مطالعہ کر کے طریق کو تحقیق کرے اور باطن میں باتوفیق ہو جائے۔

سلسلہ قادریہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ حیّ و قیوم سے جو کچھ عطا ہوا ہے کُنْ کن فیکون ہ علم ظاہری و باطنی اور کتب کے دفاتر اور معرفت تمامی کو ایک نقطے میں لا کر اس رسالے نام فضل اللقاء رکھا۔ یہ رسالہ بادشاہ اسلام اورنگ زیب کے دور میں تحریر کیا گیا۔ اور اس رسالے کو عیان الفقر کے خطاب سے نوازا گیا کیونکہ اس رسالے کا ایک دن کا مطالعہ سو سال کی ریاضت و مشقت سے افضل ہے اس لیے کہ ریاضت سے مقام سر اور اس کے مطالعہ

ہے کہ ماحقہ معرفت اور کامل وحدت معلوم ہوتی ہے۔ اگر تو ہوا پر اُڑے تو مکھی جیسا مرتبہ ہے
اگر پانی پر چلے تو تنکے کا سا مرتبہ، اگر دل ہاتھ میں لائے تو ہوس کا سا مرتبہ۔ عین بعین غرق
فنا فی اللہ، فانی نفس، باقی الروح اور شرف بلقاءِ الٰہی ہونا کافی ہے ؎

لا نفی باشد لقا از خود فنا
کور چشمے کے بہ بیسند سر ہوا

ترجمہ:۔ لا نفی انکار کے لیے ہے اور فنا سے بقا حاصل ہوتی ہے اس کے راز کو اندھا کب دیکھتا ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو صاحب تصدیق قلبی ہو اور صدق یقین رکھتا ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ

" اللہ کے سوا کسی بات کی توفیق نہیں۔"

توفیق کیا ہے؟

توفیق اس بات کا نام ہے کہ حیاتی میں ہی موت کا درجہ حاصل ہو جائے اور روحانی یا بہشت میں جائے یا دیدار سے مشرف ہو اور یہ جائز ہے کیونکہ ارواح اولیاء کرام توحید باری تعالیٰ میں مستغرق رہتی ہیں اور لقائے الٰہی ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

"خبردار! بیشک اللہ کے دوستوں کو نہ ڈر ہے نہ خوف اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔"

لقاء دیدار

لقاء دیدار کیا ہے؟ نور وحدت میں غرق ہونا اور رحمت الٰہی کی جمالیت کا منظور نظر

بننا۔ یہ مراتب حضور کے ہیں ؎

صد شکر بردم رسیدم غرق نور
مشل بستہ کے تواند با حضور

ترجمہ:۔ سو مرتبہ شکر ہے کہ میں نور میں غرق ہو کر انسانوں تک پہنچا بندھا ہوا حضور میں کب پہنچ سکتا ہے۔

ظاہری علم پڑھنا اس لیے ضروری ہے کہ یہ معرفت الٰہی پر دلالت کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے لے گیا۔"

اور قرآن مجید میں جو کلمات الٰہیہ ہیں وہ توحید حضوری پر دال ہیں۔ بمعانی ثواب اور بے حجاب کلمات ربانی تحریر و تقریر میں نہیں سما سکتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات
ربی ولو جئنا بمثلہ مددا۔

"اے محمد! فرما دیجئے کہ اگر سمندر سیاہی بنیں اس لیے کہ ان سے کلمات ربانی تحریر کیے جائیں تو اس سے قبل کہ کلمات ختم ہوں اور سمندر خشک ہو جائیں خواہ اُن کی استعانت کے لیے ایسے اور سمندر ہی کیوں نہ آجائیں۔"

دل ز دیدارش شدہ روشن آگاہ
اہل دل را شد بدیدارش الٰہ

ترجمہ:۔ دل کو اس کے دیدار سے روشنی اور آگاہی حاصل ہوئی۔ اہل دل کو اس سے اللہ کا دیدار ہوا۔

گفتم اے دل دیداو دیدار خدا
گفت دل دیدم بحرم مصطفےٰ

ترجمہ:۔ میں نے کہا اے دل اس کا دیدار خدا کا دیدار ہے۔ دل نے کہا میں نے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے

قلب بایمن است قالب غرق نور
شد بدیدارش مراتب حق حضور

ترجمہ: دل مطمئن اور قالب نور میں غرق ہے اس کے دیدار سے حضوری کے مراتب کا حق ادا ہوتا ہے۔

آئینہ می بینم بہ بینم روح و دل
بے خبر این جملہ از مشت گل

ترجمہ: میں آئینہ دیکھتا ہوں تو روح دل کو دیکھتا ہوں۔ ایک مٹھی خاک اس سے بے خبر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً۔

"جو شخص اپنے رب کا دیدار چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ صالح عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی ایک کو بھی شریک نہ بنائے۔

پس نیک عمل یہ ہے کہ غیر خدا کو بھلا کر فنا فی اللہ ہو جائے۔ یہی دیدار ہے ؎

دیدہ بہر از دیدن دیدار حق
ہر کہ بیند غیر حق باطل بیشک است

ترجمہ: آنکھ اللہ کے دیدار کو دیکھنے کے لیے ہے جو کوئی اللہ کے سوا دیکھے باطل ہے۔

گر بپوشم حق ز حق کافر شوم
از احاطہ معرفت بیرون روم

ترجمہ: اگر میں حق کو حق کہنے سے گریز کروں تو کافر ہو جاؤں اور معرفت کی حدود سے باہر چلا جاؤں۔

از دیدہ دل دیدار بینم بے مثل
کے تواند بستہ صورت بے مثل

ترجمہ: میں دل کی آنکھ سے بے مثل اللہ کا دیدار کرتا ہوں۔ بے مثل کی صورت کا کیسے تصور کیا جا سکتا ہے۔

ہر کہ گوید بستہ ام کافر شود
از حقیقت معرفت منکر شود

ترجمہ: جو کوئی کہے میں نے اس کا احاطہ کر لیا کافر ہوا۔ حقیقت معرفت سے منکر ہوا۔

ہر کرا باشد حضوری باحضور
غرق فی التوحید وحدت ذات نور

ترجمہ: جس کسی کو حضور کے ساتھ حضوری حاصل ہے وہ توحید میں غرق اسکو نور ذات وحدت حاصل ہے۔

رفت نفس و قلب و روح و سرّ بیں
علم الیقین عین الیقین حق الیقین

ترجمہ: نفس قلب روح فنا اور سر کا دیکھنے والا ہے۔ علم الیقین عین الیقین حق الیقین حاصل ہے۔

طاعتش بردار مہد از تا لحد
این مراتب عارفاں لاحد وعد

ترجمہ: اپنے اُو پاس کی فرمانبرداری بچپن سے قبر تک لازم کر۔ عارفوں کو یہ مرتبہ بے حد موعود ہے۔

اول حمہ بودم آخر دادہ نشاں
اول آخر بایکے داں یک بداں

ترجمہ: میں پہلے کیا تھا آخر کی نشاندہی کر اول آخر اس ایک کی طرف سے ایک ہی جان لے۔

دیدہ ام دریافتم بینم دوام
معرفت توحید فقرش شد تمام

ترجمہ: میں نے دیکھا ہے معلوم کیا ہے اور ہمیشہ دیکھتا ہوں توحید کی معرفت اس کے فقر میں مکمل ہوتی ہے۔

یہ مراتب اُس شخص کے لیے ہیں جو عین العیانی ہو اور جس کا قلب نورانی اور نفس فانی ہو اور جسم اسم اللہ ذات کے سبب توحید ربانی میں محو ہو گیا ہو۔

می زاید جان جانش نومید
لائق دیدار شد باحق رسید

ترجمہ: جو جان دے دیتا ہے اُس کی جان دوبارہ پیدا ہوتی ہے۔

شد مشرف روز و شب عارف خدا
دائمی معراج وحدت حق لقا

ترجمہ: عارف خدا رات دن ہمہ وقت شرفیاب ہوتا ہے۔ ہمیشہ معراج اور لقائے حق وحدت حاصل ہوتی ہے۔

مردہ دل را جاں ز دل بیند حیات
ایں مراتب حاضرات از اسم اللہ ذات

ترجمہ: مردہ دل کی جان دل کی حیاتی دیکھتی ہے یہ حاضرات کے مرتبہ اللہ کے نام کی ذات سے وابستہ ہیں۔

معرفت موت است موت از معرفت
مردہ دل زندہ کند عیسٰی صفت

ترجمہ: معرفت موت ہے موت معرفت سے ہے مردہ دل کو زندہ کرتا ہے عیسٰی علیہ السلام کی صفت والا۔

آں چناں روحے دگر جانے دگر
جاودانی عارفاں در یک نظر

ترجمہ: ایسے آدمی کی روح دوسری ہے جان دوسری ہے عارفوں کی حیات جاودانی ایک نظر میں حاصل ہوتی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ علمائے عامل باللہ اور فقیر کامل فی اللہ کے لیے زندگی اور موت برابر ہے۔ نیز ان کے لیے قبر اور گھر، خواب اور بیداری، مستی اور ہوشیاری، بھوک اور پیٹ بھر کھانے، مجاہدہ اور مشاہدہ اور بولنا اور خاموش رہنا برابر ہے کیونکہ وہ بیان سے گزر کر عیاں پر پہنچ جاتے ہیں، جان سے گزر کر لامکان پر چلے جاتے ہیں۔ یہ مراتب قادری کے ابتدائی مراتب ہیں۔

اے ناسوتی پریشان! ہر ایک طریقے کی انتہا قادری طریقے کی ابتدا کا بھی

مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جو شخص دعویٰ کرے کہ مقابلہ کر سکتی ہے، جان لو کہ وہ کذاب ہے، اہل حجاب اور مادر زاد نابینا ہے۔ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ سچ سچ کہتا ہوں، یہ کوئی حسد کی بناء پر نہیں۔

مراتب کتنے ہیں؟

جاننا چاہیئے کہ مراتب تین قسم کے ہیں:۔

مراتب اوّل: تقلید۔

مراتب دوم: توحید۔

مراتب سوم: فنا فی اللہ غرق فی التوحید۔ اپنے آپ سے فنا ہو کر دیدار سے مشرف ہونا جو اہل تقلید کو نصیب نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ومن کان فی هذہٖ اعمٰی فهو فی الاخرۃ اعمٰی

"جو اس دنیا میں نابینا ہے وہ عقبیٰ میں بھی نابینا ہے گا۔"

کامل قادری کا کمال

کامل قادری پہلے ہی دن طالب یا مرید کو توجہ سے معرفت الا اللہ میں غرق اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کر دیتا ہے۔ جو قادری ان صفات سے متصف نہیں اُسے کامل قادری نہیں کہا جا سکتا۔

علم با تصدیق از توفیق جو
علم با تحقیق از تصدیق گو

ترجمہ:۔ علم کو تصدیق کے ساتھ توفیق سے تلاش کر۔ علم کو تحقیق اور تصدیق سے بیان کر۔

علم را عزت شدہ با حق سخن
کن مطالعہ علم را در لوح کن

ترجمہ:۔ علم کو عزت حاصل ہوتی ہے حق بات کہنے سے۔ علم کا مطالعہ کن کی لوح تختی سے کر۔

علم بہر از معرفت وحدت خدا
باز دارد از گناہان و ہوا

ترجمہ:۔ علم خدا کی وحدت کی معرفت کیلئے ہے۔ علم گناہوں اور نفسانی خواہشات سے روکتا ہے۔

علم بہرے از ادب صدق و صفا
زر بگیرد شد بے حیاء

ترجمہ:۔ علم ادب صدق و صفا کیلئے ہے اگر عالم زر سونا روپیہ لے تو بے حیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا

"میری آیات کو کم قیمت پر نہ بیچو"

باہو طالب را بمولیٰ بود علم از طلب
طالباں را علم دہ اوّل ادب

ترجمہ:۔ باہو طالب کو مولیٰ کی طرف سے علم کی طلب ہوتی ہے تو طالب علموں کو پہلے ادب کا علم دینا چاہیئے۔

عالم طالب باادب مقرب الٰہی ہے اور جاہل بے ادب مصاحب شیطان۔

خدا نہ کرے کہ حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کا کوئی مرید جاہل اور بے ادب ہو خدا کرے کہ اسے باطنی علم و ادب حاصل ہو۔

محی الدین حیات دین را زندہ بہ بیں
مردہ پیران خاک شد زیرِ زمین

ترجمہ:۔ محی الدین دین کے زندہ کرنے والے کو زندہ جان مردہ پیر زمین کے اندر خاک مٹی ہو جاتے ہیں۔

باہو شاہ عبد القادر است جان زندہ تن
با مریداں ہم کلامش ہم سخن

ترجمہ:۔ باہو شاہ عبد القادر جسم و جان کے ساتھ زندہ ہے اپنے مریدوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔

طریقہ قادری میں ترک و توکل توامان ہوتی ہیں۔ مال و تن اور فرزندان و جان راہِ خدا میں صرف کیا جاتا ہے۔

قادری عارف باللہ اور فقیر فنا فی اللہ کے یہی مراتب ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبیکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں حد درجے کی کوشش کرو اس نے تم سے پیار کیا ہے، تمہارے دین میں کوئی حرج نہیں ڈالا۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ویذکروا اسم اللہ فی ایامہ معلومات علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر۔

"زندگی کے دنوں میں تم اللہ تعالیٰ کی یاد کرو۔ مقررہ ایام میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرو اور ان حیوانات کو جو تمہارے نصیب اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں کھاؤ اور فقراء کو کھلاؤ۔"

گر بخوانی علم را صد و سی سال
معرفت حاصل نشد سر درد قال

ترجمہ:۔ اگر تو علم ایک سو تیس سال تک پڑھے اور معرفت حاصل نہ ہو تو وہ پڑھنا دردِ سر ہے

عارفاں بگذرند از علم چوں
آنچہ می خواند ز علم کُن فیکون

ترجمہ:۔ عارف علم سے ایسے گزر جاتے ہیں کہ وہ جو علم کو پڑھتے ہیں کہتے ہیں بس ہو جاتا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

العلم نقطة

"علم فقط ایک نقطہ ہے"

جس شخص کا راہ باطن کسی مرشد سے نہ کھلے تو سمجھ لو کہ اس کے دل پر نفاق اور جھوٹ کی کدورت اور زنگار ہے اور دنیاوی محبت گناہوں کی روسیاہی اور شیطانی وہمات اور شیطانی خطرات اور وساوس کی بناء پر اس کا دل مردہ ہو گیا ہے ایسا شخص جہاں کہیں جاتا ہے تمام صاحب ارشاد اور تلقین اسے معرفتِ باطنی سے محروم اور بے نصیب بتاتے ہیں۔ پھر ایسے شخص کا کیا علاج؟ یہ کہ اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم وجودیہ انگشت تفکر سے اس کے قلب اور سینے پر لکھے جس کی برکت سے یکبارگی اس پر توحید اور فقر کی معرفت منکشف ہو جائے گی اور انبیاء و اولیاء اللہ کی مجلس نصیب ہوگی۔ اسم اللہ ذات کی برکت سے عین بعین حق دکھائی دے گا اور باطل اس کے وجود سے نکل جائے گا۔ یہ توفیق طریقہ قادریہ میں ہی ہے کہ بے نصیب کو اللہ تعالیٰ سے نصیبہ دلاتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے گو اصل میں نصیبہ دینے والا اور رد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ قادری مرشد کا وسیلہ حضوری میں لا کر اس پر منکشف کر دیتا ہے۔

یہ باطنی راہ باتوں سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی بیان ہو سکتی ہے۔ یہ دیکھنے اور پہنچنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ غرق فی النور ہونے سے ہاتھ آتی ہے اور تکلیف و تقلید سے فارغ ہے۔

مرد باشد بانظر ببرد حضور
بانظر ناظر کند در غرق نُور

ترجمہ:۔ مرد کامل ہونا چاہیئے جو نظر سے حضوری میں لے جائے ایک نظر سے ناظر کر دے اور نور میں غرق کر دے۔

اہل نظر منظور با قربش حضور
نظر ناظر آفتابش شد ظہور

ترجمہ:۔ اہل نظر قرب حضوری کو منظور کرتے ہیں ناظر کی نظر اس کا آفتاب ظاہر کرتا ہے۔

قادری ناظر کون؟

قادری ناظر اس شخص کو کہتے ہیں جو طالب کے وجود کو اس طرح پاک کر دے جیسے پانی ناک کپڑے کو صاف کر دیتا ہے اور ساتھ ہی طالب کا حوصلہ وسیع اور پختہ کر دے نیز طالب پر اس قدر نوازش فرمائے کہ اس کا مرتبہ اپنے مرتبے سے ہزارہا منزل و مقامات آگے بڑھا دے۔

اقسام دم

جاننا چاہیئے کہ دم مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہے:۔

حیوانی	انسانی	رُوحی	نفسی
قلبی	کافر	منافق	کاذب
فاسق	مومن۔		

مسلمان اور اولیاء اللہ کا دم ۔ یہ ہیں ۔ تو دم لیکن ان میں فرق ہے ۔ عام لوگ تو سانس کے اندر باہر آنے کو دم کہتے ہیں لیکن انبیاء ، اولیاء اور مومن ازلی کا دم اور آواز اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے جسے ایک دم کہتے ہیں ۔ چنانچہ اس کے متعلق حضرت خاقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

پس از سی ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

ترجمہ :۔ خاقانی کے نزدیک یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ ایک گھڑی خدا کے ساتھ ہونا ملک سلیمانی سے بہتر ہے ۔

جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ ؎

نہ آنجا نفس و قلب و دم نہ آنجا روح جسمانی
دمے نامحرم است آنجا غلط گفت است خاقانی

ترجمہ :۔ نہ اس جگہ نفس دل سانس ہے نہ اس جگہ جسمانی روح ہے ایک دم کیلئے بھی اس جگہ کوئی نامحرم نہیں ہو خاقانی

بسی صد سالہا باید فنا فی اللہ شود فانی
دمے نامحرم است آنجا جسم در اسم شد فانی

ترجمہ :۔ تیس سو سال چاہیں فنا فی اللہ تو فانی ہو گیا اس جگہ دم بھی نامحرم ہے جسم اسم اللہ میں فنا ہو گیا ہے ۔

کافر ، جھوٹے اور منافق لوگوں کا دم اور آواز شیطانی ہوتا ہے ۔ ایسے لوگ قرب الٰہی سے محض بے خبر ہوتے ہیں ؎

طالب کسے نہ پیدا گشت بہر راز راہ
با تصور می برم قرب الٰہ

ترجمہ :۔ طالب راستہ کے راز جاننے کیلئے پیدا نہیں ہوا تصور کے ساتھ لیجاتا ہے اللہ کے قرب میں ۔

؎

در معرفت خود محو کردن ہمچو سیماب است خاک
از خاک بیماآزر شود و از معرفت شد خاک پاک

ترجمہ :۔ اپنے آپ کو معرفت میں مجبور کرنا مثل پارے کا کشتہ کرنے کے ہے پارے کے کشتہ سے سونا

مقام صاحب عیان

جب عارف باللہ معرفت الٰہی کو پہنچ جاتا ہے تو اس پر عین و عیان منکشف ہو جاتا ہے جو کچھ دیکھتا ہے عین بعین دیکھتا ہے ، پھر اسے مشاہدہ ، خواب ، ذکر ، فکر ، مراقبہ اور مکاشفہ نہیں ہوتا کیونکہ صاحب عیان ہر وقت رحمٰن کے حضور میں رہتا ہے تصدیق توفیق سے محبت ، اخلاص ، یگانگت اور معرفت کے پانچ ہزار مراتب دل میں آتے ہیں اور قرب و معرفت الٰہی سے ہزاروں ایسی نورانی تجلیات دل پر ہوتی ہیں کہ اگر ان کے نور کا ایک ذرہ دونوں جہاں پر پڑ جائے تو نابود کر دے لیکن عارف عیاں ہمیشہ ہل من مزید ہی پکارتا ہے ؎

فقر نورش فیض فضلش غرق راز
دل بے غمی و با نبی و بے نیاز

ترجمہ :۔ فقر اس کا نور ہے فیض اس کا فضل ہے رازوں میں غرق ہوتا ہے دل بے غم ہے نبی کے ساتھ اور

فقر یک ملک است اعظم از خدا
کور چشم کے شناسد سر ہوا

ترجمہ :۔ فقر خدا کا ایک ملک اعظم ہے ۔ اندھا اسرار کو کب پہنچتا ہے ۔

طریقہ قادری میں فقیر محی الدین رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے فقر حاصل ہوتا ہے ؎

فردا شد امروز از لش راز را
فقر شد معرفت وحدت لقاؔ

ترجمہ :۔ جیسے کل آج ہوا یوم ازل کا راز فقر معرفت ہے اس کی توحید کے ساتھ لقا ہے ۔

دست بیعت کرد تلقینش نبی
ایں مراتب اہل از لش متقی

ترجمہ :۔ نبی نے ہاتھ پر بیعت کیا تلقین اس کو کی ۔ یہ درجہ ازل سے ہی اہل تقویٰ کے لیے ہے ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم

"البتہ ہم نے انسان کو عمدہ صورت پر پیدا کیا۔"

اللہ تعالیٰ موت وحیات دونوں میں انسان کو اپنا دیدار نصیب کرتا ہے۔

اہل نفس حیوان کو حرص، طمع، شہوت اور خواہشات دیتا ہے جو خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے سے پریشان ہے وہ خدا و رسول سے منکر، طالب دنیا اور مصاحب شیطان ہے۔

❁

دمے دیدار را دیدار بردہ
ولے مُردہ ولے خطرات خوردہ

ترجمہ:۔ دیدار کے وقت دیدار میں مشغول رہ اگرچہ مر جائے یا خطرات میں پڑ جائے۔

کلید علم از دیدار دارم
شریعت مصطفیٰ را جاں سپارم

ترجمہ:۔ علم کو دیدار کے لیے چابی دیدار سمجھ کر حاصل کرتا ہوں۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر جان قربان کرتا ہوں۔

توجّہ کی تشریح

توجُّہ کی تخصیص

سلک سلوک کی وہ کونسی توجہ ہے جس سے دونوں عالم پر قبضہ ہو سکتا ہے۔

وہ کونسی توجُّہ ہے کہ جس سے دائمی طور پر دیدار سے مشرف ہو سکتے ہیں؟

وہ کونسی توجہ ہے جس سے دائمی طور پر مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں؟

وہ کونسی توجہ ہے جس سے مردہ دل بھی زندہ ہو کر ہمیشہ تک کے لیے حیاتی اور موت دونوں حالتوں میں ذکرِ الٰہی کے غلبات میں جنبش کرتا رہتا ہے اور اللہ کے ذکر کا نعرہ بلند کرتا رہتا ہے؟

وہ کونسی توجُّہ ہے کہ اگر کافر کی طرف نگاہ کی جائے تو بے واسطہ و بے اختیار کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکار اُٹھے؟

وہ کونسی توجُّہ ہے کہ نظر کے ذریعے ہی جاہل کو علوم ظاہری و باطنی، علم قرآن، علم حدیث، علم تفسیر اور علم معرفت سے بہرہ ور کر کے روشن ضمیر بنا

سکتے ہیں؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ اگر غضب کی نگاہ سے عالم کی طرف دیکھیں تو تمام علوم ظاہری اُسے بھول جائیں یہاں تک کہ الف بے بھی یاد نہ رہے؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ جس مطلب کے لیے جس وقت چاہے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر التماس کر کے جواب باثواب حاصل کر سکے۔ خواہ وہ مطلب دینی ہو یا دنیاوی اور مراتب نعم البدل یا ازل یا فیض فضل کے موافق مراتب یا اور مراتب حاصل کر سکے، ان کے سوا جتنے مراتب ہیں سب دنیاوی محبت اور خطرات ہیں جن سے دل کی تاریکی بڑھتی ہے اور انسان معرفت اور قرب الٰہی سے محروم رہتا ہے؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ جب چاہے انبیاء و اولیاء کی ارواح سے ملاقات کر کے جواب باصواب اور ہر ایک کام کی حقیقت معلوم کر لے؟

وہ کونسی توجہ ہے کہ جب قرب اور نور الٰہی کے سبب گفتگو کرنے لگے تو نفسانی آدمی خیال کریں کہ ہم سے گفتگو کر رہا ہے۔ انبیاء، اولیاء، مومن، مسلمان، فقیر اور درویش کی ارواح خیال کرتی ہیں کہ ہم سے گفتگو کر رہا ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خیال کرتے ہیں کہ ہم سے ہم کلام ہو رہا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال فرماتے ہیں کہ ہم سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت لم یزلی اپنے کرم و لطف اور فیض فضلی سے اوفوا بعهدی اوف بعهدکم "تم میرا اقرار پورا کرو میں تمہارا اقرار نباہوں گا" کے مطابق اقرار ازلی سے جانتا ہے کہ مجھ سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات جن اور انسان خیال کرتے ہیں کہ ہم سے گفتگو کر رہا ہے۔ یہ مراتب سخن کنہ کن فیکون سے ہیں؟

وہ کون سی توجہ ہے کہ روئے زمین کے تمام اولیاء اللہ۔ غوث، قطب، درویش وغیرہ جو حیات ہیں اور حالت موت میں ہیں جو کہ دراصل حیات ابدی میں ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار

"بیشک اللہ کے دوست مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں"

اور حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام بوقت توجہ و تفکر اس کے گرداگرد ہو جاتے ہیں۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

تفکر ساعة خیر من عبادة الثقلین

"ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں عالم کی عبادت سے بڑھ کر ہوتی ہے"

اور وہ ان سب سے باتوجہ عیاں مشرف ہوتا ہے اور ہر ایک کے نام سے واقف ہو جاتا ہے۔

وہ کونسی توجہ ہے جس کے ذریعے عرش سے تحت الثریٰ کی تمام چیزیں دل کو دیکھ سکتے ہیں اور زمین کے ظاہری اور باطنی خزانے دکھائی دینے لگتے ہیں اور کرم بار میں پارس پتھر کی طرح معلوم ہو جاتا ہے جو کہ لوہے سے چھو کر اسے سونا بنا دیتا ہے یا روئے زمین پر کی وہ بوٹی جو تانبے کو پگھلا کر اس میں ڈالنے سے سونا بنا دے معلوم ہو جاتی ہے اور جس کے ذریعے نفس کو جمعیت حاصل ہوتی ہے اور دنیا سے دل سرد ہو کر فقیر لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

وہ کونسی توجہ ہے جس کے ذریعے صبح وشام دیدار میں غرق رہتا ہے ؎

حاسداں شد مانع دیدارش مبیں
ہر کہ مانع حق شود کافر لعین

ترجمہ: حاسدوں کو اس کا دیدار ظاہر منع ہے جو کوئی حق کا منکر ہوا وہ کافر ملعون ہوا۔

گر جاں رود واصل شود بیند لقا
ایں قرب شد معرفت از مصطفےٰ

ترجمہ: اگر جان واصل ہو گئی تو لقا دیکھتا ہے۔ یہ قربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت سے حاصل ہوتا ہے۔

حاضرم من با حضوری ہم حدیث
کے شناسد واصلاں اہل خبیث

ترجمہ: میں حضوری میں حاضر ہوں حادث ہونے کے باوجود۔ واصلوں کو خبیث لوگ کب پہچان سکتے ہیں۔

باہو پیش احمق مسر اظہارش مکن
گر می کنی سخن مکن از کنہ کن

ترجمہ: باہو احمقوں کے سامنے اسرار بیان مت کر اگر تو بات کرے تب بھی کُن کی حقیقت ظاہر نہ کر۔

وہ کونسی توجہ ہے؟ جس کے ذریعے ذات وصفات کے تمام درجات ایک درجے میں آجاتے ہیں کہ ایک جسم میں اور ہزار جسم سے ایک جسم میں آ سکتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی بدلتا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:

النہایۃ ھی الرجوع الی البدایۃ

"ابتدا کی طرف پلٹ آنا ہی انتہا ہے"

تمام مراتب کا مجموعہ جو ختم خاتم الفقر ہے، اس کا کیا نام ہے؟ کہ جس کے طے کرنے سے تمام کبیرہ وصغیرہ مقامات طے ہو جاتے ہیں اس کا نام جامع کلید

توحید جمعیت ہے، قربِ الٰہی کسے کہتے ہیں؟ اسے جو وجود کو لپیٹ کر غرق فی اللہ ہو کر مطلق معرفت الٰہی راز ہے اور وہ وجود زندگی اور ممات دونوں حالتوں میں دیدار کا شفیع اور نجات کا وسیلہ ہو۔ یہ تمام مراتب تحقیق با توفیق کی قید و قبضے میں ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وما توفیقی الا باللہ

"مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کی توفیق نہیں"

صاحب توفیق کی توجہ، نظر، دلیل اور بات با توفیق اور تحقیق رفیق ہوتی ہے اور اسے جواب باصواب حاصل ہوتا ہے جن توجہات کا اُوپر ذکر ہو چکا ہے معہ اس توفیق کے اس شخص کو حاصل ہوتی ہیں جو مشق وجودیہ میں مشغول رہے۔

وہ کونسی توجہ ہے جس کے ذریعے انسان بغیر بیان کرنے کے محض صفائی قلب سے حال کی حقیقت معلوم کر سکتا ہے ؎

دل صفا آئینہ بنماید لقا
می بینند عارفاں واصل خدا

ترجمہ: صاف دل آئینہ کی طرف دکھاتا ہے ملاقات۔ واصل خدا عارف دیکھتے ہیں۔

ایں نہ دل مضغہ پر خون و خراب
دل توحیدش حق بے حجاب

ترجمہ: یہ وہ دل نہیں جو گوشت کا لوتھڑا خون اور خرابیوں سے بھرا ہوا۔ اس کے دل میں توحید اور حق بے حجاب ہے۔

دل یکے نور است بود دل لامکان
دیدہ دیدارش خدا با دل عیان

ترجمہ: دل ایک نور ہے دل لامکاں میں ہوتا ہے۔ آنکھ اس کا دیدار کرتی ہے خدا دل پر تجلی ظاہر کرتا ہے۔

دل یکے نور است باقربش حضور
ہر کہ با دل محرم است عارف غفور

ترجمہ :۔ دل ایک نور ہے اس کے قریب حضور ہے جو کوئی دل کا رازدار ہے وہ عارف اور مغفرت

بے خبر لوگ

یہ لوگ احمق ہیں جو مضغہ گوشت کو دل خیال کرتے ہیں اور حبس دم کر کے نفی اثبات کے تفکر سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ قلب اور دل کی انتہا و کُنہ سے بے خبر اور محروم ہیں۔ وہ احمق ہیں جو گوشت کے ٹکڑے کو ہلاتے ہیں اور وجود میں سر سے لے کر ناف تک کو کہتے ہیں کہ یہ قلب کا مقام ہے اور یہ روح اور یہ سرّ کا ہے اور یہ خفی کا اور یہ مقام محمود اور یہ مقام سلطان نصیر اور یہ مقام سلطانی ہے اور یہ مقام قربانی ہے۔ یہ تمام مراتب مقام نہیں بلکہ ناقصوں کے محض خیالات اور توہمات ہیں۔ ان احمقوں کو نہ ذکر کی خبر ہے نہ الہام مذکور کی نہ معرفت کی نہ حضور کی۔ وہ نفسانی خواہشات اور دنیاوی عزت و مرتبے پر مغرور ہیں۔ بعض لوگ قادری اصحاب سے بغض کرتے ہیں۔ سو یاد رکھو کہ ان سے وہی لوگ بغض کرتے ہیں جو رافضی، خارجی، کافر، کاذب یا حاسد ہیں۔ ان میں سے اکثر کہتے ہیں کہ ہم اہل صدیق ہیں حالانکہ باطن میں وہ رافضی اور مطلق بے دین اور بدبخت ہوتے ہیں وہ لوگ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بغض رکھتے ہیں جو اپنے مرشد کے مرتبے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبے سے زیادہ جانتے ہیں گو وہ علم تفسیر پڑھتے ہیں لیکن اپنے مذہب بد کو چھپاتے ہیں۔ ہاں یقینی امر ہے :۔

خذ ما صفا ودع ما کدر

"صاف صاف لے لے اور میلا میلا چھوڑ دے۔"

اچھی بات اختیار کر اور بُری بات ترک کر دے۔

عالم اور فقیر میں فرق

عالم علم میں ہوشیار اور فقیر کامل گھوٹی ہوتا ہے۔ عالم شخص نیک و بد کی علم سے تحقیق ظاہری کرتا ہے لیکن فقیر کا وجود پاک باطن صاف اور صاحب توفیق ہوتا ہے عالم کا علم کئی اقسام میں منقسم ہوتا ہے اور فقیر کا فقر بھی کئی اقسام میں منقسم ہوتا ہے۔

عُلومِ عَالِم کی اقسام

عالم کے علوم کی مندرجہ ذیل اقسام یہ ہیں :۔

۱۔ علم عاقبت بالخیر۔
۲۔ علم عفو۔
۳۔ علم عین۔
۴۔ علم عنایت۔
۵۔ علم معبودیت۔
۶۔ علم اعلیٰ۔

حروف علم کی تخصیص

علم کے مندرجہ ذیل تین حرف ہیں :۔

ع ل م

ع معرفت بخشتا ہے۔
ل لا یحتاج کر دیتا ہے۔

م متکلم مع اللہ بنا دیتا ہے۔

پس جو عالم قرآن وحدیث کے خلاف ہو وہ نفس دنیا اور شیطان کا شناسا اور دوست ہوتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ شیطان بھی عالم ہے جاہل نہیں۔ لیکن اسے علم سے نافرمانی لادینی حاصل ہوئی ہے

علم ہی شیطان اور نفس کو مغلوب بنا سکتا ہے

حروفِ فقر کی تخصیص

فقر کے بھی مندرجہ ذیل تین حروف ہیں:۔

ف ق ر

ف سے فیض کا حصول ہوتا ہے۔

ق سے قہر نفس ہوتا ہے۔

ر سے راستی مراد ہے۔

نیز

ف سے فنائے نفس ہوتا ہے۔

ق سے قرب حق کا حصول ہوتا ہے۔

ر سے رازِ ربوبیت کا مرتبہ مراد ہے۔

لیکن جو شخص استقامت فقر اور ملامت خلق کی وجہ سے فقر سے روگردانی کرتا ہے اسے رجعت لاحق ہوتی ہے اسے:۔

فقر کی ف سے فضیحت

فقر کی ق سے قہر خداوندی

فقر کی ر سے رد نصیب ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا

فقر را یک دم بود با یک قدم

نفس خود را خود بکشتن باستم

ترجمہ:۔ فقر کا ایک سانس ایک قدم کے ساتھ ہوتا ہے اپنے نفس کو خود مارتا ہے علم کے ساتھ۔

روح کو راحت اور قلب کو حیاتی حاصل ہو جائے تو جان لو کہ فقر علم اور معرفت کی انتہا کو پہنچ گیا۔

درمیان دو سجدہ می گردد لقا

پیشوائے علم شد رہبر خدا

ترجمہ:۔ دو سجدوں کے درمیان لقا حاصل ہوتی ہے پیشوا علم ہو اور رہبر خدا ہو۔

در نمازے راز می بینم حضور

اہل رازش در نمازش غرق نور

ترجمہ:۔ میں نماز راز میں حضور دیکھتا ہوں اس کے رازدار اس کی نماز میں نور میں غرق ہوتے ہیں۔

شفاعت کا حصول

جو شخص پہلے حضور خواجۂ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خود راضی کر لیتا ہے وہ شفاعت اور لطف و کرم نبوی حاصل کر لیتا ہے۔ معرفت الفقر، توحید، نور ذات، حضور بقا اور نعمتِ الٰہی طالب دنیا کو نصیب نہیں ہوتی۔

رباعی

طلب کن تو از فقر وحدت لقا

از ذکر حاصل شود کبر و ہوا

ترجمہ:۔ تو فقر سے توحید و لقا طلب کر کہ ذکر سے کبریائی و ہوا حاصل ہوتی ہے۔

علم را بگذار ذکرش را گذار
تا شوی لائق لقا پروردگار

ترجمہ: علم کو چھوڑ اس کے ذکر سے گزر جا تاکہ تو اللہ تعالیٰ کی لقا کے لائق ہو۔

کامل مرشد کا کمال

کامل مرشد پہلے ہی روز طالب کو اسم اللہ ذات کے تصرف و تصور سے زندہ وجود کر کے توجہ ہی سے شرف ذات کی طے اور غرق نور اور لقائے الٰہی سے مشرف کر دیتا ہے۔ مرشد کامل کے یہی مراتب ہوا کرتے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:

من له المولیٰ فله الکل

"جس کا خدا اُس کا سب کچھ"

قادری کا کمال اور اُس کی پہچان

قادری اصحاب سب کو پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ تارک الدنیا اور تارک مخلوق نفس و شیطان سے فارغ ہوتے ہیں۔ گو بہت سے اہل تقلید لوگ خود کو قادری بتلاتے ہیں لیکن قادری کی پہچان ہو سکتی ہے۔ یعنی ؎

دم ازل و دم ابد دم دنیا تمام
نیم دم عقبیٰ نباشد غرق فی اللہ بر دوام

ترجمہ: جس کا ایک دم ازلی ایک دم ابدی ایک دم دنیاوی ایک دم عقبوی ہو تو وہ کبھی بھی فنا نہیں ہو سکتا۔

جاں ز جاں جانم بر آید جاں بزاید حق وصال
ذکر فکر علم نسیان غرق فی اللہ با جمال

ترجمہ: میری جان جان سے باہر آئے اور جان حق کے ساتھ واصل ہو جائے۔ ذکر فکر علم بھول اللہ کے جمال میں غرق ہو جائے۔

تیغ برہنہ کونسا طریقہ ہے؟

جاننا چاہیئے کہ حضور غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا طریقہ تیغ برہنہ ذوالفقار کی مانند ہے جو شخص اس سے بغض رکھتا ہے اس کا سر تن سے جدا کر دیتا ہے یہاں کہ حضور غوث الثقلین امر الٰہی ہیں اسی لیے ہر امر پر غالب ہیں۔

طالب مرید تو بے شمار ہیں لیکن اہل اخلاص و محبت ہزار میں سے ایک ہی ہوتا ہے۔

اہل محبت و معرفت کا کمال

اہل محبت و معرفت صاحب مشاہدہ اور محرم اسرار ربانی ہوتا ہے چنانچہ اہل محبت محبت کو مد نظر رکھتے ہیں، اہل ذکر ذکر کو اور اہل فکر، فکر کو، اہل وصال کو مقرب حق کہتے ہیں۔ فکر فنائے نفس کو کہتے ہیں۔ اہل مذکور کی چشم دید الہام مذکور سے ہوتی ہے۔ اہل معرفت کی معرفت سے، اہل قرب و حضور کو قرب و حضور سے، اور غرق فنا فی اللہ، بقا باللہ اور مشرف بنور لقا کو عین قدرتی سبحانی سے۔ یہی وجہ ہے۔ اس کا نشان بے نشان اور اس کا مکان لامکان ہے۔ یہ مراتب اُس کامل قادری کے ہیں جو کل الکلید، غرق فی التوحید اور باطن معمور ہو۔ ایسا شخص مرید کو

کو اسم اللہ کے حاضرات کے وسیلے سے ہر ایک کا معائنہ اور مشاہدہ کرا دیتا ہے اور باتوفیق تحقیق کرا دیتا ہے۔ پھر کامل قادری کو لازم ہے کہ تلقین و تعلیم کا ارشاد بخشے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات ہر ایک مرتبہ کے لیے بمنزلہ کسوٹی ہے۔ جو سچے مرید کی تو نوازش کرتے ہیں لیکن کذاب کو دور پھینک دیتے ہیں۔ اللہ بس ماسوی اللہ ھوس۔ یہ قرب و معرفتِ الٰہی ان علماء ربانی و عارف باللہ فنافی اللہ کے نصیب ہوتے ہیں جو محبت و معرفت اور توحید باری تعالیٰ میں اللہ سے یگانہ ہوں۔ جو شخص اخلاص کے ساتھ اتحاد رکھتا ہے وہ خطرات، وہم اور خیال سے فارغ ہے اور اسے یقینی طور پر جمیعت کل اور جمال اخلاق الٰہی حاصل ہوتے ہیں وہ ذات نہ ارشاد سے ہے نہ تلقین سے بلکہ یقینی طور پر فنا فی اللہ ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ فقر کا یہ مقام جسے بقا بحب کہتے ہیں۔ نظر الٰہی اور توجہ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منکشف ہوتا ہے۔ ان مراتب میں جمعیت کلیہ اور تمام مطالب و مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں ؎

سخن را بر از جانی کن
فثم وجہ اللہ بجاں عیانے کن

ترجمہ: سخن کو اپنی جان سے جدا کر دے۔ پس جان پر ہر طرف اللہ ہی اللہ کو ظاہر کر دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ

"پس جس طرف تم رُخ کرو ادھر ہی چہرۂ الٰہی ہے"۔

ہر طرف بینم بیابم ذات نور ؎
ہیچ پنہاں نیست اللہ باحضور

ترجمہ: میں جس طرف دیکھتا ہوں اللہ کا نور پاتا ہوں اللہ کے حضور کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

اَولیاء اللہ کے مراتب

مثنوی

حبہ را پنہاں کنند در زیر خاک
با تصور اسم اللہ خاک پاک

ترجمہ: دانہ کو خاک کے اندر چھپاتے ہیں۔ تصور میں اللہ کا نام پاک خاک دل کے اندر۔

ہر کہ یابد در فنا وحدت لقا
ایں مراتب یافتن از مصطفیٰؐ

ترجمہ: جو کوئی فنا میں توحید و لقا پا لیتا ہے یہ مرتبہ پاتا ہے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ہر حقیقت یافت زاں تحقیق تر
مردہ نفس زندہ دل صاحب نظر

ترجمہ: اس تحقیق سے حقیقت بہت جلد پالی ہے کہ مردہ نفس زندہ دل اہل نظر ہوتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ فقیر عارف مرشد قادری پہلے ہی دن طالب صادق کو اسم اللہ ذات کے حاضرات کی برکت سے پانچ مقام، پانچ خزانے، پانچ تصور، پانچ تصرف، پانچ تفکر، پانچ ذکر، پانچ فیض، پانچ عطا، پانچ الہام، پانچ مذکور، پانچ نور۔

پانچ قرب، پانچ حضور، پانچ فنا، پانچ ادب اور پانچ حیا کا مجموعہ بخش دیتا ہے برخلاف اس کے اہل ظاہر دن رات عبادت میں مشغول رہ کر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس اور شیطان سے لڑائی کرتے ہیں مگر صاحب باطن فقیر مرد غازی کی طرح تصور کی تلوار سے یکبارگی دشمنوں کے سر قلم کر دیتا ہے اور جنگ و جدال سے بے کھٹکے ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

الاستقامة فوق الکرامة

"طریقے پر قائم رہنا کرامت سے بڑھ کر ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

واستقم کما امرت ولا تتبع اھواھم

"جیسا تجھے حکم ہوا ہے تو اسی پر کاربند رہ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔"

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ولا تکلم النفس الا باذنہ فمنہ شقی وسعید

"اس کی اجازت بغیر نفس سے کلام نہ کر کیونکہ بعض ان میں سے بدبخت ہوتے ہیں اور بعض سعید۔"

اللہ تعالیٰ کی رویت عکس نہیں کیونکہ وہ معکوس نہیں اور نہ اسے زلف اور خد و خال سے مزین کر سکتے ہیں کیونکہ وہ غیر مخلوق ہے اس لیے اسے مخلوق سے تشبیہ دینا سراسر کفر و شرک ہے ؎

یافتن دیدار توحیدش جمال
اسم اللہ با تصور غرق گرداند وصال

انسان کے لیے معرفت اور قرب الٰہی عزت و حرمت کا باعث ہیں اور اسی سبب سے وہ فرشتہ سے افضل مانا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا

"اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔"

؎
آدمی را قرب از نفس و ہوا
عارفاں را نفس در حکم خدا

ترجمہ:۔ آدمی نفس و خواہشات کا مقرب غلام ہوتا ہے عارف کا نفس اللہ کا فرمانبردار غلام ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ

"ہر ایک مسلمان مرد و عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔"

اس علم سے مراد معرفت و توحید الٰہی ہے ؎

شد تلف عمر خواندن با رقم
معرفت حاصل نشد افسوس و غم

ترجمہ:۔ عمر تمام ہوئی لکھا پڑھا معرفت حاصل نہ ہوئی افسوس اور غم ہے۔

ہر وقت اولیاء اللہ کا قیام

جاننا چاہیئے کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی فقیر ولی اللہ ارشاد و تلقین کے لائق نہیں۔ سو یاد رکھو کہ ان کا یہ کہنا نفسانی فریب اور شیطانی حیلہ ہے نفس کو حرص و ہوا کی وجہ سے معرفت الٰہی سے باز رکھتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

لاتقوم الساعة حتی یقال فی الارض اللہ اللہ

"جب تک روئے زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا محشر برپا نہ ہوگا"۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محشر تک اللہ والے ہوتے رہیں گے اور کوئی زمانہ ان سے خالی نہ ہوگا۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو دنیاوی درہم و دینار پر فخر کرتے ہیں اور ذکر، فکر، معرفت اور فقرِ محمدی سے شرم کرتے ہیں۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

الفقر فخری والفقر منی

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے"۔

نیز ارشادِ نبوی ہے:۔

ترک الدنیا راس کل عبادۃ وحب الدنیا راس کل خطیئۃ

"دنیا کا ترک کر دینا تمام عبادتوں کا سر اور دنیاوی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے"۔

آنچہ خوانی از اسم اللہ بخواں
اسم اللہ با تو ماند جاوداں

ترجمہ:۔ اللہ کے ناموں میں سے جونسا نام پڑھنا چاہتا ہے پڑھ اللہ کا نام تیرے ساتھ ہمیشہ رہنا چاہیئے۔

کیا تجھے معلوم ہے کہ جب رُوحِ اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے وجودِ معظم میں داخل ہوئی تو یا اللہ کہا اور علم آدم الاسماء کلہا (آدم کو ان سب کے نام سکھائے، کے علم سے وعلم الانسان ما لم یعلم (انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اسے معلوم نہ تھا) منکشف ہو گیا۔ خواہ قیامت تک انسان علم سیکھتا رہے تو بھی اسے اسم اللہ ذات کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

اے احمق! نفاق قلبی کی بیماری نے تیرے تمام وجود کو کھا لیا ہے، کسی طبیب القلوب کی تلاش کر تا کہ اس باطل مرض سے تیرے وجود کو صحت بخشے۔

طالب حق کس ندیدم مرشدے باشد کجا
گمس را قدرت نباشد کے بپرد باہما

ترجمہ:۔ میں نے کسی طالب کو نہیں دیکھا تو مرشد کب ہوگا۔ مکھی میں ہما کے ساتھ اڑنے کی طاقت نہیں ہوتی۔

گر بیابد طالبِ حق حاضرم
با تمامیت رسانم یک سخن

ترجمہ:۔ اگر طالب حق میرے پاس آئے تو میں حاضر ہوں۔ ایک بات سے آخری منزل تک پہنچاؤں گا۔

کلیدِ اسم اللہ کے اثرات

یہ نفسانی وجود الٰہی خزانوں اور حکمتوں سے بھرپور ہے اور نفس اس پر بمنزلہ طلسم ہے سو اس طلسم کو جلا دفن کر غیبی خزانوں کو ہاتھ میں لانا اسم اللہ ذات کی کلید سے ہو سکتا ہے اور یہ بات کامل مرشد کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ اسم اعظم سے واقف ہوتا ہے۔ اس طلسم کو عارف باللہ ہی کھول سکتا ہے۔

طلسم را باسم سوزم باز دم
آندم آتش ز وحدت جاں تنم

ترجمہ:۔ طلسم کو اسم اعظم کے دم سے میں جلا دوں گا اس وقت وحدت کی آگ میرے جسم و جان میں ہے۔

آں دم نور است با قربش حضور
شد حضوری قرب زاں دم ذات نور

ترجمہ:۔ قرب کے حضور سے اس وقت میرے اندر نور ہے اس کے قرب سے حضوری حاصل اور دم ذات کے۔

اسم اللہ ذات کے تصور والے کو مشق وجودیہ کی زیادتی سے جثہ نفسانی

سے روحانی جثہ حاصل ہوتا ہے اور وہ جثہ روحانی ہمیشہ معرفت الا اللہ اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں غرق رہتا ہے، وہ حضوری کا اس طرح ضامن ہوتا ہے کہ اگر جثہ نفسانی سے کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ سرزد ہو تو وہ نفسانی جثے کو فوراً عذاب دے کر اس سے توبہ کراتا ہے۔ جب نفسانی جثہ دنیا سے انتقال کرتا ہے تو روحانی جثے میں اس قدر قدرت آجاتی ہے کہ وہ نفسانی جسم کو لباس کی طرح پھینک کر ہمیشہ کے لیے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

"موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتا ہے۔"

یہ مراتب اولیاء اللہ فقراء کے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

"خبردار! تحقیق اللہ کے دوستوں کو کچھ ڈر نہیں اور نہ ہی خوف اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

ابتدا و انتہاء معرفت

جاننا چاہیئے کہ معرفت کی بنیاد فنائے موت، معرفت کی متوسط حیات بقاء اور معرفت کی انتہاء لقاء ذات ہے۔ جو عارف ان تینوں مرتبوں کو حاصل نہیں کرتا اُسے عارف فقیر باللہ نہیں کہہ سکتے ۔

موت مرہم صحت است با جانِ تن
ہر کہ مژدہ موت بدہد جانِ من

ترجمہ:۔ جسم کی جان کو موت صحت کا مرہم ہے جو کوئی میری جان کو موت کی خوشخبری دے۔

عاشقاں را موت کے باشد روا
اسم اللہ برد حاضر باللقاء

ترجمہ:۔ عاشقوں کو موت کب روا ہے اللہ کا نام لیا اور ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔

غیر ایں کس در نگنجد ہم راز
ایں فیض فضلش بخش رحمت حق نواز

ترجمہ:۔ اس جیسے آدمی کے سوا یہ راز کسی کو حاصل نہیں ہوتا یہ اس کے فضل کا فیض ہے اور رحمت حق نواز کی بخشش ہے۔

باہو را چوں شد لقا موتش شفا
نفس با موت است باھُو با خدا

ترجمہ:۔ باہو کو جب لقا میسر ہو گئی تو موت اس کے لیے شفا ہے نفس کی موت سے باہو اللہ کا وصال ہے۔

کامل قادری کون؟

جاننا چاہیئے کہ کامل فقیر قادری وہ ہے جو طالب اللہ کو ذات و صفات کے ظاہری اور باطنی تمام مقامات، ذکر، فکر، معرفت، مشاہدہ، توحید، قرب و حضور الٰہی، نورِ ذات جو کچھ منکشف کرے اسم اللہ ذات کے حاضرات سے باتوفیق کرے اور دکھلا دے کیونکہ یہ منجانب اللہ حق ہے۔ جو کچھ اسم اللہ ذات کے بغیر دکھاتا ہے وہ باطل ہے اس نے رجعت کھائی ہے، استدراج میں پڑا ہوا ہے اور بے جمعیت ہے۔ اہل تصور پر ابتدا و انتہا عیاں ہوتی ہے اور صاحب عیاں کو ذکر، فکر، ورد، وظائف اور رجوع خلق سراسر باعث نقصان ہے کیونکہ اسم اللہ ذات کا تصور مطلق توحید ہے اور تکلیف اور تقلید سے بعید ہے۔

قادری کامل مرشد اسم اللہ ذات سے یکبارگی مرتبہ محبت منکشف کرتا ہے جس کے ذریعہ مراقبہ یا خواب میں یا روبرو سلطان الفقر سے ملاقات کرتا ہے جو اسے باطن

میں فنا فی اللہ میں غرق کرتا ہے اور دریائے توحید ذات اور نور ذات میں ڈبو دیتا ہے یا مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچا دیتا ہے، پھر سلطان الفقر کی ملاقات سے مشرف ہونے کے باعث وجود میں نفس، قلب، رُوح اور سر کی صورتیں سراسر نورانی ہوجاتی ہیں۔ جب یہ چاروں صورتیں نورانی ہو کر ایک ہوجاتی ہیں تو پھر ایک صورت آفتاب کی طرح چمکتی ہوئی ظاہر ہوتی ہے جو ان چاروں کو تعلیم و تلقین کرتی ہے اور یہ محض توفیق الٰہی سے ہوتی ہے۔ جب وجود میں پیدا ہوتی ہے تو توفیق الٰہی سے دونوں جہان کو ترازو کی طرح تول کر تحقیق کرلیتی ہے۔ یہ مراتب صراط مستقیم اور بحق تسلیم کے ہیں جو اسم اللہ ذات کے تصور سے وجود کی طے کرتا ہے اسے ولایت با ہدایت کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور دونوں جہان کو مچھر کے پَر کی طرح بے حقیقت جانتا ہے جو ان مراتب پر پہنچتا ہے اس کا وجود نور ہوجاتا ہے اور جو کچھ وہ کھاتا ہے وہ بھی نور ہی ہوتا ہے۔ جو شخص اذا تم الفقر فھو اللہ کے مرتبے پر پہنچتا ہے تو واصل بن جاتا ہے اس حالت میں جو چاہے کھائے اس کے لیے حلال ہے اور تمام خلق اللہ پر اس کا حق ہوتا ہے، وہ جو کچھ کھاتا ہے اس کا حق خلق اللہ کی گردن سے ساقط ہوجاتا ہے اور تمام دنیا اس کے قدم کی برکت سے سلامت رہتی ہے۔

اقسام نماز

جاننا چاہیئے کہ نماز دو اقسام میں منقسم ہے:۔

نماز کی پہلی قسم

مردہ دلوں کی جو خطرات اور وسوسوں سے ادا کی جاتی ہے۔

نماز کی دوسری قسم

اہل دل کی جو حضوریٔ قلب سے ادا کی جاتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

لاصلوٰۃ الا بحضور القلب

"حضوریٔ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی"۔

یہ لوگ سجدہ سے سر اُس وقت اُٹھاتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے لبیک عبدی صلوٰۃ تقبل اللہ (اے میرے بندے میں حاضر ہوں اور تیری نماز اللہ نے قبول کرلی ہے) سن لیتے ہیں۔

اہل دل کی اس نماز کا ایک سجدہ ازل میں انبیاء و اولیاء کی ارواح کے ساتھ اور دوسرا سجدہ بہشت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے۔ ؎

رو بسوئے قبلہ کنم دل کنم باحضور
نفس را فنا کن و رُوح غرق نور

ترجمہ:۔ چہرہ قبلہ کی طرف کرتا ہوں دل اس کے حضور حاضر کرتا ہوں نفس کو فنا کر تو رُوح نور میں غرق ہوجائیگی۔

یہ مراتب نماز کے اُن محققوں کے ہیں جو سرِ الٰہی سنتے ہیں۔ ؎

دل پریشان و مصلی در نماز
خاک بادا ایں چنیں دل بے نیاز

ترجمہ:۔ نمازی کا دل نماز میں پریشان ہے تو ایسی بے دلی کی نماز برباد ہے۔

تصورِ اسم اللہ ذات کی تاثیرات

اسم اللہ ذات کے تصور سے مشق وجودیہ دل سے تمام خطرات کو دور کردیتی ہے۔ اسم اللہ ذات کا تصور حضور کی راہ، فیض فضل اللہ اور بخشش و عطائے الٰہی ہے۔ اس قسم کے فقیر کو مالک الملک اور قلب وحدت کہتے ہیں۔

در حلق عارف رود لقمہ حلال

آنچہ داند میخورد اہل وصال

ترجمہ: عارف کے حلق سے حلال کا لقمہ اترتا ہے واصل لوگ حلال ہی کو کھاتے ہیں۔

ہر کرا با نظر گردد لقمۂ نور

آنچہ داند میخورد اہل حضور

ترجمہ: جس کسی کی نظر میں نور کا لقمہ گزرا ہو جاتا ہے کھاتا ہے حضوری والا۔

عارف رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے ؎

ہر کرا شد لقمہ از نور جمال

آنچہ داند میخورد بروئے حلال

ترجمہ: جس کسی کا لقمہ نورِ جمال سے ہے جو اس پر حلال ہے اس کو جان بوجھ کر ہی کھاتا ہے۔

طالب کو کیا کرنا چاہیئے

طالب کو چاہیئے کہ دینی یا دنیاوی کام جو کرے مرشد کی اجازت کے بغیر نہ کرے اور شب و روز کے خواب، مراقبہ، دلیل، الہام، حقیقت، واردات، علم غیبی، فتوحات رحمانی، خطرات نفسانی، وسوسہ و وہمات شیطانی۔ سب کچھ مرشد کے آگے بیان کرے تاکہ مرشد ان میں سے ہر ایک کا علاج کرے۔

اے احمق طالب! تو مرشد کامل سے اسم اللہ ذات کا تصور باعیان حضور طلب کر نہ کہ ذکر و فکر مذکور ؎

دیدہ دل دیدار بردہ دیدہ سر بردہ ہوا

از ہوائے باز دارد مرشدِ رہبر خدا

ترجمہ: دل کی آنکھ کو دیدار کے لیے لے گیا اور سر کی آنکھ سے خواہشات پر نظر رکھی۔ خواہشات سے خدا تک لے جانے والا مرشد روک کر رکھتا ہے۔

دیدار در دیدہ بود با دیدہ دل دیدار در

دیدہ را دیدار بردہ ظاہر و باطن نگر

ترجمہ: دیدار آنکھ سے ہوتا ہے تو دل کی آنکھ دیدار کیلئے کھول تو ظاہر باطن دیکھ۔

مرشد بخشد محبت معرفت حق نورِ ذات

از تصوّر اسم اللہ طالبے گردد حیات

ترجمہ: مرشد حق کے نور ذات سے محبت و معرفت بخشتا ہے۔ اللہ کے نام کے تصور سے طالب کو حیات جاودانی نصیب ہے۔

مرشد نامرد ناقص ذکر و فکر با ہوا

ایں ہوا را می برآرد کے خدا دارد روا

ترجمہ: مرشد نامرد ناقص ہے ذکر و فکر میں باوجود خواہشات کے۔ خواہشات باہر کر دیتی ہے اللہ اس کو روا نہیں رکھتا۔

باہو باوجود قلب ذکر ناقص ناتمام

قلب مثلِ آفتاب گشت روشن ہر مقام

ترجمہ: باہو قلب ہونے کے باوجود ذکر ناقص اور نامکمل ہے حالانکہ دل آفتاب کی مثل ہے ہر مقام پر روشن۔

طالبی اور مرشدی کوئی آسان کام نہیں۔ نہایت مشکل کام ہے ؎

طالب زن سیرتش را سہ طلاق

طالب دنیا بشیطان اتفاق

ترجمہ: زن صفت طالب تین طلاقیں۔ دنیا کے طالب کا شیطان سے اتفاق ہے۔

کے تواند معرفت حق راز بر

روز و شب در طلب دنیا سیم و زر

ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کب حاصل کر سکتا ہے جو کہ دن رات دنیا کے سونے چاندی کی فکر میں ہے۔

طالب مولا بود مردِ خدا

جان و مال و باتصرف سرِّ خدا

ترجمہ: مولا کا طالب مرد خدا ہوتا ہے۔ جان مال اس کا اللہ کے قبضہ میں اور خدا کا راز دار ہوتا ہے۔

جہان میں دین کے طلب گار بے شمار ہیں اور عقبیٰ کے طلب گار بہت ہیں لیکن ہزاروں میں کوئی ایک آدھ طالبِ مولیٰ ہوتا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

طالب الدنیا مخنث و طالب العقبیٰ مونث و
طالب المولیٰ مذکر

"دنیا کا طالب مخنث، عاقبت کا طالب مؤنث اور طالب مولیٰ مذکر ہوتا ہے"

مذکر کیا ہے؟

مذکر ہمیشہ غرق فنا فی اللہ اور وحدت سے داصل ہوتا ہے۔ ہزارہا ذکر، فکر، دعوت، ریاضت اور مجاہدے سے کامل فقیر کی ایک توجہ ہی بڑھ کر ہے کیونکہ اُس کی توجہ قربِ حضور سے ہوتی ہے۔ جو شخص اس طریق سے باتوفیق توجہ تحقیق کرتا ہے اُس کی توجہ دریا کے پانی کی طرح رواں ہوتی ہے اور قیامت تک دن بہ دن ترقی کرتی جاتی ہے۔

توجہ کل کتنی ہیں؟

توجہ کُل بیس ہیں۔ دس ظاہری اور دس باطنی۔

ظاہری توجہ تو تلاوتِ قرآن سے رواں ہوتی ہیں۔

باطنی توجہ ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، معرفت اور توحید سے سب کا اصول توجہ ہے اور طالب کی اجابت بھی اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔

وہ طالب نہایت ہی احمق ہے جو مرشد کی اجازت کے بغیر کوئی کام کرتا ہے

نافرمان طالب کون؟

جس طالب سے مرشد کانپے وہ بخت بے بہرہ اور بے نصیب رہتا ہے خواہ وہ شب و روز مرشد کی خدمت میں ہی کیوں نہ رہے۔ طالب کو مرشد سے اس طرح ڈرنا چاہیئے جیسا کہ شاگرد اُستاد سے ڈرتا ہے۔

طالب محروم بر مرشد قوی
کم طالع کم بخت آں اہل از شقی

ترجمہ:۔ جو مرید پیر پر حاوی ہو وہ فیض سے محروم رہتا ہے وہ کم نصیب کم بخت اور جہنمی ہوتا ہے۔

مرشد کامل کے کمالات

جاننا چاہیئے کہ مرشد ماں باپ سے بھی بڑھ کر مہربان ہوتا ہے کیونکہ وہ خود محنت برداشت کرتا ہے اور طالب کو بے محنت و مشقت خزانہ بخشتا ہے۔ کامل مرشد خود محتاج ہوتا ہے لیکن صادق طالب کو لاحتاج کر دیتا ہے۔ مرشد خود تو نماز ثواب میں ہوتا ہے اور طالب اللہ کو نماز راز اور بے حجاب کا مرتبہ بخشتا ہے۔

باہو مرشد بسیار طالب کے طلب
مرشد طالب بسے دنیا کلب

ترجمہ:۔ باہو بہت زیادہ مانگنے والے پیر کو کیوں طلب کرتا ہے بہت زیادہ سوال کرنے والا پیر دنیا کا کتا ہے۔

از ہزاراں کس بود مرشد طبیب
برد طالب را محمد یا حبیب

ترجمہ:۔ ہزارہا آدمیوں کا پیر کامل طبیب ہوتا ہے طالب کو حبیب بنا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتا ہے۔

مراتب فقیر

فقیر کے تین علی الترتیب مراتب ہوتے ہیں :

پہلا مرتبہ :۔ کشف ۔

دوسرا مرتبہ :۔ کرامات ۔

تیسرا مرتبہ :۔ کرم ۔

کامل مرشد طالب اللہ پر نوازش فرما کر کشف و کرامات منکشف کرتا ہے اور فی اللہ ذات میں غرق کرا دیتا ہے ۔

علم حاصل کا تعین

جاننا چاہیئے کہ انسان کے لیے زیادہ علم حاصل کرنا فرض عین نہیں ، اس کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ معصیت سے اجتناب کرے ، اللہ کا خوف دامنگیر رہے ، نیک اعمال بجا لائے ۔

انسان کے لیے نہایت ضروری ہے کہ علم حاصل کرے اور پھر اس پر عمل کرے تاکہ معرفتِ الٰہی اور قربِ حضوری حاصل ہو ۔

علم کے معنی اور حق و باطل میں تمیز کرنا

علم کے معنی جاننا ہے یعنی حق و باطل میں تمیز کرنا ۔

حق کیا ہے اور باطل کیا ہے ۔ معرفت و توحید اور طلب الٰہی حق ہے جو حق تک پہنچاتی ہے ۔ دنیا کی طلب اور نفسانی خواہش باطل ہے جو حق کو چھوڑتی اور پوشیدہ کرتی ہے ۔ ان لوگوں کے بارے میں جو دنیا کی طلب میں مشغول رہتے ہیں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

لھم قلوب لا یفقھون بھا ۔ ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا ۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغفلون ۔

" اُن کے دل تو ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں ۔ آنکھیں ہیں ، لیکن ان سے دیکھتے نہیں ۔ ان کے کان ہیں ، لیکن ان سے سنتے نہیں ، یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گمراہ اور وہ سب غافل ہیں ۔"

اے نادان عالم ! تو علم پر غرور نہ کر ، تو مرشد سے معرفتِ الٰہی اور قربِ حضور کا وسیلہ تلاش کر ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

یاایھا الذین اٰمنوا ابتغوا الیہ الوسیلۃ اتقوا اللہ

" اے ایمان والو ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ تلاش کرو ۔"

کامل مرشد کے پاس آثار کا وسیلہ ہوتا ہے جس کے سبب وہ بغیر ذکر ، فکر اور ریاضت فنا فی اللہ میں غرق کرتا ہے اور اس طرف عارف بنا دیتا ہے کہ طالب اللہ مستی اور ہوشیاری دونوں حالتوں میں بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے اور شب و روز شریعت ہی میں سعی کرتا ہے اور باطن میں ہر دم معرفتِ الٰہی کے دریا تک پی جاتا ہے ۔ اس کا حوصلہ وسیع ہو جاتا ہے اور دائمی طور پر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا ہے اور باادب خاموش بیٹھا رہتا ہے ، جوش و خروش نہیں

کرتا۔ اس کا سونا مشاہدہ حضوری کی وجہ سے بمنزلہ بیداری ہوتا ہے۔ اور یہ بات اہل علم کے نصیب اسی آثار کی وجہ سے ہوتی ہے، نہیں تو ہزاروں جاہلوں کو ایک ہی نگاہ سے دیوانہ بنا دینا کچھ بھی مشکل نہیں۔

نظر سے ذکر الٰہی کے اثرات

اگر نظر سے کسی کے وجود میں ذکر الٰہی جاری ہو تو اُس کے گوشت، پوست، مغز، ہڈیاں اور ہر ایک بال زبان بن کر اللہ اللہ کہہ کر جوش و خروش میں آتے ہیں اور ذکر کی گرمی اور مستی سے بارہ سال بے خود ہو کر ایک ہی پہلو پر پڑا رہتا ہے۔ نہ اسے گرمی کی خبر ہوتی ہے نہ سردی کی اطلاع۔ نہ کھانے پینے کی سُدھ بُدھ رہتی ہے۔ یہ مراتب بھی بے معرفت اور بے قرب کے ہیں۔

جب تک باطن میں معرفت الٰہی حاصل نہ کرے تو اسے ہستی کی نفی کا دم نہیں مارنا چاہیئے کیونکہ تب تک جھوٹا اور اہل حجاب ہوتا ہے اس لیے کہ جذب اور مقام جلال میں ہوتا ہے۔ معرفت، قرب اور سر سے محروم ہوتا ہے۔

ظاہر و باطنی علم کا عطا ہونا

کامل مرشد یقیناً توجہ سے ظاہری اور باطنی علم بخش دیتا ہے اور نظر ہی سے وجود کو پختہ کر دیتا ہے کیونکہ اسم اللہ ذات کی تلوار سے نفس کو قتل کرتا ہے۔

دو جہانوں پر قبضہ ہونا

جو شخص اسم اللہ ذات کے تصرف سے نفس کو مار ڈالتا ہے اور اللہ اکبر کی تکبیر تحریمہ سے ذبح کرتا ہے اور دونوں جہان کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے اور

جس کے قبضے میں دونوں جہان ہوں اُسے کیا ضرورت ہے کہ لکھنے کے لیے تین اُنگلیوں میں قلم پکڑے اور پڑھے ؎

علم یک حرف است یا نقطہ براں
میکشا از اسم اللہ خوش بخواں

ترجمہ: علم ایک حرف ہے یا اس پر نقطہ ہے زبان کو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے خوش الحانی کے ساتھ کھول۔

لوح محفوظ کا مطالعہ کرنا

جو شخص لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے اُسے اس مطالعہ سے تمام رسم و رواج حی و قیوم اور لوح ضمیر کے علوم منکشف ہوتے ہیں اور عین بعین دیکھنے لگتا ہے اس علم سے نہ ہی تعجب کر اور نہ ہی اس پر نکتہ چینی کر، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جس پر اسم اللہ ذات کی طے منکشف ہوتی ہے اور فنا فی ہو کر بقا باللہ ہو جاتا ہے تو اس کی نظر میں دونوں جہان کالے دانے یا خشخاش کے دانے یا مچھر کے پَر کے برابر دکھائی دیتے ہیں ؎

ہر یکے علم است از علم خدا
خود پرستی علم شیطاں سر ہوا

ترجمہ: تمام علوم اللہ تعالیٰ کے علوم سے ہیں۔ خود پرستی شیطان کا علم اور خواہش ہے۔

علم کیا ہے؟

ارشاد نبوی ہے:

العلم حجاب الاکبر

"علم بہت بڑا حجاب ہے۔"

جو شخص انا خیر منہ' والے علم پر نگاہ رکھتا ہے تو اُسے بھی شیطان کی طرح قیامت کے دن تک اللہ تعالٰی کی لعنت نصیب ہوتی ہے۔

دنیا کیا ہے ؟

دنیا ایک رات ہے اور قیامت یوم الحشر ایک دن حساب کا ہے۔ مفلس فقیر اللہ تعالٰی کی امان ہے وہ بے حساب جنت میں داخل ہو گا کیونکہ اس کی نگاہ اللہ تعالٰی پر ہوتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے :

لکل شئ مفتاح الجنة حب الفقراء

"ہر چیز کی کلید ہوتی سو جنت کی کلید فقرا کی محبت ہے۔"

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

طالب کا منصب کیا ہے ؟

جاننا چاہیئے کہ طالب کا منصب یقین ہے اور طالب کو مرشد پر یقین واعتبار ہوتا ہے۔

احمق طالب کیا ہے ؟

احمق طالب بے نصیب، شرمندہ اور معرفت اور دیدار الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔

اے بے شعور احمق اور بے حیا طالب ! تو مرشد کے افعال و احوال، اقوال و اعمال کی نسبت بدگمان نہ ہو بلکہ مرشد کی معرفت اور قرب و وصال پر نظر رکھ۔

مرشد کیا ہے ؟

مرشد ایسے آئینے کی طرح ہوتا ہے جو بے کدورت ہو۔ آئینے میں خواہ کوئی رنگ ہو، وہی دکھائی دیتا ہے، خواہ سرخ، خواہ زرد، خواہ سیاہ۔ اسی طرح مرشد سے اپنا حال صحیح و درست معلوم ہو جاتا ہے۔

قادری کامل مرشد کون ؟

قادری کامل مرشد وہ ہے جو خواہ اطلس کا لباس زیب تن فرمائے، خواہ چرب اور نفیس لقمہ کھائے۔ لوگوں کے نزدیک خواہ وہ کیسا ہی حرص و ہوا اور کبر میں معلوم ہو لیکن اصل میں دیدار الٰہی سے ایک دم بھی جدا نہیں ہوتا۔ جو طالب مرشد سے دیدار الٰہی کی طلب کرتا ہے وہ دو حکمتوں سے محروم نہ ہو گا۔ اگر طالب احوال کا واقف اور حوصلے کا وسیع ہے تو عارف وصال، با جمعیت اور عاقبت محمود ہو گا۔ جو ان صفات سے موصوف ہیں اس کی عاقبت مردود ہو گی کیونکہ قرب دیدار الٰہی کی گرمی سے رجعت کھا کر جل جائے گا اور دیوانہ و مجنون ہو جائے گا۔

دیدار کا بوجھ کیا ہے ؟

دیدار کا بوجھ بہت بھاری ہے اس کو اٹھانے کے لیے بھی کوئی کامل انسان چاہیئے اگر طالب طلب دیدار کرے اور خواب میں یا مراقبہ میں عکس معکوسہ حسن زلف اور خط و خال مخلوق دیکھ سکے تو سمجھ لے کہ یہ دیدار کی تجلیات نہیں۔ اگر مرشد نور الٰہی کی تجلیات طالب کو دکھائے اور طالب کو وہ یاد نہ رہیں تو اس کا کیا علاج۔ طالب کو جمعیت اسی

بات سے حاصل ہوتی ہے کہ مرشد کے کہنے کا اعتبار کرے۔

دیدار کے کتنے طریقے ہیں؟

دیدار کے چار طریقے ہیں جو روزِ ازل سے نصیب ہوتے ہیں۔ بعض تو دیدار سے مجذوب ہو جاتے ہیں، بعض محجوب، بعض محبوب۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور کی طے میں مشاہدہ دیدار میں ہے اسے عارف فقیر عیانی اور مقرب الحق کہتے ہیں۔ اللہ کے وعدے بالکل سچے ہیں وہ وعدہ خلافی ہرگز نہیں کرتا۔ ؎

باور بود بر مرشد دیدار بر
باور بود بر مرشد صاحب نظر

ترجمہ:۔ جو مرشد کا دیدار باور کرتا ہے تو صاحب نظر مرشد اس کو باور کر لیتا ہے۔

از ادب پر نور گشت ایں با ادب
بے ادب محروم گشت از لطف رب

ترجمہ:۔ یہ باادب ادب سے پُرنور ہو جاتا ہے بے ادب اللہ کے لطف سے محروم ہو جاتا ہے۔

تصور اسم اللہ ذات سے دیدار الٰہی کا حصول

سالک سلوک کی وہ کونسی راہ ہے جس میں اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم سے جو کہ سر سے پاؤں تک تصور و تفکر کے ساتھ کی جائے۔ انتہا، ابتدا، معرفت، فقر، محبت، توحید، جمعیت اور دونوں جہان کے حقائق منکشف ہو جائیں اور انسان رسم و رواج کی تقلید سے گزر کر عاقبت کے مراتب محمودہ حاصل کر سکے اور طالب مطلوب کو حاصل کر کے محبوب القلوب اور مرغوب بن جائے۔ سالک سلوک کی وہ کونسی راہ ہے جس سے نفس مردار اور وجود کے ساتوں اعضا بالکل

پاک ہو جاتے ہیں۔ یہ بات وجود میں اسم اللہ ذات کی مشق سے حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ تصور اور تفکر سے کی جائے۔ اس مشق سے وجود کے ساتوں اعضا سات بحرِ عمیق کی طرح ہو جاتے ہیں اور توفیق بھی رفیق نصیب ہوتی ہے۔ جس طرح دریا میں ہر قسم کا لقمہ پاک ہو جاتا ہے اسی طرح اس کے وجود میں خواہ کسی قسم کا لقمہ پڑے پاک ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب اُس شخص کے ہیں جو اسم اللہ ذات کے تصور کے ذریعے اہل دیدار ہے۔ ؎

ہر کہ گوید دیدہ زاں دیدہ طلب
دیدہ لائق دیدار دل دیدہ قلب

ترجمہ:۔ جو کوئی اس کو دیکھ کر دید کی طلب کو کہے اس کی آنکھ دیدار کے لائق ہے اور دل دید کے قابل۔

ارشاد نبوی ہے:۔

رایت فی قلبی ربی

"میں نے اپنے دل میں اپنے رب کو دیکھا"

ہر ایک مکان اور طبقہ اور دونوں جہان دل میں سما سکتے ہیں لیکن دل دونوں جہان میں بھی نہیں سما سکتا کیونکہ یہ دونوں جہان سے وسیع اور ملکِ عظیم ہے جو صاحبِ دل ولایت میں آتا ہے اسے دونوں جہان سیاہ دانے کی مانند نظر آتے ہیں۔

دل اور قلب کیا ہے؟

دل اور قلب ایک پارہ گوشت ہے جو کُل و جُزو کا مقام ہے۔

قلب اور دل کے مراتب اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتے ہیں دل میں غیر مخلوق نور آفتاب کی طرح طلوع کرتا ہے اور اہل دل کو انوار کی روشنی دیتا ہے اس روشنی سے اہل دل ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے اور اس سے کوئی شے

بھی تفتی نہیں رہتی ؎

دل یکے نظر گاہِ ربانی
خانۂ دیدار را چہ دِل خوانی

ترجمہ :۔ ایک دل اللہ کی تجلی گاہ ہے تو دیدار کے گھر کو دل کیا کہے گا۔

کمالات دل

دل نور ذات کا دکھانے والا، حضور دیدار سے مشرف کرنے والا اور نفس کی خواہشات کو جڑ سے اکھیڑنے والا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وعد اللّٰہ حق انه لا تخلف المیعاد

"اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہوتا ہے وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔"

عاشق و معشوق کے مراتب

جاننا چاہیے کہ فقیر عارف کامل فی اللہ ہمیشہ اِلَّا اللّٰہ کو مدنظر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت کا منظور ہوتا ہے۔ یہ بات مع اللہ حضور ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب اس ولی اللہ کے ہیں جو معشوق الٰہی اور معشوق نبوت ہو اور اسم اللّٰہ ذات کے تصور و تصرف سے فنافی اللہ ہو۔

عاشق مصطفٰے کی تشریح

مرنے سے پہلے مرنا کیسا ہے؟

یہ شخص فقیر عارف باللہ ہوتا ہے اور "مرنے سے پہلے مرجاؤ" اس کے مصداق حاصل ہوتا ہے۔

قطعہ

در قبر ہرگز نباشد اولیاء
جسم را با خود برد عارف خُدا

ترجمہ :۔ اولیاء ہرگز قبر میں مقید نہیں رہتے۔ اللہ کا عارف بندہ جسم کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

در حرم باشد مدینہ بر دوام
روئے نبوی را بہ بینند بر مدام

ترجمہ :۔ حرم پاک ہمیشہ مدینہ میں رہتے ہیں ہمیشہ چہرۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرتے رہتے ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

من احب قوماً فهو منه

"جو شخص جس قسم کے لوگوں سے محبت رکھتا ہے وہ بھی انہیں سے ہی ہوتا ہے۔"

جب فقیر خواب یا مراقبہ میں ظاہر و باطن میں اِلَّا اللّٰہ کا قرب معرفت اور حضور خواجۂ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور کی لذت حاصل کر لیتا ہے تو پھر ہمیشہ اور ہر دم بارگاہِ خداوندی میں یہی التجا کرتا ہے کہ کسی طرح دار الفنا سے انتقال کرے لیکن بارگاہ خداوندی سے حکم ہوتا ہے کہ مخلوق کو فیض خداوندی پہنچانے کے لیے کچھ مدت اور رہو۔ اگر فقیر اپنے تمام مراتب باطنی میں دیکھ لے تو اپنے ہاتھ سے اپنا پیٹ ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور سانس بھی دنیا کے قید خانے میں نہ رہے:

ارشاد نبوی ہے:

الدنیا سجن المومنین وجنۃ الکافرین

"دنیا مومنوں کے لیے قید خانہ ہے اور کفار کے لیے بہشت۔"

مزید ارشاد نبوی ہے:

لایعذب الحبیب الی الحبیب

"حبیب، حبیب کو عذاب جائز نہیں رکھتا۔"

ے موت عارف دا بود جنت مقام
در حیاتی مردہ اند باہر دوام

ترجمہ: عارف کے مرنے کے بعد اُس کا مقام جنت ہوتا ہے حیات ظاہری میں مردہ اس کے زندہ جاوید ہیں۔

قادری طالب و مرید کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ قادری طالب و مرید شہباز کا بچہ ہے جو ہرگز ہرگز چیل کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتا، یا وہ شیر ہے جو لومڑی کو دیکھنا نہیں چاہتا، یا مست اونٹ ہے کہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ اُٹھاتا ہے۔

ے
درمیاں در چشم بینی شد قبر
از قبر دائم بدانی تو خبر

ترجمہ: تو آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ قبر میں دفن ہوا گیا تو قبر کی ہمیشہ خبر رکھتا ہے۔

مرد شو بگذار ہر ایک لاسوا
تا شوی یکتا بوحدت آشنا

ترجمہ: مرد بن اللہ کے سوا ہر ایک کو چھوڑ دے تاکہ تو توحید کی شناسائی میں بے مثل ہو۔

زیں جہان و آنجہاں شد یک نفس
زندہ مانی تا بکے اے بوالہوس

ترجمہ: اس جہان اور اس جہان میں ایک لمحہ کا بعد ہے اے بوالہوس تو کب تک زندہ رہ سکتا ہے۔

باہو رخت بستہ عمل را تیار کن
از خدا پیغام اللہ ایں سخن

ترجمہ: باہو سامان بندھ گیا عمل کی تیاری کر یہ بات اللہ کے پیغامات میں سے ایک پیغام ہے۔

چہ خوش مقام گور می بودن دوام
غرق فی التوحید می باشم مدام

ترجمہ: قبر کتنا اچھا مقام ہے کہ اس میں ہمیشہ رہنا ہے میں تو توحید میں ہمیشہ غرق رہتا ہوں۔

باہو کس مرا بیند نہ بینم من بکس
از خلق خلوت شود اللّٰہ بس

ترجمہ: باہو نہ مجھے کوئی دیکھے نہ میں کسی کو دیکھوں مخلوق سے علیحدگی بس اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

خلق می رسد مرا موتش حیات
از مردہ دل مردم ز دنیا شد نجات

ترجمہ: مخلوق مجھ تک پہنچتی ہے اس کی موت زندگی ہے میں مردہ دل مر گیا دنیا سے نجات مل گئی۔

باہو صد ہزاراں آفریں رحمت خدا
از زندگی مُردہ شود یابد بقا

ترجمہ :- باہو ایک لاکھ آفرین ہے اللہ کی رحمت پر زندگی سے مر گیا اور بقا پالی۔

عالم و کامل مرید کون؟

جو عالم باللہ اسم محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والثناء میں فنا ہوتا ہے وہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اور اولیاء اللہ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ ایسا شخص عالم بھی ہوتا ہے اور عامل بھی اور فقیر کامل بھی اور حضور غوث الثقلین کا منظور نظر لایرید مرید ہوتا ہے۔

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ناقص مرید بھی غوث سے بڑھ کر ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے پیر کے مد نظر ہوتا ہے۔ ؎

باہو شد مریدش از غلاماں خاک پا
آں خاک شد سرمہ چشم روشن نما

ترجمہ :- باہو اس کے مریدوں کی خاک پا کا غلام ہے وہ خاک پا سرمہ ہوتی ہے روشن ضمیر والوں کی۔

مردار پیر کون؟

مدعی، بے اخلاص، بے ادب، بے وفا اور بے حیا طالب سے کتا بہتر۔ جو مرید دنیا مردار سے محبت کرتا ہے وہ طلب معرفت میں مردار رہتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے :-

الدنیا دوں لا یحصلھا الا بالدوں

"دنیا مکر ہے اور اسے مکر ہی سے حاصل کر سکتے ہیں"

ایسا شخص معرفت اور قرب الٰہی سے محروم اور بے حضور ہوتا ہے۔

؎

گر طالب بہ مرشد میشود صورت طلب
از صورتش مرشد شد نور رب

ترجمہ :- اگر مرید پیر کی شکل کے تصور کا طالب ہے تو پیر کی شکل سے رب کا نور حاصل ہوتا ہے۔

یہ مراتب فنا فی الشیخ درویش کے ادنیٰ مراتب ہیں۔

؎

حمایت را بکن دامن ز درویش
بہ از سد سکندر در مدد پیش

ترجمہ :- درویش کی جانب سے کی جانیوالی حمایت سکندر کی تعمیر کردہ دیوار سے زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہے۔

نامراد طالب کون؟

طالب کی کیا طاقت کہ مرشد کے مرتبے کی تحقیق کرے تاوقتیکہ مرشد طالب سے یکتا نہ ہو جائے۔

طالب کی کیا ہستی ہے کہ مرشد کے مرتبے تک پہنچ سکے تاوقتیکہ خود مرشد اسے عطا نہ فرمائے اور اسے وصال و عطائے الٰہی کے احوال سے واقف نہ کرائے۔

جو طالب مرشد کو اپنے قبضے میں لا کر اس کے نیک و بد کی ٹوہ میں رہتا ہے وہ دونوں جہان میں نامراد رہتا ہے۔ ؎

ذکر را بگذار ہم مذکور را
تا شوی عرفان حق واصل خدا

ترجمہ :- ذکر و مذکور دونوں کو چھوڑ دے تاکہ عرفان الٰہی اور واصل خدا ہو۔

مقید نفس کون؟

اس میں کیا حکمت ہے کہ اکثر لوگ ذکر و فکر اور ورد و وظائف میں بہت کچھ شور و غوغا دکھاتے ہیں لیکن اسم اللہ ذات کے تصور کی پہچان سے بیزار اور نور ذات کی تجلیات کے منکر اور قید نفس میں مقید ہوتے ہیں۔ ؎

حرص شہوت زیر پائے در آر
تا شوی آدمی بایک بار

ترجمہ:۔ حرص و شہوت کو پاؤں کے نیچے مل دے تاکہ ایک بار تو آدمی ہو جا۔

ایسے لوگوں نے ففروا الی اللہ "اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو" کو ففروا من اللہ "اللہ تعالیٰ سے بھاگو" سمجھا ہے ؎

اسم اللہ بس گراں است بے بہا
اسم اللہ را بداند مصطفیٰ

ترجمہ:۔ اللہ کا نام بے اندازہ گراں ہے اللہ کے نام کی عظمت کو صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں۔

کنہ اللہ را محمد یافتہ
جان فدا بر اسم اللہ ساختہ

ترجمہ:۔ اللہ کی حقیقت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا ہے اور جان کو اللہ کے نام پر فدا کیا ہے۔

امانت کا اٹھانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

انا عرضنا الامانة علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلوماً جهولا

"ہم نے اپنی امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے پیش کی، تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور عاجز آگئے لیکن انسان نے جو ظالم اور جاہل تھا اٹھا لیا۔"

فقیر کے فقر کی تکمیل کا سبب

فقیر ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ اور ورد و وظائف سے کامل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی عارف باللہ بنتا ہے۔ تا وقتیکہ اسم اللہ ذات کے تصور سے غرق فی اللہ نہ ہو۔

اہل دعوت اس وقت کامل نہیں ہوتا اور دعوت رواں نہیں ہوتی۔ جب تک قبروں پر عمل نہ پڑھا جائے اور روحانی کا ہم مجلس نہ ہو ؎

شوق رہبر پیشوا شد می رساند با خدا
شوق رہبر پیشوا شد در حضوری مصطفیٰ

ترجمہ:۔ پیر کا عشق راہبر ہے جو خدا تک پہنچاتا ہے اور پیر کا عشق ہی حضوری مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتا ہے

شوق رہبر پیشوا شد می کشد نفس از ہوا
باہو شوق حاصل می شود از مرشد باطن صفا

ترجمہ:۔ پیر کا عشق ہی نفس کی خواہشات کو قتل کرتا ہے پیر صاف باطن کی صحبت سے شوق و عشق حاصل ہوتا ہے

اقسام شوق

شوق آئینہ سکندر یا جام جمشید کی طرح جہاں نما ہوتا ہے۔
شوق کئی قسم کا ہوتا ہے:۔

۱۔ شوق ازلی۔

۲. شوق فیض فضلی۔

۳. شوق نعم اللہ۔

۴. شوق توحید۔

بے شوق محض تقلیدی ہوتا ہے جو خلل و خطرات میں پڑا رہتا ہے ؎

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست
سیل بے رہبر بدریا می رساند خویش را

ترجمہ: جس دل میں شوق ہو اُس کو رہبر کی ضرورت نہیں ہوتا پانی بغیر رہبر کے بھی خود کو دریا میں پہنچا دیتا ہے۔

کعبہ مقصود گر باشد ہزاراں سالہ راہ
نیم گامے ہم نباشد شوق چوں رہبر شود

ترجمہ: کعبہ اگر ہزار سال کی راہ پر مقصود ہو تو آدھا قدم بھی نہ ہوگا اگر شوق رہبر ہو۔

شوق دو اقسام میں منقسم ہونا

نیز شوق دو اقسام میں منقسم ہے:

شوق کی پہلی قسم

شوقِ حق جس سے رُوح مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اور بندگی تک پہنچ جاتا ہے۔

شوق کی دوسری قسم

شوق قلب جس سے جاودانی زندگی نصیب ہوتی ہے۔

حروف شوق

شوق کے تین حرف ہیں:

ش　　　و　　　ق

ش سے شہادت مراد ہے۔

و سے معرفت الٰہی کے احوال سے شناسائی مراد ہے۔

ق سے قتل نفس مراد ہے۔

اس قسم کا شوق رحمانی اور قابل قربانی ہے جو شوق ان صفات سے موصوف نہیں وہ شیطانی ہے۔

شوق شریعت کا لباس شہادت اور اللہ و رسول کی منع کی ہوئی چیزوں سے شرم کرنا ہے اور اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت میں فقیر باتوفیق ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

اسم اللہ شئ طاھر ولا یستقر الا مکان طاھر

"اسم اللہ ایک پاک چیز ہے جو پاک مقامات کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتی"

ان صفات سے موصوف دعوت میں مراجعت اور لازوال ہوتا ہے۔

نماز و روزہ و بسیار طاعت
ازاں بہتر بدیدار ساعت

ترجمہ: نماز روزہ اور کثرت سے فرمانبرداری ان سے بہتر ایک ساعت کا دیدار ہے۔

تشریحِ قلب

قلب کیا ہے؟

قلب ایک نہایت وسیع ولایت اور ملک عظیم ہے۔ دونوں عالم ساتھ تمام مخلوق اس میں سما سکتے ہیں لیکن قلب دونوں جہان میں نہیں سما سکتا۔

قلب اللہ تعالیٰ کی نظر گاہ ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا ینظر الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم۔

"بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔"

قلب البتہ اسم اللہ ذات کی تجلی میں سما سکتا ہے۔ مرشد وہی ہے جو قلب سے اسم اللہ ذات کی تجلی منکشف کرے اور ولایت قلب سے ذات و صفات کے تمام مقامات دکھائے کیونکہ قلب سے کوئی چیز باہر ہے نہ ہوگی۔

قلب کا عارف ہونا کوئی آسان کام نہیں۔

قلب میں بہت سے اسرارِ الٰہی ہیں۔

معرفت نفس قلب کے مراتب ہیں۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

من عرف نفسه فقد عرف ربه

"جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا۔"

نیز ارشادِ نبوی ہے:۔

من عرف نفسه بالفناء فقد عرف ربه بالبقاء

"جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا اُس نے اپنے رب کو باقی سمجھا۔"

فانی نفس کس طرح ہوتا ہے؟

ولایت قلب میں پہنچنے سے نفس فانی ہو جاتا ہے اور روح کو بقا اور راحت حاصل ہوتی ہے اور انسان فنا فی اللہ اور غرق فی التوحید ہو کر حضور و لقا حاصل کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا

"پس جو شخص اپنے رب کا دیدار چاہتا ہے اُسے چاہیے صالح عمل بجا لائے۔"

عملِ صالح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے اور توحید میں غرق ہو۔ یہ مراتب مقربین کے ہیں جو شخص جانتا نہیں وہ کہتا ہے کہ طریقہ قادری میں رنج و ریاضت ہے لیکن اُس نے کذب کہا۔

کامل طریقہ کون سا ہے؟

کامل طریقہ قادری خزانہ بخشنے والا ہے۔ چنانچہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی مبارک میں پندرہ ہزار طالب و مرید کیے جن میں سے پانچ ہزار کو مجلس محمدی کے حضور پہنچایا اور پانچ ہزار کو ذکر کا حامل کامل بنایا۔ اُس وقت سے لے کر ایک دوسرے قادری طالب کو قیامت تک یہ فیض پہنچتا رہے گا اور فقیر، درویش اور ولی اللہ اس طریق باتوفیق سے احوال معرفت وصال میں کم نہ ہوں گے۔

قادری قدرت خدا طالب رسید
روز اول ہمچو مشلش بایزید

ترجمہ: قادری خدا کی قدرت طالب تک پہنچتی ہے پہلے ہی دن بایزید کی مثل ہو جاتا ہے۔

ہیچ کس را نیست قدرت دم زند
ہر کہ از ہوا دم زند خارج شود

ترجمہ: کسی آدمی میں دم مارنے کی طاقت نہیں ہے جو کوئی نفسانی خواہش کے مطابق دم لے وہ خارج ہو جائے گا۔

فرمان غوث الوریٰ

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل اولیاء اللہ

"میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔"

قدم بر ہر گردن شد اولیاء
من قدم بر چشم بنہادم جاں فدا

ترجمہ: ہر ولی کی گردن پر اُن کا قدم ہے۔ میں نے اُن کے قدم پر آنکھیں رکھ دیں اور جان فدا کر دی

نیز ارشاد غوثیہ ہے:۔

لا یموت مریدی الا علی الایمان

"میرا وقت عالم نزع میں با ایمان ضرور ہوگا۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

حسنات الابرار سیئات المقربین

"ابرار کی نیکیاں مقربین کے لیے بمنزلہ برائیاں ہیں۔"

یہ آیت مبارکہ بھی مقربین کے متعلق ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہٗ ولا تعد عینٰک عنھم ترید زینۃ الحیوٰۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہٗ فرطا۔

"اور اے نبی! جو لوگ صبح اور شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے پر اپنے نفس کو مجبور کرو اور تمھاری نظر التفات اُن پر سے اُٹھنے نہ پائے تو کر دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کا پاس کرنے پر اور ایسے شخص کا ہرگز حکم نہ مانو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور اس کی دنیاداری حد سے بڑھ گئی ہے۔"

جس شخص کو نور معرفت اور دیدار حاصل ہو گیا وہ ہمیشہ کے لیے غرق فی اللہ یا قرب اللہ اور منظور رحمت الٰہی ہو گیا۔ جو معرفت سے محروم ہے وہ نامنظو

ہے۔ جس نے قلب اور نفس کو اپنے قابو میں کر لیا اُس کا قلب، قالب، رُوح اور سر سب کچھ نُور ہو گیا اُس نے گویا حق کو پا لیا، حق دیکھ لیا اور وہ حق الیقین کو پہنچ گیا۔ یہ آیت مبارکہ قلب القرب اور قرب الحق فقیر کے متعلق ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فاما ان کان من المقربین الذین اٰمنوا وتطمئن قلوبهم بذکر الله یوم لا ینفع مال وبنون الا من اتی الله بقلب سلیم ہ لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید من خشی الرحمٰن بالغیب وجاء بقلب منیب ادخلوها بسلام۔ ماجعل الله لرجل من قلبین فی جوفه

"پس اگر وہ مقربین میں سے ہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور جن کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل ہے وہ دن جب کہ نہ مال نفع دے گا نہ اولاد لیکن وہ نفع میں رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لائے گا جس کا قلب ہو یا سُن سکے۔ پس وہ گواہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے غائبانہ ڈرا اور قلب منیب لے کر آیا وہ سلامتی سے بہشت میں داخل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے جوف میں دو دل نہیں بنائے"

کامل فقیر کون؟

بعض فقیر مجوس ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ من فقر المکب (میں منہ کے بل گرنے والے فقر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں)۔ استدراجی اور اضطراری فقیر بہت

سے ہیں لیکن معرفت الٰہی کو وہی پہنچتا ہے جو فقیر کامل اور محبوب القلوب ہے کامل فقیر ہمیشہ ہر دلعزیز ہُوا کرتا ہے۔ فقیر کو مراتب کا خیال نہیں ہوتا وہ غرق فی اللہ اور با قرب اللہ رہتا ہے۔

فقر درجات سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ ذات الٰہی میں لازوال طور پر غرق ہونے سے نصیب ہوتا ہے۔

در حقیقت معرفت راحت مجو
ہر یکے را ترک بدنامش مگو

ترجمہ:۔ حقیقت و معرفت کی تلاش میں آرام نصیب نہیں ہوتا۔ ہر چیز کو ترک کر دے اور اس کو بدنامی مت دے۔ (امیر الکونین)

ہر مقامے ناتمامے راہزن
واصلاں را بس بود ایں یک سخن

ترجمہ:۔ ہر مقام و مرتبہ ناقص ہے اور راستہ کی رکاوٹ ہے۔ واصلوں کو بس یہی ایک بات کافی ہے۔ (امیر الکونین)

خاص الخاص ذکر اللہ کی تشریح

لوحِ ضمیر کا مطالعہ ہونا

خاص الخاص ذکر الٰہی تصورِ نور بغیر اثبات نہیں ہوتا۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے لوحِ ضمیر کا مطالعہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ اسم اللہ ذات کے تصور و تصرف بغیر وجود سے خطرات کی نفی نہیں ہوتی خواہ تمام عمر نفی اثبات میں حبس دم سے کیوں نہ گزر جائے۔ خطرات، خناس، خرطوم وسوسہ و وہمات جنونیت اور نفسانیت کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں جن کا نتیجہ شیطنت، دیوانگی ہستی اور خواری ہے۔ قابلِ اعتبار ذکر ازلی یعنی ذکر اسم اللہ ذات ہے جس سے ذاکر کا تمام جسم اور رگ و پوست اور ہڈیاں وغیرہ روشن ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر رہتا ہے۔

اسم اللہ ذات کے تصور والے کو خواب یا مراقبہ میں پورا پورا دیدار ہوتا ہے اور اسے معرفت، قرب اور مشاہدہ حضورِ الٰہی لازوال طور پر حاصل ہوتا ہے۔

ذکر کی اصل وصل ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ذکر الٰہی کی بنیاد اسم اللہ ذات کا تصور ہے۔ جب اسم اللہ ذات کا اصل اور وجود ایک ہو جائے

ہیں تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ کبھی ذاکر کے وجود میں داخل نہیں ہونے پاتا اور ذاکر کو شیطان سے نجات ہو جاتی ہے۔

اے مجہول! یہ ذاکروں کے مراتب ہیں۔ جب ذاکر اس مرتبے پر پہنچتا ہے تو اسے نجات اور جمعیت کل و جزو حاصل ہو جاتی ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

العقل فی الانسان نیام الانسان مرأت الانسان الانسان مرأة الرب۔

"عقل انسان میں ہوتی ہے ورنہ انسان، انسان کا آئینہ ہے اور انسان کا آئینہ ہے۔"

عقل کا بیدار ہونا

ذکر الٰہی سے ذاکر کے وجود میں عقل بیدار ہو جاتی ہے اور ذاکر انسانی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے لیکن ابھی تک ذاکر ہی رہتا ہے، نہ عارف بنتا ہے نہ واصل، نہ محقق نہ فقیر اور نہ درویش بلکہ روٹی کا ٹکڑا مانگنے والا گداگر بن جاتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور والا اسم اللہ ذات کی قوت سے قلب کی وہی شخص تحقیق کر سکتا ہے جس کے وجود میں نور الٰہی کما حقہ سرایت کر گیا ہو اور جب سرایت کر جائے تو پھر اس کی زبان سے برے الفاظ ہرگز نہیں نکلتے۔ جو قلب کو تحقیق کر لیتا ہے وہ تحقیق کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے اور صدیق عارف باللہ اور صاحبِ حضوری محمدی ہو جاتا ہے۔

قلب یک نور است فارغ چوں ز چوں
قلب غالب نفس مردہ شد زبوں

ترجمہ:۔ دل ایک نور ہے جو بلا حیل و حجت خدا سے ملاتا ہے اور اگر نفس اس پر غالب آ جائے تو وہ زبوں حالی کا شکار ہو جاتا ہے۔

قلب ہر قالب چو می گردد قوی
احتیاجش کس نماند دل غنی

ترجمہ: ہر جسم کا دل جب قوی ہو جاتا ہے تو اُس کو کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی دل غنی ہوتا ہے۔

قلب فارغ گوشت و چربی و نہ ہوا
درمیاں انگشت دو قدرت خدا

ترجمہ: جو دل گوشت چربی اور خواہش سے فارغ ہے وہ قدرت خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔

ہر کہ دم بستہ بگوید قلب حبس
با حضوری حبس اہل از عبث

ترجمہ: جو کوئی سانس روک کر دل کو حبس کے لیے کہے حضوری والے دل کو حبس دم فضول ہے۔

دم شماری نیست در ذکرِ قلب
قلب قلزم راز ایں اہل از کلب

ترجمہ: ذکر قلبی میں سانس کا شمار نہیں ہے اہل اللہ کا دل سمندر کی طرح رازدار ہے۔

قلب قہرش نفس یا رُوح اتفاق
کے شناسد قلب را اہل از نفاق

ترجمہ: قلب کا قہر نفس پر اور روح سے اتفاق ہے قلب کی حقیقت کو منافق کب سمجھ سکتا ہے۔

اہل تقلید است طالب دُنیائے دوں
باہوا دعوغہ و در نفس چوں

ترجمہ: جو طالب کمینی دنیا کا مقلد ہے تو اُس کے نفس میں خواہشات کا شور ہے۔

تارک و فارغ ز دنیا قادری
ہم دم و ہم نفس صحبت با نبی

ترجمہ: قادری دنیا کو چھوڑنے والا فارغ ہے ہر گھڑی اور ہر سانس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہے۔

ہرا باور نباشد سیاہ
قادری را قرب دائم با اللہ

ترجمہ: ہرے کو سیاہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ قادری کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہے۔

جاننا چاہیئے کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھے دین اور دنیا دونوں عطا ہوئی ہیں وہ غلطی پر ہے اور اس کا یہ کہنا حیلہ شیطانی اور سراسر خطا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل متاع الدنیا قلیل

"اے محمد! فرما دیجئے کہ دنیاوی اسباب بہت کم ہے۔"

قلیل حیض آلودہ کپڑے کو کہتے ہیں۔

دنیا کی طلب وہی شخص کرتا ہے جو حیض اور ولدالزنا ہو۔

ارشاد نبوی ہے:

حب الدنیا والدین لا یسمع فی قلوب المومن کالماء والنار فی اناء واحد۔

"دنیا اور دین دونوں کی محبت مومن کے دل میں ایک برتن میں پانی اور آگ کی طرح نہیں سما سکتی۔"

جو کچھ میں کہتا ہوں اصل حقیقت کہتا ہوں۔ حسد کے سبب نہیں کہتا۔ بہت سے اہل تقلید معرفت اور توحید میں برائے نام فقیر ہیں۔ ہزاروں میں کوئی ایک آدھ ہوتا ہے جو فقر کے انتہائی مقام اذا تم الفقر فھو اللہ پر پہنچتا ہے اور عین بہ عین مشاہدہ کرتا ہے اور لطف حاصل کرتا ہے اور نور ذات کی حضوری میں غرق ہوتا ہے۔ جب دونوں آنکھیں ایک ہو جاتی ہیں تو آنکھ اور سر عینک ہو جاتی ہے۔ جس سے دیدار کی لذت حاصل ہوتی ہے اور پھر

لذت قرب، شوق شرب، ذائقہ معرفت، حرمت حضوری، فرحت روح، جمعیت، جمال اور دیدار سب کچھ نصیب ہوتا ہے۔ جب ذات لازوال کے دیدار اور وصال کی لذت عارف باللہ کے وجود میں آتی ہے تو پھر اسے دنیا، عاقبت، حور و قصور اور جنت کی تمام نعمتیں "تلخ" معلوم ہوتی ہیں ؎

فقر آں باشد رسد با ایں مکاں
فقر آں باشد دہد با ایں نشاں

ترجمہ: فقر وہ ہے جو اس مقام تک پہنچے فقر وہ ہے جو یہ نشانی دے۔

لذّت سے بیزاری

ذات کی لذت صفات کی لذت سے بیزار کر دیتی ہے۔

مخلوق کی لذت زبان اور غیر مخلوق رحمان کی لذت جان سے ہوتی ہے۔

جمعیت جو کہ لطف رحمٰن ہے انسان کامل کے نصیب ہوتی ہے۔

کامل انسان صرف انبیاء اور اولیاء اللہ ہیں۔ ان کے سوا باقی مردہ دل اور حیوان کی طرح ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:

خلقت الحمار بصورت البشر

"گدھے انسان کی صورت کے تخلیق کیے گئے ہیں"

؎

جاں مردن ہر کہ بود در حیات
آں ولی اللہ عارف شد نجات

ترجمہ: جان کر مرنا یہ ہے کہ حیاتی سے ختم ہو جائے اس اللہ کے ولی عارف کو نجات مل گئی۔

ہر زہر لذت بود لذت لقا
لذت فانی چہ باشد بے بقا

ترجمہ: ہر وہ لذت جس کو لقا کی لذت ہو۔ لذت فانی کیا ہے جس کو بقا نہیں ہے۔

ہر زہر لذت بود رو مصطفےٰ
لذت دنیا چہ باشد بے وفا

ترجمہ: کوئی دنیاوی لذت وفا کرنے والی نہیں۔ دیدارِ مصطفیٰ ہر لذتِ دنیا سے افضل کر وہ فانی نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

"خبردار! تحقیق اللہ کے دوستوں کو کوئی ڈر اور خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

"الم، اس کتاب میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں"

غیب کے مراتب کی انتہا پر وہی شخص پہنچتا ہے جو "مرنے سے قبل مر جاؤ" کے انتہائی مراتب پر پہنچتا ہے، اور اسے یقین ہو جاتا ہے ؎

روح جنت رفت قالب زیر خاک
جاوداں در یک نظر آں را چہ باک

ترجمہ: روح جنت میں گئی جسم زمین کے اندر گیا جو ایک نظر میں ہمیشہ رہنے والا ہو گیا اس کو کیا خوف ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلَی الدَّار

"بیشک اللہ کے دوست نہیں مرتے بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جاتے ہیں۔"

اولیاء اللہ کی ارواح کی پرواز

اولیاء اللہ کی پاک روحوں کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ جہاں چاہیں چلی جائیں، خواہ مجلس انبیاء اور اولیاء اللہ میں، خواہ جنت میں، ان کے نزدیک دونوں جہان مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں ہوتے، اسی لیے اگر مرشد یگانہ ہے تو اس کا طالب بے غم اور دیوانہ ہے، ویسے تو نام کے طالب بے شمار اور مرشد خام غیر محدود ہیں۔ طالب مراتب کی طلب میں اور مرشد معرفت کے مراتب میں، جو طالب ابھی طلب کے مرتبے کو نہیں پہنچا وہ اندھا مرشد کی معرفت کے مرتبے کو کب پہنچ سکتا ہے اور جو مرشد معرفت الٰہی کے سبب طالب کا مرتبہ نہیں پہچان سکتا وہ طالب اللہ کو معرفت الٰہی تک کب پہنچا سکتا ہے؟ ۔

گر طالب مگس است پرد بر ہوا
معرفت آں کہ بہ بیند از خدا

ترجمہ:۔ اگر طالب ہوا پر اڑتا ہے تو مکھی کے مثل ہے معرفت یہ ہے کہ دیدار خدا کرے۔

گر مرشد بے معرفت شد راہزن
زن سیرتش را می شناسم از سخن

ترجمہ:۔ اگر پیر غیر عارف ہے تو وہ ڈاکو ہے عورت کی خصلت والے کو میں ایک بات سے پہچان لیتا ہوں۔

مرد مرشد می رساند باحضور
از تصور اسم اللہ ذات نور

ترجمہ:۔ کامل مرشد حضوری میں پہنچا دیتا ہے اللہ کے نام کے تصور سے ذات کا نور ہے۔

باہو مرشدی طالب کہ یک دم وجود
از جدائے نیست طالب ہیچ سود

ترجمہ:۔ باہو ایسا مرشد طلب کر کہ ایک دم میں وجود تک پہنچا دے۔ جدائی سے طالب کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

طالبِ حق کیسا ہونا چاہیئے

جو طالب منافق اور جھوٹا ہے، وہ بخیل ہے، اس کے ساتھ مرشد کبھی پیار نہیں کرتا اور نہ ہی کبھی معرفتِ الٰہی سے محرم کرتا ہے۔ طالب حق صفا اور سادہ دل ہونا چاہیئے ۔

سادہ لو جانِ جنوں از بیم محشر فارغ اند
بیم رسوائی نباشد نامہ ننوشتہ را

ترجمہ:۔ سادہ دل جان کے جنون اور محشر کے خوف سے فارغ ہیں جس نے کوئی خط تحریر نہیں کیا اس کو بدنامی کا خوف نہیں ہوتا۔

مقامات سے شناسائی ہونا۔

جاننا چاہیئے کہ ہر ایک مومن مسلمان، فقیر درویش، ولی اللہ، صاحب مراتب باایمان جمعرات کو یا مہینے یا سال میں خواب کے اندر یا مراقبے میں یا آمنے سامنے بشرطیکہ وہ روشن ضمیر ہو یا بذریعہ دلیل شقی اور سعید کی منزل و مقام سے واقفیت ہو جاتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

من سعد فی بطن امہ ومن شقی شقی فی بطن امہ

"جو نیک ہوا وہ ماں کے پیٹ میں ہی نیک ہو گیا اور جو شقی ہوا وہ شکم مادر میں ہی شقی ہو گیا۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے ،

لا تکلم نفس الا باذنہ فمنہ شقی و سعید

"ہر ایک نفس سے اس کے اذن کے بغیر گفتگو نہ کر کیونکہ ان میں بعض تو نیک بخت ہوتے ہیں اور بعض بدبخت ۔"

جب مقام سعید وشقی اور وعدہ وعید کے حالات پر آتا ہے تو رونے لگتا ہے اور فضل و رحمت اور قہرِ الٰہی کی اُمید اور خوف لاحق ہوتے ہیں ۔ پھر وہ نفس کو شرک ، کفر ، حرص اور طمع دنیاوی سے باز رکھتا ہے ۔

چودہ منازل کا حصول

بعض فقیر زندگی میں ممات کے چودہ منزل اور مقامات خواب یا مراقبہ میں عین بہ عین دیکھ لیتے ہیں چنانچہ خواب یا مراقبہ میں یا عین بہ عین دیکھتے ہیں کہ ہم مر گئے ہیں اور رُوح سے جو دماغ کی سفید ہڈی میں جو کہ زمین و زمان سے وسیع ہے قدرت کے سر سے فرشتے ستر ہزار سوال پوچھتے ہیں ۔ جب ان سے فارغ ہوتا ہے تو پھر غسل دے کر جنازہ پڑھتے ہیں اگر بزرگ ہو تو ہر مقام پر حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لا کر شفیع بنتے ہیں پھر اسے قبر میں دفن کرتے ہیں ، جب سالہا سال قبر میں گزر جاتے ہیں تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کرنا پھونکتے ہیں اور قیامت برپا ہوتی ہے اور ترازو عدل میں نیکی و بدی کا وزن ہوتا ہے ، پھر پل صراط سے گزر کر بہشت میں داخل ہوتا ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شراباً طہورا کا ساغر نوش کرے ۔ پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجود میں اللہ تعالیٰ کے روبرو پڑا رہتا ہے اور پھر دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے اور مراقبہ یا خواب میں یا عین بہ عین

ہمیشہ مجلس محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا ہے ۔ یہ مشاہدہ آنکھوں کا امتحان ہے اور یہ مراتب اُس کے ہیں جسے معرفت فقر اور قرب و وصال حق نصیب ہوتا ہے اور جس نے "مرنے سے پہلے مر جاؤ" والی موت کا مزا چکھا ہو ۔ جب باطل سے باشعور اور باکمال نکل آئے تو تمام حالات ایک لحظہ میں اس پر منکشف ہو جاتے ہیں ۔ پھر اُسی وقت ہر گھڑی بعد ہر روز استغراق دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور ذکر ، فکر اور ورد و وظائف سے فارغ ہو جاتا ہے اور باطن میں مست اور شریعت میں ہوشیار رہو جاتا ہے ، انبیاء و اولیاء اللہ کی مجلس و ملاقات ہر اسے حاصل ہو جاتی ہے ۔ وہ مرشد جو عارف اور فقیر ہے اور "مرنے سے پہلے مر جاؤ" کے مراتب طے کر چکا ہے وہ طالب کو پہلے ہی روز ان مراتب پر پہنچا سکتا ہے ، پس اگر یہ مراتب یہ عظمتیں اور مشرف لقائے الٰہی کی یہ سعادتیں نہ ہوتیں تو تمام سالک گمراہ ہو جاتے ۔

معرفتِ ذاتِ الٰہی

اے طالب اللہ ! اللہ تعالیٰ نہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں ، نہ شمال میں ہے نہ جنوب میں ، نہ اُوپر ہے نہ نیچے ، وہ چھ اطراف سے بری ہے ۔ غرق فی اللہ ہونا اور وصالِ الٰہی حاصل ہونا کوئی نقدی یا جنس نہیں کہ تجھے پرکھ کر یا تحقیق کر کے دی جائے ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو قرآن مجید یا علم رحمٰن سے پہچان سکتے ہیں اور اسم اللہ ذات کا تصور لامکان میں پہنچا دیتا ہے جس کی مثال نہیں ہو سکتی ۔ اللہ اکبر ۔

بعد مُردن جثہ رُوحِ اولیاء
فیض روشن آفتابش رہنما

هر جا که خواهد می رساند خویش را
هم جلیس دائم با مصطفیٰ

ترجمہ:- جو آدمی اپنے آپ کو کسی مقام پر پہنچانا چاہتا ہے تو وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصاحب ہو گا۔

اولیاء هرگز نباشد در قبر
در قبر قالب بروح جائے دگر

ترجمہ:- اولیاء ہرگز قبر میں مقید نہیں ہوتے جسم قبر میں ہوتا روح دوسری جگہ۔

دنیا آں را بد نماید مردہ زشت
اولیاء دائم بود ساکن بہشت

ترجمہ:- ان کو دنیا مردہ بصورت بُری نظر آتی ہے اولیاء ہمیشہ جنت میں قیام کرتے ہیں۔

هر که از زندان دنیا شد خلاص
صورتِ اخلاص یا بد راز خاص

ترجمہ:- جس نے دنیا کے قید خانہ سے خلاصی پائی۔ اس نے خاص صورت خاص راز کے ساتھ پائی۔

مردن من بہتر است از زندگی
از زندان دنیا شر شرمندگی

ترجمہ:- میرا مرنا زندگی سے بہتر ہے۔ دنیا کے قید خانہ میں شر اور شرمندگی ہے۔

چند روزش از جدائی ماندہ ام
موت مونس معرفت حق خواندہ ام

ترجمہ:- میں چند روز اس سے جُدا رہا ہوں۔ موت سے مجھے انس ہے میں نے حق کی معرفت چاہی ہے۔

ارشاد نبوی ہے:-

الدنیا سجن المومنین و جنة الکافرین

"دنیا مومنین کے لیے قید خانہ ہے اور کفار کے لیے جنت ہے۔"

پیش از مردن کسے بیند لقا
لا یموتوا اولیاء اللہ بقا

ترجمہ:- مرنے سے پہلے کون دیدار کر سکتا ہے اللہ کے ولی مرتے نہیں ان کو زندگی جاوید ملتی ہے۔

هر که منکر از حدیث و از نبی
عاقبت کافر شود اہل از شقی

ترجمہ:- جو کوئی حدیث اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے وہ آخر کار کافر ہو گا اور جہنمی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا جان قبض کرنا

جاننا چاہیئے کہ اسم اللہ ذات کے تصوّر والے اسم اللہ ذات کے تصوّر کی وجہ سے پوری توفیق حاصل ہوتی ہے، جو کچھ وہ دیکھتا ہے اسی کی برکت سے تحقیق کر لیتا ہے اور جب اُس پر نزع کا عالم طاری ہوتا ہے تو عزرائیل کی مجال نہیں ہوتی کہ ہاتھ سخت لگائے، اللہ تبارک و تعالیٰ خود دست قدرت سے اُس کی جان قبض کر کے تجلیات مشاہدہ میں لپیٹ کر قبض کرتا ہے۔ ملائکہ اسم اللہ ذات کی وجہ سے باادب باعبرت حیران ہو کر حیا سے لب بستہ ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ولقد کرمنا بنی آدم

"اور ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی۔"

اس کی نماز جنازہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور تمام صحابہ کرام شامل ہوتے ہیں اور قبر کا وقت اسم اللہ ذات کے تصوّر کی وجہ سے اسے ایک لحظہ معلوم ہوتا ہے اور جب بروز حشر قبر سے اُٹھتا ہے تو سر عرش اکبر پر ٹکراتا

ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دامن مبارک پکڑتا ہے اور جب زمین تانبے کی ہوگی اور سورج ایک نیزے کی بلندی پر آ رہے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ نور ذات میں سر سے پاؤں تک لپیٹ کر محفوظ رکھتا ہے۔ جب اس کی نیکی بدی ترازو پر وزن ہوتی ہے تو ایک پلڑے میں اسم اللہ ذات پڑھ کر اسے اس قدر بوجھل کر دیتا ہے کہ دوسرے پلڑے میں اگر تمام اُمتِ محمدیہ کے تمام چھوٹے بڑے گناہ ڈال دیئے جائیں تو بھی وہ بھاری ہی رہتا ہے۔

اسم اللہ ذات کی برکات

اگر وہ دوزخ کی آگ میں آئے تو اسم اللہ ذات کی برکت سے دوزخ کی آگ ملیامیٹ ہو جائے اور دوزخی خواب راحت میں آئیں۔ اگر وہ پل صراط سے گزرے تو اسم اللہ ذات کی برکت سے اسے نصف قدم میں طے کرے جب وہ جنت میں آئے تو اُس کی صورت اسم اللہ ذات کی برکت سے روشن ہو جائے کہ حوریں بھی شرمندہ ہوں اور کبھی حور و قصور کی طرف مائل نہ ہو بلکہ ہمیشہ دیدار الٰہی سے مشرف رہے۔ پس اسم اللہ ذات کی برکتیں تجھے اسی روز واضح معلوم ہوں گی۔ تمام کلام الٰہی، احادیث نبوی، حدیث قدسی اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سب کچھ اسم اللہ ذات کی شرح ہے۔ ؎

داد خود سپہر بستاند
اسم اللہ جاوداں ماند

ترجمہ:۔ اپنا دیا ہوا سپہر کو لے لیتا ہے اللہ کا نام ہمیشہ رہتا ہے۔

؎ باہو در ہو گم شدہ باہو نماند
قلب باہو روز و شب یا ہو بخواند

ترجمہ:۔ باہو۔ ہو میں فنا ہو جا باہو نہ رہے۔ باہو کا دن رات یا ہو کہتا ہے۔

ہر کہ از خود گم شود یابد چہ چیز
غرق فی التوحید دیدارش لذیذ

ترجمہ:۔ جو کوئی از خود گم ہو گیا تو وہ کیا چیز پائے گا توحید میں غرق ہو اُس کا دیدار لذت دینے والا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ ذات وصفات کے مقامات کے تمام علوم، تمام صغیرہ وکبیرہ اسرار ربانی اور لاہوت ولامکان قرآن مجید میں ہے چنانچہ نہ کوئی شے قرآن مجید سے باہر رہے نہ ہی ہوگی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔

"اُس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اسے معلوم ہے۔ ہر ایک گرا ہوا پتہ اور زمین کے گڑھوں میں کے دانے سب اُسے معلوم ہیں کوئی چھوٹی بڑی بات ایسی نہیں جو اس کتاب میں درج نہ ہو"

ارشاد نبوی ہے:۔

ان القرآن حجۃ اللہ

"بیشک قرآن اللہ تعالیٰ کی حجت ہے"

مراتب کا شمار کرنا

جاننا چاہیئے کہ مراتب پانچ ہیں جن میں سے ہر ایک میں پانچ خزانے ہیں۔ یا پانچ تصرف ہیں۔

اول مراتب علم نص، حدیث اور تفسیر ہے۔

دوم مراتب علم دعوت۔

سوم مراتب علم ذکر و فکر با تاثیر

چہارم مراتب علم معرفت روشن ضمیر کیمیا اکسیر

پنجم مراتب فقر جو اسرار ہیں حق الیقین ہے۔

فقیر کا تصرف

فقیر کے قبضے میں دونوں جہان ہوتے ہیں۔ دنیا قیدی اور عقبیٰ غلام۔

ارشاد نبوی ہے:۔

اذا تم الفقر فھو اللہ

"جب فقر انتہا کو پہنچ جائے تو وہی اللہ ہے۔"

جو فقر کے انتہائی مقام پر پہنچتا ہے وہ نفس پر حکمران ہوتا ہے۔

جو فقیر ان صفات سے موصوف ہے وہ سر سے پاؤں تک شریعت کا لباس پہنتا ہے اور ہرگز ہرگز خلاف شرع نہیں کرتا بلکہ ہر طرح سے شریعت میں سعی کرتا ہے اور نہ اپنے آپ کو دنیاوی درم و دینار کے بدلے فروخت کرتا ہے۔

فقیر کون؟

فقیر وہ ہے جو زندہ دل، فانی النفس، باقی الروح اور ہمیشہ فنا فی اللہ ہو۔ اور رویت ربوبیت سے مشرف ہو۔ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو۔ با ادب، باحیا اور راہ خدا میں فدا کرنے والا ہو۔ قاطع شہوت اور علماء کے علم کے موافق ہو۔ مردہ دل لوگوں کو حرص و ہوا سے باز رکھتا ہو۔

علم کے پانچ خزانوں کا حصول

جاننا چاہیئے کہ پہلے پانچ علم حاصل کرے تو پھر مرشد کی تلقین و ارشاد کے لائق ہوتا ہے۔ لوگوں کو دست بیعت کرنا اور مرید بنانا اللہ تعالیٰ کی راہ کی ہدایت کرنا جائز اور متابعت نبوی ہے۔

یہ علم کے پانچ خزانے اپنے قبضہ میں کر لینا اور مرشدی کے مراتب پر پہنچ کر مرشد بن جانا آسان ہے لیکن یہ پانچ علم کے خزانے جو پانچ قفل ہے اور ہر ایک کی کلید الگ الگ ہے، حاصل کرنا سخت مشکل ہے اور یہ سب کچھ اسم اللہ ذات کی طی میں ہے۔

کامل عارف کون؟

کامل عارف ولی اللہ وہ ہے جو اسم ذات کی چابی سے ہر ایک قفل ایک ساعت میں کھولے اور تمام خزائن الٰہی سامنے دیکھے اور دکھا دے۔

فقیر کامل کا عمل

فقیر اکمل مکمل کامل کل الکلید کا یہ عمل قرب توحید کی وجہ سے تمام علموں کا مجموعہ اور حاضرات کی وجہ سے جمعیت بخش ہے۔

اسم اللہ ذات کی توجہ اور تصرف سے روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

ہر بال کا اللہ اللہ کہنا

جاننا چاہیئے کہ ظاہری علوم کے مطالعہ سے درجۂ فضیلت حاصل کرنے کے

لیے اور کتاب سے معانی وغیرہ نکالنے کے لیے اور جید عالم بننے کے لیے بارہ سال مسلسل مطالعہ کرنا پڑتا ہے تب کہیں "اوتوا العلم درجات" کا مصداق بنتا ہے لیکن ذکر الٰہی کے فیض کا علم اور ذکر الٰہی کے تمام درجات کا حاصل کرنا صرف آٹھ پہر کا کام ہے۔

کامل مرشد کی نگاہ سے ذاکر کے وجود میں ذکر الٰہی اس طرح اثر کر جاتا ہے کہ سر سے لے کر پاؤں تک ذکر جاری ہو جاتا ہے اور اس کا گوشت، پوست، ہڈیاں یہاں تک کہ بال بال سے اللہ اللہ کی صدا جاری ہو جاتی ہے اور جوش کرتا ہے اور ذکر اس کے وجود میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے کہ محشر تک اس سے جدا نہیں ہوتا اور علم ذکر ہمیشہ وحشیوں اور دیوانوں کی طرح رجعت کھا کر حیران ہو کر جذب و جلالت میں شب و روز ذکر میں اس طرح جلتا ہے جیسے لکڑی آگ میں جلتی ہے۔

ذکر خفیہ بہتر ہوتا ہے جس میں انسان بالکل خاموش رہتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ

"اللہ تعالیٰ سے خفیہ اور گڑگڑا کر دعا مانگو۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

واذکر ربک اذا نسیت

"اپنے رب کو اس وقت یاد کر جب تو اور سب کچھ بھول جائے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ولذکر اللہ اکبر

"اللہ اکبر کے ذکر کے لیے۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

ذکر اللہ فرض من قبل کل فرض

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تمام فرائض سے قبل ذکر الٰہی فرض ہے۔"

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اگر مرشد کامل ہے تو ایک دن رات میں طالب اللہ کو ذکر کر کے انتہائی مرتبے پر پہنچا دیتا ہے اور پھر ذکر کے مقام سے نکال کر مذکور تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر مرشد ناقص ہے تو طالب کو تمام عمر ذکر، فکر میں مشغول رکھ کر اسے خراب و خستہ کرتا ہے۔ اگر جذبہ ہو جائے تو مجنوں اور دیوانہ بن جاتا ہے اور معرفت، قرب، مشاہدہ اور اسرار سے محروم رہ جاتا ہے، ایسا شخص خواہ دن رات ذکر کے غلبات کی وجہ سے تجلیات دیکھتا رہے تو بھی کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ تیسرے علم معرفت کی تحصیل جو تفکر و عیاں سے ہوتی ہے اور وعدہ ازلی پر ثابت قدم رہنے سے "ید اللہ فوق ایدیھم" اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

واوفوا بعھدی اوف بعھدکم

"تم میرے اقرار کو پورا کرو میں تمہارا وعدہ پورا کروں گا۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ الثقلین

"ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں جہانوں کی عبادت سے بہتر ہے۔"

اقسام موت

معرفت کے مراتب موت ہے۔ موت دو اقسام میں منقسم ہے:۔

ایک موت خاص جس میں موت کا تماشا زندگی میں کر لیتا ہے اور ازل سے

ابدتک کی تمام ارواح سے مصافحہ کرتا ہے اور ہر ایک کے نام سے آشنا
ہوتا ہے۔ "مرنے سے پہلے مرجاؤ"

عارف کی موت کیسی؟

عارف باللہ کے لیے موت بمنزلہ زندگی ہے لیکن عوام مردہ دلوں کے
لیے کتے اور گدھے کی طرح۔

معرفت کے مراتب عین بعین اور عیاں ہیں جن کی ابتداء میں لاہوت اور انتہا
میں لامکاں پر نگاہ ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ذالك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين
يومنون بالغيب۔

اس کتاب میں کسی قسم کا شک نہیں یہ اُن لوگوں کے لیے باعث
ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں"

عارف باللہ کو معرفت کی آنکھ نصیب ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ
ہر چیز کا مشاہدہ کرسکتا ہے اور اس سے کوئی چیز مخفی نہیں رہتی بہتر یہ ہے
کہ دیکھ لیں اور نہ کہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

من عرف ربه فقد عرف لسانه

"جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اُس کی زبان گونگی ہوگئی"

علم فضیلت کی تحصیل سے فقراء کو قرب، جمعیت، مشاہدہ، نور ذات،
سر اسرار بالیقین اور با اعتبار حاصل ہوتا ہے اور فنا فی اللہ اور بقاء باللہ کا درجہ

حاصل ہوتا ہے۔ فقیر ہر وقت غرق حضور حاضر و ناظر اور سر قدرت سبحان ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ما زاغ البصر وما طغىٰ

"نہ آنکھ جھپکی اور نہ نافرمانی کی"

اہل غنا کی نظر نہ دنیا پر ہوتی ہے نہ عاقبت پر، وہ ہمیشہ نور میں غرق اور
اللہ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور فنا ہو کر خدا کے ساتھ یکتا ہوتا ہے"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

لما انزلت الی من خیر فقیر۔ حسبی اللہ وکفی باللہ

"جو اُتاری تو نے میری طرف اچھی چیز میں اُس کا محتاج ہوں، کافی
ہے اللہ"

ارشاد نبوی ہے:۔

الفقر فخری والفقر منی

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے"

ع

فقر را دریافتن فضلش فقر
فقر حاصل گشتہ از نبوی نظر

ترجمہ:۔ فقر کو حاصل کرنا مگر فقر اس کے فضل سے ملتا ہے فقر حاصل ہوتا نظر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

جاننا چاہیے کہ جب عالم تمام علم پڑھ لیتا ہے تو اُس کے وجود سے جہالت بالکل
نکل جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین

"میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہل ہوں"

ارشادِ نبوی ہے :-

کل شئ دالجھل لیس بشیئ

"ہر ایک چیز کچھ نہ کچھ ہوتی ہے"

لیکن جہالت بالکل ہیچ ہے، جب عالم کے وجود میں ذکرِ الٰہی آتا ہے تو اس کے وجود سے علم بالکل خارج ہو جاتا ہے یہاں تک کہ الف، بے بھی نہیں پہچان سکتا۔ اور جب ذاکر معرفت میں آتا ہے تو ذکر بالکل چھوڑ دیتا ہے اور جب مقامِ قرب میں آتا ہے یعنی اذا تم الفقر فھو اللہ کے مرتبہ پر پہنچتا ہے تو معرفت بھی چھوڑ دیتا ہے۔ بے معرفت فقیر کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ذکرِ الٰہی میں علم اور معرفت میں ذکر محو ہو جاتا ہے اسی طرح معرفت قربِ حق میں محو ہو جاتی ہے۔ اسی کو توحیدِ مطلق کہتے ہیں۔ اس کے حاصل ہونے سے تمام قسم کی تقلید سے بری ہو جاتا ہے۔ اہلِ تقلید اہلِ توحید، فقر سے دُور رہتا ہے ؎

مرشد باشد چنیں راہبر خدا
طالباں را غرق سازد در لقا

ترجمہ :- مرشد ایسا ہو جو خدا راہبری کرے مریدوں کو بحرِ لقا میں غرق کر دے۔

پنج روزے شش جہات جاوداں
ابتدا ر لاہوت آخر لامکاں

ترجمہ :- یہ ہمیشہ رہنے والی چھ سمت پانچ دن کے لیے ہیں۔ ابتدا لاہوت انتہا لامکان ہے۔

غرق فی التوحید شد فقرش نشاں
وز حوادث ہر بلائش در اماں

ترجمہ :- اس کے فقر کی علامت یہ ہے کہ وہ توحید میں غرق ہو گیا حوادث زمانہ اور ہر بلا سے امان حاصل کر لی۔

باہو ہر کہ از خود گشتہ فانی جانِ من
ہر کہ خود با خود ماند لاف زن

ترجمہ :- مری جان باہو جو کوئی خود بخود فانی ہوا وہ خود لاف زن ڈینگیں مارنے والا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

و عبادی الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا و اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما۔

"اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر عاجزانہ طور پر چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں"

مجموعہ حسنات تلوار کی مانند ہے جو بیک وقت صغیرہ اور کبیرہ گناہ کو قتل کر دیتی ہے۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

ان الحسنات یذھبن السیئات

"بیشک نیکیاں بدیوں کو کھو دیتی ہیں"

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

ذالک ذکریٰ للذاکرین

"یہ ذکر ذاکرین کے لیے ہے"

وہ سلک سلوک کونسی ہے جس سے اسم اللہ ذات کے تصور کی چار دن مشقیں وجود میں تاثیر کرتی ہیں۔

اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ سے وجود میں اس قدر ذکرِ الٰہی پیدا ہوتا ہے جو شمار سے باہر ہے اور ذکرِ الٰہی سے الہام مذکور، معرفت، وصال، غرق

نور ہوتا اور قرب وحضور الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

خزانوں کا عمل میں لانا

علم دعوت کے پانچوں خزانے ایک ہفتے میں عمل میں لے آنا اور عمل دعوت میں عامل وکامل ہونا عمل قبور سے ہر ایک روحانی سے ملاقات کرنا۔ تمام مؤکل ملائکہ کو قبضے میں لانا، اولیاء اللہ کی قبور کا ہم نشین ہونا اور روحانی سے قرآن مجید دور مدور پڑھنا کہ اس طرح پڑھنے سے عمل دعوت قیامت تک باز نہیں رہتا اور معرفت ذکر، توحید اور حکمتِ الٰہی کے یہ پانچوں خزانے اپنے تصرف میں لے آنا مشکل نہیں لیکن استقامت کو تمام عمر ملحوظ رکھنا بہت ہی مشکل ہے۔

ے

روح با قوت بود ہر جا ظہور
ہر کہ گیرد نام می باشد حضور

ترجمہ:۔ قوی روح ہر جگہ ظاہر ہو سکتی ہے اس کا نام جہاں کہیں لیا جائے وہیں حاضر ہو جاتی ہیں۔

آشنائے گفت طلبیدی مرا
فاتحہ بر من بخواں بہر از خدا

ترجمہ:۔ اپنے ملاقاتی سے کہتی ہے تو نے مجھے بلایا ہے میرے اوپر اللہ کے لیے فاتحہ پڑھو۔

اولیاء اللہ بنام حاضر است
با توجہ باطنی او ناظر است

ترجمہ:۔ اللہ کے ولی نام لینے سے تشریف لے آتے ہیں باطنی توجہ سے وہ نظر کرنے والے ہیں۔

مرشدے باید چنیں رہبر رفیق
اہل توفیق است باشد ہر طریق

ترجمہ:۔ ایسا مرشد راہبر ساتھی چاہیئے ہر راستہ میں اس کا ساتھ دینے والا ہو۔

باہو مرشد من مصطفیٰ خاتم ختم
پیر عبد القادر است اہل از کرم

ترجمہ:۔ باہو میرے مرشد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میرے پیر غوثِ اعظم شیخ عبد القادر اہل کرم ہیں۔

نحن اقرب با من از نزدیک تر
از شہ رگ نزدیک بیند باخبر

ترجمہ:۔ وہ مجھ سے زیادہ نزدیک ہے نحن اقرب میں فرمایا باخبر شہ رگ سے زیادہ نزدیک دیکھتا ہے۔

و نفخت فیہ من روحی شدم من از خدا
با دمم شد غرق فی اللہ بالقاء

ترجمہ:۔ میں نے اس میں اپنی روح پھونکی میں خدا سے ہوا میں اپنے دم کے ساتھ اللہ میں ملاقات کیلئے غرق ہوں۔

حال مارا کس نداند جز خدا
کے شناسد اولیاں را سر ہوا

ترجمہ:۔ میرے حال کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خواہشات سے بھرے ہوئے سر اولیاء کو کب پہچان سکتے ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے:

ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری۔

"میرے دوست میری قبا تلے ہیں۔ انھیں میرے سوا اور کوئی نہیں پہچانتا۔"

ے

غیب را در غیب می بیند کسے
غیب را در غیب یابد آں بسے

ترجمہ:۔ غیب کو غیب میں آدمی دیکھتا ہے وہ بہت سی مرتبہ غیب کو غیب میں پاتا ہے۔

چوں بہ بینم حق قیوم آں خدا
می بہ بینم من از رفاقت مصطفےٰ

ترجمہ:۔ جب میں اس خدا کو حق و قیوم دیکھتا ہوں تو یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی وجہ سے دیکھتا ہوں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

ان الذین یخشون ربھم بالغیب لھم مغفرۃ و اجر کبیر لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار

"جو لوگ غائبانہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں بخشش اور اجر عظیم انھیں کے لیے ہے۔"

ے

من کہ می بینم نہ بیند چشم سر
چشم سر عینک شدہ بہر از نظر

ترجمہ:۔ جو میں دیکھتا ہوں وہ سر کی آنکھ نہیں دیکھتی، سر کی آنکھ عینک ہے دیکھنے کے لیے۔

ناظراں را نظر باشد بر الہٰ
لعنتے بر مال دنیا و عز و جاہ

ترجمہ:۔ دیکھنے والوں کی نظر اللہ پر ہوتی ہے۔ وہ دنیوی مال اور عزت و جاہ پر لعنت بھیجتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔

"تم اُس وقت تک نیکی نہیں حاصل کر سکو گے جب تک کہ اپنی پیاری اللہ کی راہ میں خرچ نہ کروگے۔"

ے

از خدا بہتر نباشد ہیچ چیز
کن تصرف مال و تن اے جاں عزیز

ترجمہ:۔ خدا سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اے پیاری جان جسم اور مال اس راہ میں خرچ کر۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وفی انفسکم افلا تبصرون

"اور وہ تمھاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔"

ے

او مرا بیند بداند ہر دلا
حق نماید چوں نہ بیند حق لقا

ترجمہ:۔ وہ مجھ کو دیکھتا ہے ہر دل کو جانتا ہے۔ حق دکھلاتا ہے جب وہ حق کی ملاقات کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔

نفس را بگزار تا بینا شوی
دیدنِ دیدار حق گردد قوی

ترجمہ:۔ نفس کو چھوڑ تا کہ دیکھنے والا ہو۔ حق کا دیدار کرنے سے قوت حاصل ہوتی ہے۔

ہر کرا دیدار شد بیدار شد
طالع میموں آں را یار شد

ترجمہ:۔ جس کسی کو دیدار ہوا وہ بیدار ہوا۔ [illegible] والا طالع اُس کا دوست ہوا۔

عین را با عینم بینم با عیاں
گہ بآدم گہ با احمد گہ با احد لامکاں

ترجمہ:۔ ذات کو میں ظاہری آنکھ سے دیکھتا ہوں۔ کبھی آدم کبھی احمد کبھی احد لامکاں میں۔

نہ ز آتش آب خاکم نہ ز بادم سر ہوا
من شدم از نور نبوی نور می بیند لقا

ترجمہ:۔ نہ آگ سے پانی مٹی یا ہوا سے ہوں بلکہ ہو کا راز ہوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہوں [illegible]

درمیانِ من نباشم نور فی التوحید نور
صورتِ زاں نور گشتم نور می باشد حضور

ترجمہ:۔ میں درمیاں میں نہیں ہوں نور توحید میں نور ہے میں نے اس نور کی صورت اختیار کر لی ہے اور نور کی حضوری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور

"اللہ ایمان والوں کا دوست ہے اُن کو کفر کی ظلمات سے نکال کر نور ایمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔"

بیت

نور از نور است روشن نور برد با حضور
نور از ناری نیاید نور با نورش ظہور

ترجمہ:۔ نور نور سے روشن ہے اور نور کے حضور لے جاتا ہے ناری سے نور ظاہر نہیں ہوتا نور نور سے ظاہر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

"تمام نفوس نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔"

بیت

ہر کہ زاید بہر مردن شد حیات
در تصوّر یافت فی اللہ شد نجات

ترجمہ:۔ جو مرنے کے لیے تیار ہوا اُس کو حیاتی ملی تصور میں اللہ کو پایا نجات حاصل ہوئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ولقد جئتمونا فرادی کما خلقنٰکم اول مرۃ

"بیشک تم ہمارے پاس ایک ایک کرکے آئے جیسا کہ ہم نے تمھیں پہلی دفعہ پیدا کیا۔"

بیت

خالی آمد رفت خالی مردہ دل
از وفاتش مردہ دل آخر خجل

ترجمہ:۔ مردہ دل کی صرف آمد و رفت آنا جانا ہے مردہ دل آخر کو شرمندہ ہوتا ہے۔

ہر کہ با ایمان رود صد گنج برد
ہر کہ بے ایمان رود مفلس بمرد

ترجمہ:۔ جو ایمان کے ساتھ گیا سو خزانے لے گیا جو بے ایمان ہو گیا وہ غریب ہو کر مرا۔

دل کیا ہے؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

رایت ربی فی قلبی

"میں نے اپنے رب کو اپنے دل میں دیکھا۔"

دل ایک ولایت ہے جو دونوں جہان سے وسیع ہے۔

دل ایک سرّ الٰہی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

"جو شخص مجھے دیکھنا یا پہچاننا چاہتا ہے وہ اسم اللہ ذات کے تصرف و تصور سے مجھے پہچان یا دیکھ سکتا ہے۔"

اسم اللہ ذات کا تصور باطل کو دور کرکے نور ذات کی طرف لے جاتا ہے۔

بیت

ہر کہ گردد بخویشتن فانی
آں چو نہ بیند لقائے ربانی

ترجمہ:۔ جو اپنے آپ کو فانی گردانتا ہے وہ رب سے ملاقات نہ کر سکے گا۔

ہر کہ منکر از خدا مردود شد
ہر کہ یابد معرفت محمود شد

ترجمہ:۔ جو خدا کا منکر ہے وہ مردود ہوا جس نے خدا کی معرفت پالی وہ محمود ہوا۔

صاحب شریعت کا عارف باللہ ہونا

جو شخص قرب و دیدار الٰہی کے یہ اعلیٰ مراتب چاہتا ہے اسے دن رات شریعت کی کوشش کرنی چاہیئے اور شریعت کا ہی لباس پہننا چاہیئے اور ذرہ بھر بھی خلاف شرع نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسا شخص ضرور بالضرور عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

اُمت کے معنی اور اُس کی تشریح

جاننا چاہیئے کہ اُمت پیروی کو کہتے ہیں اور پیروی کے یہ معنی ہیں کہ دن رات حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قدم بقدم چلیں اور خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پہنچائیں۔

اسم اللہ ذات کے تصور سے جسے توفیق حق اور باطنی قوت حاصل ہے وہ خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر کر سکتا ہے۔ حاسد لوگ اُس کو حسد کی وجہ سے دیکھ نہیں سکتے۔ ایسے لوگ نہ تو خود حاضر مجلس نبوی ہوتے ہیں اور جو ہونا چاہتے ہیں اُن کو بھی شیطانی اور نفسانی حیلوں اور فریبوں سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ بھلا کب مسلمان اور اُمت محمدی کہلانے کے مستحق ہیں وہ تو گدھے اور گائے سے بھی بدتر ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

من رانی فقد رای الحق ان الشیطن لا یتمثل بی ولا بالکعبۃ

"جس نے مجھے دیکھا اُس نے ٹھیک اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ بیشک شیطان میری اور کعبہ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔"

ہر کہ بیند روئے نبوی روز و شب
باعلم شد باحیا و باادب

ترجمہ: جو دن رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخ روشن کی زیارت کرتا ہے وہ عالم باحیا باادب ہوتا ہے۔

ترک از دنیا بود عارف کرم
غرق وحدت راز فی اللہ جاں منم

ترجمہ: عارف اللہ کے کرم سے دنیا کو ترک کر دیتا ہے وحدت میں غرق اللہ کا راز دار ہوتا ہے میری جان۔

دل کی افسردگی کا راز

جس شخص کا دل دنیاوی محبت کی کثرت، حرص، حسد اور طمع کی وجہ سے دل مردہ اور افسردہ ہو گیا ہو وہ اگر تمام عمر قرآن و حدیث اور تفسیر پڑھتا رہے تو بھی کچھ فائدہ نہیں ہوگا اور خواہ اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرام، تمام مشائخ عظام کے اقوال بطور نصیحت سنائے جائیں تو بھی اسے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ:۔

فانك لا تسمع الموتی

"پس تو مردے کو نہیں سنا سکتا۔"

یہ پند و نصیحت اس لیے اسے مفید نہیں پڑتی کہ وہ نصاریٰ اور یہود سے بھی بڑھ کر صاحب نفاق اور کذب ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کے حق میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:۔

صم بکم عمی فهم لا یرجعون

"وہ گونگے، بہرے اور اندھے ہیں پس وہ واپس نہیں لوٹتے۔"

اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت سے کوئی عارف باللہ باطن میں توجہ اور تفکر سے اُس کے دل پر کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بکثرت لکھے تاکہ اُس کی برکت سے اُس کا دل نرم اور سلیم ہو کر جنبش کرنے لگے اور پھر ذکر الٰہی سے تمام بدن جوش میں آ ئے۔ کوئی تعجب نہیں۔ اگر کامل مرشد توجہ ہی سے طالب کو مشرق سے مغرب میں کھینچ لائے اور معرفت کے انتہائی مقام پہ پہنچا دے اور فنا فی اللہ ذات میں غرق کر دے اور ورد و وظائف سے اسے فارغ کر دے۔ ؎

عارفاں را شد عیاں زیر و زبر
جادواں بر پشت در ناخن نظر

ترجمہ: عارف پر ہر بلند و بالا ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیشہ ناخن کی پشت پر نظر رکھتا ہے۔

آنچہ می بیند نمی گوید چہ است
پیشِ احمق راز گفتن صد خطا است

ترجمہ: جو کچھ دیکھتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ ایسا کیوں ہے بیوقوف کے سامنے راز کی بات کہنا غلط ہے۔

عارفاں در تصرف سیم و زر
گنج غیبی را نہ بیند با نظر

ترجمہ: سونا چاندی عارفوں کے تصرف میں رہتا ہے پوشیدہ خزانوں پر نظر بھر کر نہیں دیکھتا۔

گنج غیبی در خلق گردد حضور
باز دارد خلقت از حق حضور

ترجمہ: غیبی خزانوں کو اگر مخلوق پر ظاہر کر دیا جائے تو وہ خزانے مخلوق اللہ کے حضوری سے دور رکھیں گے۔

در نظر عارف برابر خاک و زر
بہ بود از کیمیا فقرش نظر

ترجمہ: عارف کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہیں کیمیا سے فقیر کی نظر بہتر ہوتی ہے۔

دل غنی او با نبی ہر دوام
احتیاجش کس ندارد خاص و عام

ترجمہ: غنی دل ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ کسی خاص و عام کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

گرچہ پرہیز و کنند لقمہ گدا
عارفاں باللہ حاضر مصطفےٰ

ترجمہ: وہ ہمیشہ بھیک کے نوالہ سے پرہیز کرتے ہیں عارف باللہ بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر (رہتے) ہیں۔

باہو بہ فقر از بادشاہ ہفت اقلیم
با جمعیت شوق با حق دل سلیم

ترجمہ: باہو فقر تمام دنیا کی بادشاہت سے بہتر ہے شوق سے دلجمعی اور حق کے ساتھ دل کی سلامتی ہے۔

بے سود طالب

کامل مرشد کے لیے نہایت ضروری ہے کہ سچے یقین والے مرید کو طالب بنائے۔ بے یقین طالب کو تلقین کرنا ہی بے سود ہے کیونکہ وہ کبھی وحدانیت کی طرف راغب نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ دنیا اور نفس کی قید میں رہتا ہے۔ ؎

کس نہ بینم طالب صادق طلب
طرفہ زد آں را برم توحید رب

ترجمہ: میں نے کسی طالب صادق کو طلب کرتا نہیں دیکھا پلک جھپکنے میں اس کو رب کی توحید تک لیجا ؤنگا۔

طالبِ علم اور طالبِ جہل میں فرق

طالب علم مونس جان ہے اور طالب جہل دشمن جان و نفس اور شیطان سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ افسوس اور سخت افسوس کہ لوگ بادشاہ کا مقرب بننے کے لیے تو علم

کو حاصل کرتے ہیں۔

کامل فقیر کون؟

کامل فقیر وہی ہے جس کے ہاتھ میں قربِ الٰہی کی قوت سے پانچ چابیاں ہوں اور وہ طالب کو ذکر، فکر، ریاضت اور ورد و وظائف میں مشغول کر کے یکبارگی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور حضوری میں پہنچا دے۔ ان پانچ چابیوں سے ذات و صفات کے تمام مقامات کے قفل کھل سکتے ہیں۔ وہ پانچ چابیاں جو اولیاء اللہ کو عطا ہوتی ہیں حسبِ ذیل ہیں۔

پہلی چابی

اسم اللہ ذات کے حضور و تصور کی چابی۔

دوسری چابی

ولی اللہ اہل قبور کی روحانیت کی چابی۔

تیسری چابی

اولیاء اللہ کی نظر کی چابی۔

چوتھی چابی

قربِ الٰہی سے تلقین کی چابی جو مقام فنا فی اللہ خاص الخاص میں حاصل ہوتی ہے۔

پانچویں چابی

اولیاء اللہ کی توجہ جس سے قالب مغفور اور قلب مصفیٰ ہوتا ہے۔

یہ پانچوں معرفت الٰہی سے ہاتھ آتی ہیں۔ جس فقیر کو ان چابیوں کی راہ حضور معلوم نہیں وہ کامل قادری نہیں بلکہ اہل تقلید ہے اور کسی اور طریقے میں ہے، راہزن اور جاسوس ہے اس کے طالب اور مرید بگڑے ہیں۔

کامل قادری کون؟

کامل قادری وہ ہے جو بے ذکر مذکور حضور عنایت کرے۔ ایک نظر سے تصرف، ایک نظر سے توجہ، ایک نظر سے تفکر بخش دے تاکہ ابتدا سے لے کر انتہا تک کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہ رہے "اذا تم الفقر فھو اللہ" جب فقر انتہائی مرتبے پر پہنچتا ہے تو ذات میں ذات مل جاتی ہے۔

مقام التقلید کیا ہے؟

طالب صادق کو جاننا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص توجہ، نظر یا اسم اللہ ذات کے تصور یا ذکر، فکر، کشف، کرامت، اعتبار، دعوت یا ورد و وظائف سے کنکر، پتھر، ڈھیلے، دیوار یا تمام زمین کو سونا بنا دے تو بھی جان لو کہ وہ خام ہے اور معرفتِ الٰہی سے بالکل محروم ہے، اور اگر کوئی شخص نظر یا ذکر جہر سے دن رات تپ کی مانند جان اس طرح جلائے جیسے آگ سے لکڑی، دنیا، بال بچے اور مال کر بیزار ہو اور ہر وقت موت کے حالات پر نظر رکھے لیکن باطن میں مجلس محمدی اور اولیاء اللہ کی ملاقات اور نور توحید سے بے بہرہ ہو تو جان لو کہ وہ مرشد بھی ابھی خام ہے اور

اس کا طالب ادھورا اور ناتمام ہے۔ اگر کوئی شخص نظر سے طالب کو عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک کے تمام مقامات کی سیر کرا دے اور لوحِ محفوظ ہر وقت اُس کے مطالعہ میں رہے تو بھی جان لو کہ وہ مقام ناسوت میں ہے اور اس کا طالب معرفت اور توحید لامکان سے بے خبر ہے کیونکہ ناسوت مقام تقلید ہے۔ ؎

باہو تقلید را بگذار توحیدش طلب
تا شوی واصل خدا عرفانِ رب

ترجمہ:۔ باہو تقلید کو چھوڑ توحید کی طلب کر تاکہ تجھ کو خدا واصل اور رب کا عرفان حاصل ہو۔

خاتمہ بالخیر ہونا

اگر کوئی شخص چاہے کہ میں دنیا سے باایمان جاؤں اور میرا خاتمہ بالخیر ہو تو اسے چاہیئے کہ عامل علماء، کامل فقراء، مساکین اور درویشوں کو جمع کر کے نذر اللہ و نیاز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا پکائے اور خود غسل کر کے دوگانہ ادا کر کے اس کا ثواب آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رُوحِ مبارک کو بخشے۔ پھر کھانا کھلائے اور مجلس میں بیٹھ کر کہے اے مسلمانو! میں نئے سرے سے مسلمان ہوتا ہوں اور اعتقاد اور یقین کے ساتھ چھوٹے بڑے گناہوں سے تائب ہوتا ہوں۔ پھر استغفار پڑھے اور پھر توبہ کرے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

ان اللّٰہ یحب التوابین و یحب المتطہرین

"اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

ارشادِ نبوی ہے:۔

لکل شئ حیلۃ و حیلۃ الذنوب استغفر اللّٰہ

"ہر چیز کیلئے کوئی نہ کوئی حیلہ ہوا کرتا ہے گناہوں کیلئے حیلہ بخشش الٰہی طلب کرنا ہے۔"

اس کے بعد ان مسلمانوں میں ایک کھڑا ہو جائے اور دو اور کو اُٹھا کر شاہد بنائے اور کہے کہ اے مسلمانو! تم میری شہادت دینا کہ صاحب طعام توبہ کرتا ہے اور میری امانت میں ہے اس لیے میں اسے سپردِ الٰہی کرتا ہوں تاکہ جب یہ دنیا سے کوچ کر جائے تو بغیر حساب و کتاب اور بغیر عذاب تمام اہل اسلام کے ہمراہ بہشت میں جائے۔ پھر ان تمام میں سے ہر ایک ہزار دفعہ استغفار اور ہزار دفعہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

من قال لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ دخل الجنۃ بلا حساب و بلا عذاب۔ وعد اللّٰہ حق انہ لا یخلف المیعاد۔

"جس نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔ وہ بغیر حساب و کتاب بہشت میں داخل ہوا۔ اللہ کے وعدے سچے ہیں۔ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ وَزِيْنَتِ فَرْشِهٖ وَمَالِكِ مُلْكِهٖ وَقَاسِمِ رِزْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

متفرقات

تفکر کی حقیقت کا انکشاف

معرفت خداوندی کے ساتھ تفکر رکھنا اور ایسا تفکر اس لائق کہ جامہ کثیف نفسانی سے جو باہر ہو بلکہ جو جامہ روحانی میں داخل ہو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے :۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ایک گھڑی کا تفکر دو جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

کیونکہ تفکر نور ہے اور صاحب تفکر ہمہ وقت مشاہدہ الّا اللہ اور فنا فی اللہ میں مستغرق رہتا ہے۔

پس مرشد صاحب تفکر منتہی وہ ہے کہ جو طالب اللہ کو معرفتِ خداوندی کا مشاہدہ کرا سکے اور کئی سالوں سے اسے وصال میسر ہو وہ ایک گھڑی میں میسر ہو جائے۔

عالم و ذاکر کا بیان

اے سچے طالب! معلوم ہونا چاہیئے کہ اس علم سے عالم عامل نہیں ہوتا ہے اس پر عقبیٰ کا وبال ہے اور ذکر ہے کہ ذاکر جس مرتبۂ وحدانیت تک رسائی حاصل ذکر سکے وہ ذکر بدتر گناہ ہے۔ اور اس فکر سے کہ نفس فانی نہ ہو۔ وہ فکر لا حاصل بلکہ خام خیال ہے۔ اور اس دعوت سے کہ موکل آواز نہ دے اور گنج بے رنج میں نہ پہنچے اور حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی مجلس پاک

میں نہ لے جائے۔ اور جو جواب باصواب روحانی یعنی الہام ربانی نہ ہو۔ اس دعوت سے رجعت و جنون بلکہ بے حاصل کمال ہو۔ اور بلانے والا اس دعوت کے ساتھ صرف جاہل ہے۔

اے درویش! جس جسم میں کہ تاثیر اسم اللہ کرتا ہے وہ شخص کسی مصیبت میں نہیں پھنستا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہوتا ہے۔ اس کا دیکھنا دو حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو وہ نور اللہ سے یا مجلس محمد رسول اللہ سے۔ اس سبب سے کہ اہل تصور اسم اللہ کی وجہ سے مقام ناسوت سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ خود کو دائمی طور پر مقام لاہوت میں دیکھتا ہے۔ خواہ خود کو جانے یا نہ جانے۔ کیونکہ اصل میں اس کی اسم اللہ کے ساتھ وصل ہے۔ اس لیے کہ تصور اسم اللہ والے کو کیا قدرت حاصل ہے کہ اسم اللہ کو اپنی قید میں لا سکے۔ کیونکہ اسم اللہ مخلوق نہیں ہے یہی غیر ہے کہ تصور و عقل اور صاحب تصور مخلوق ہے۔ ازاں بعد سلوک کا بیان شروع ہو گا۔

سلوک کی اقسام

اے طالب صادق جاننا چاہیئے کہ سلوک دو اقسام میں منقسم ہے :۔

سلوک کی پہلی قسم :۔ یہ ہے کہ مرتبہ کے لیے تلاوتِ قرآن، ورد و وظائف، نوافل، نماز و روزہ ہے۔

سلوک کی دوسری قسم :۔ یہ ہے کہ سلوک کی انتہا کہ جو ایک دم میں حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس پاک میں پہنچا دے اور دریائے وحدت میں غرق کر دے۔ یہ سلک منتہی اسم اللہ کے تصور سے

ہے۔ کیونکہ کاملین کے سلوک کا سلک ذکر کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ اس سبب سے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ اور جسے یہ حاصل ہے ایسا غرق حضور اس کا ذکر مذکور کے نسیان سے ہو اس لیے کہ صاحب حضور کا ذکر دوسرا ہے اور یہ مراقبہ حضور دوسرا ہے۔ اور وصل حضور اور تصرف حضور دوسرا ہے۔ اور توجہ حضور اور وہم حضور اور خیال حضور اور مشاہدۂ حضور دوسرا ہے اور نور اللہ کا مشاہدہ دوسرا ہے۔ کیونکہ اہل حضور ہمہ وقت اور دائمی طور پر مقام لاہوت میں رہتا ہے۔

مقامِ ناسوت و لاہوت

اے طالب صادق! جاننا چاہیے کہ مقام ناسوت اور مقام لاہوت کی کیا شناخت ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ناسوت میں انسان اپنے نفس کی ہستی میں رہتا ہے۔ اور مست اپنے اختیار میں نہیں رہتا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ ناسوت کی مستی بالکل حرص و ہوا سے ہے۔ اور مقام لاہوت میں نفس جا کر نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ صوفیائے کرام کا کہنا ہے کہ نیست ہونا ہوشیاری کی دلیل ہے اور ہوشیار کو خود نما کہنا چاہیے۔

کیونکہ مغز معرفت خداوندی تقویٰ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔

انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا۔

پھر ارشاد ربانی ہے:۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا تحقیق اہل تقویٰ کو مراد ملتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ

اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کے ساتھ ہے۔

پس اے سچے طالب! جو کوئی بغیر تقویٰ کے فقیری اور درویشی کا دعویٰ کرے یعنی یہ کہے کہ میں عارف ہوں وہ کذاب ہے۔

تقویٰ کی حقیقت کا انکشاف

جاننا چاہیے کہ لفظ تقویٰ چار حروف میں منقسم ہے:۔

تقویٰ کا پہلا حرف:۔ ت ہے۔

تقویٰ کا دوسرا حرف:۔ ق ہے۔

تقویٰ کا تیسرا حرف:۔ و ہے۔

تقویٰ کا چوتھا حرف:۔ ی ہے۔

ان تمام حروف سے کیا مراد ہے۔ یعنی تقویٰ والے کو دو ت چاہئیں۔ ایک ت ترک کی اور دوسری ت توکل کی۔ دو ق چاہئیں۔ ایک ق قہر کا جو اپنے نفس پر۔ اور دوسرا ق قادر ہونے کا اپنے نفس پر۔ دو و چاہئیں۔ ایک واؤ واحد کا۔ دوسرا و وحدت کا۔ دو ی چاہئیں۔ ایک ی یگانہ بحق کی۔ اور دوسری ی یادِ حق کی۔

پس اے سچے طالب! معلوم ہونا چاہیے کہ تقویٰ مخفی عمل بے ریا، صالح عمل اور صالح کو کہتے ہیں۔ اور پوشیدہ عمل سے بندہ کو معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اور نجات اسم اللہ ذات یعنی تصورِ حق سے ہو کہ جو اسرار اصل اور تقویٰ ہے۔ کیونکہ راز باطن کا ریاضت باطل سے غارت ہو جاتا ہے۔ اور متقی وہ ہے کہ جس کو دائمی طور پر حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس پاک میسر ہو۔ چونکہ یہ مراتب

صرف تصورِ اسمِ ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسا متقی ظاہری ریاضت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا ہے اس لیے کہ کافر بھی بکثرت ریاضت کرتے ہیں تو ہمیں ان سے خلاف کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مومن عارف کو راہ وراز اسمِ اللہ سے کھلتی ہے۔ اسمِ اعظم اور تقویٰ حضور خواجۂ کونین سید الابرار، سید الکونین، سید العالمین، شفیع المذنبین انیس الغریبین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی مجلس پاک کی حضوری کے بغیر حاصل نہیں ہوتے۔ ؎

باہوا بہر از خدا تقویٰ نما
بے ریا تقویٰ برد جانب خدا

باہو خدا کے لیے تقویٰ کا اظہار کر حقیقتاً تقویٰ بغیر ریا کاری کے اللہ تک پہنچاتا ہے۔

پس اے درویش! جس نے کچھ حاصل کیا اسم اللہ سے حاصل کیا۔ چونکہ اسم اللہ سے چہار حروف کا انکشاف ہوتا ہے یعنی سب سے پہلا اسم، اسم اللہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ جب اسم اللہ سے الف ہٹا دیا تو للہ رہا۔ کیونکہ اس کا ذکر فیض اللہ سے ہے۔ اور جب للہ سے لام ہٹا دیا تو الہ رہا۔ کہ اس کا ذکر عطاء اللہ سے ہے۔ اور جب لہٗ سے لام کو ہٹایا تو ھُو رہا۔ پس ذکر ہُو عنایت اللہ سے ہے۔ پس عارف مرد کے لیے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کافی ہے۔ یعنی اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

اس کی شرح دوم یہ ہے کہ ذکر اللہ سے حضور اور ذکر اللہ سے سرور۔ اور ذکر لہٗ سے مقہور یعنی قہر کیا گیا اپنے نفس پر اور ذکر ھُوْ سے مغفور ہے۔ یہ تمام مراتب حضور

سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کی برکت سے ہیں۔ اور بکثرت خوبی اس شرح میں یہ ہے کہ ھُو اسم مصنف کتاب ہے اور یہی کلمۂ ذات ہے۔

تلقینِ باطن

اے سچے طالب! جاننا چاہیئے کہ اب میں استخارہ کے بارے میں گفتگو کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایک شخص نے نماز استخارہ کی نیت سے پڑھی اس لیے کہ میں کسی بزرگ سے بیعت کا خواستگار ہوں۔ اس بزرگ نے کہا میں نے اس کو خواب میں تلقین کیا۔ اور وہ ذکر کہ باطن میں تلقین تھا ظاہر ہوا۔ اور اس بزرگ صاحب استخارہ کا اعتقاد صحیح ہوا۔ اور وہ شخص اس بزرگ کے روبرو حاضر ہوا۔ پھر بزرگ نے کہا اے فلاں فلاں جگہ باطن میں میں نے تجھے تلقین کیا تھا۔ یہاں تیرے آنے کی کیا حاجت تھی۔ پس اے سچے طالب! اس طریقہ کے ساتھ طالب و مرشد دونوں ناقص ہیں۔

مرشدِ حقیقی اور غیر حقیقی کا انکشاف

حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا ذکر طالب کا پائیدار نہیں ہے۔ جب تک مرشد کامل اس طالب کو حضور سید عالمین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی مجلس پاک میں نہ لے جائے۔ اور اس کو بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تلقین نہ کرے۔ یا یہ کہ وہ شخص حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے حکم سے اس مقام باطن میں

دستِ بیعت نہ ہو۔ اور یہ سبب اس تلقین حضوری کے طالب کے وجود میں چار ذکر
مجرد لازوال جاری ہو جائیں۔ اور طالب اللہ کو نور اللہ کا مشاہدہ اور مقام فنا
فی اللہ کی سیر اور بقائے نفس کی لذت اور بقائے رُوح سے وصال نہ ہو جائے۔

پس اے سچے طالب! جو مرشد ایسی تعلیم و تلقین نہ کرے وہ ناقص ہے اس
کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ ایسے مرشد کے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیئے۔

پس اے مرشد طالب! یہ مرشد حقیقی نہیں ہیں جو ظاہری طور پر آدمی کی صورت
اور باطن میں شیطان کی سیرت ہیں۔ کہ جو دم کے روکنے کی تلقین کریں۔ چونکہ جان
ہر اک کے ساتھ ہے اور ہر ادم کے ساتھ ہے۔ تو لازم ہوا کہ جب حبس دم کیا جائے
گا تو روح کو تکلیف محسوس ہو گی۔ اس لیے ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک
جاندار عام اس سے کہ کوئی ہو۔ دم کے ساتھ سب خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اس سے
معلوم ہوا کہ خدا کی یاد سے کوئی دنیا میں خالی نہیں۔

کسی۔ نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

ہر گھاس جو زمین سے اگتی ہے وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کہتی ہے وہ ایک ہے جس کا
کوئی شریک نہیں۔

وجودِ انسانی کا انکشاف

اے سچے طالب! جاننا چاہیئے کہ انسان کے وجود میں ذکر کے مندرجہ ذیل
دو مقام ہیں:۔

ذکر کا پہلا مقام:۔ پہلا مقام سینہ میں کہ جو دل سے تعلق رکھتا ہے۔

ذکر کا دوسرا مقام:۔ دوسرا مقام سر میں ہے جس کا تعلق سر سے ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ذکر کا دل اور رُوح کے ساتھ تعلق رکھنا چاہیئے۔ چونکہ مردہ دل ذکر
الٰہی سے زندہ ہو جاتا ہے۔ اور جو دل تصور اسم اللہ کے ساتھ بیدار ہوتا ہے۔ زندگی میں
اس کی رُوح کو ذکر سے نسیان ہوتا ہے۔ وہ دائمی طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے نور
کے مشاہدہ میں رہتا ہے۔ ان مراتب کی تائید حسب ذیل آیہ کریمہ سے ہوتی ہے:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَنْ كَانَ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔ ؎

ہر کہ ایں جا ندید محروم است
در قیامت ز لذت دیدار

جس کسی نے اس جہان میں نہیں دیکھا وہ قیامت کے دن دیدار کی لذت سے محروم ہے۔

پس اے طالب! دل عارف مثل ہدف کے ہے۔ اور ذکر اس کی مثل تیر کے اور فکر
اس کی مثل کمان کے ہے۔ پس وہ دل جو مثل ہدف کے ہے۔ ہمیشہ ذکر کے تیروں
سے زخمی ہوتا رہتا ہے۔ اس سبب سے تمام وجود اس کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔
پس ایسا شخص دائمی طور پر روتا رہتا ہے۔ اگر فنائے نفس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو
اس کی آنکھ سے خون بہنے لگتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایسے ذاکر کے وجود میں شیطان
کا گزر نہیں ہوتا۔ اور وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے خاص بندوں میں شمار ہوتا ہے۔
کیونکہ ایسے ذکر سے شیطان ہمیشہ بھاگتا ہے۔ جیسا کہ کافر کلمہ سے بھاگتا ہے۔ پس

ایسے ذکرِ قلبی کے مغز و پوست میں صرف اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔

علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ ایسا ذکر زندہ جاوید ہو جاتا ہے جو مقام علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کے درجات کو طے کر کے حق کے ساتھ ہو۔ اور اس کے وجود میں باطل نہ رہے۔

پس اے طالب! ایسا ذکر نور نوادرات میں ہوتا ہے۔ کیونکہ عارف باللہ مقام نوادر میں اپنے نفس پر قادر رہتا ہے۔ اس وجہ سے کہ اس مقام میں دل کی حالت سنبھل جاتی ہے اور دل سلیم ہو جاتا ہے۔

پس صوفیائے کرام ایسے نفس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ اور نفس مطمئنہ والے کی زبان پر تسبیح اور دل میں تصدیق الٰہی ہوتی ہے۔ اور اس سے ماسوی اللہ کی ہوس جاتی رہتی ہے۔ اور حقیقت کا مقام یعنی رُوح کا مقام اس پر کھل جاتا ہے۔ اور قرب الی اللہ کا مرتبہ اس کو حاصل ہو جاتا ہے۔ چونکہ معرفت کا مقام سیر ہے۔ یعنی مشاہدۂ خداوندی ہے۔

پس اے سچے طالب! شریعت اور طریقت کے مابین ستر ہزار حجاب ظلماتی ہیں۔ اور ایسے ہی مابین حقیقت کے ستر ہزار حجاب قدرت ہیں۔ پس جو شخص کہ طالب الٰہی کو دو لاکھ ستر ہزار حجابِ ظلمانی سے سات یوم میں محض تصورِ اسم اللہ سے بے حجاب کر دے وہ مرشد ہے۔

اے سچے طالب! جاننا چاہیئے کہ مقامِ طریقت میں مقاماتِ ذکر، فکر

مکاشفہ، مراقبہ، محاسبہ، مقام طیر، مقام سیر اور مقام طلب ہیں۔ ان کی سیر طالب کو کرنا چاہیئے۔ اور مقام طریقت میں طالب کی پختگی اور فراخ حوصلگی درکار ہے۔ چونکہ طلب سے طاعت اور ذکر سے ذوق، فکر سے فیض و فرحت اور مراقبہ سے ملاقات دوست اور مصافحہ سے بیعت ہے۔

مکاشفہ و محاسبہ کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ یہ مقام باطن میں اولیائے کرام اور انبیائے عظام کے ہیں۔ اور مکاشفہ سے دل کی کدورت رفع ہوتی ہے اور باطن میں صفائی ہوتی ہے۔ اور محاسبہ سے وجود میں ذکر بے حساب ہوتا ہے۔ اگر ستر ہزار ذکر کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے تو پھر بھی وہ مرتبہ حقیقت تک رسائی حاصل نہ کر سکیں۔ اگر ستر ہزار مذکورہ بالا اشخاص کو اور جو کہ الہام حقیقی کا حق نہ رکھتے ہوں۔ ایک جگہ اکٹھا کیا جائے تو پھر انہیں مرتبہ معرفت تک رسائی حاصل نہ ہوگی۔ کہ جو مقام فنافی اللہ کو طے کئے ہوئے ہیں۔ اور اگر ستر ہزار عارفین عارف باللہ اور فنافی اللہ کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے تو وہ عارفین باللہ اور معشوق اللہ کے مراتب تک رسائی حاصل نہ کر سکیں۔ چونکہ مراتب بقا باللہ اور حی الدارین اور موحد کا استغراق حق دوام فی الوحدت اور فنافی النور ہے کہ جو لقائے حضور کے ساتھ ہیں۔ چونکہ یہ مراتب لامکان کے ہیں۔ انسان کے وہم و فہم میں نہیں آ سکتے۔ بلکہ جن اولیائے کرام کا ان مقامات علیا میں گذر ہے ان کا واسطہ ذات سے ہے۔ یہاں ذات اقدس سے مراد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات کریمہ ہے۔ پس اے طالب! وہ جگہ لاحد و لاتعد ہے۔ یعنی نہ کوئی حد ہے اور نہ کوئی شمار۔ پس جس نے اس جگہ رسائی حاصل کی

وہ فقیر ہے والا کور چشم ہے۔

عاشق و عارف کی کیفیات

اے طالب صادق! اب میں تجھے عاشق و عارف کی کیفیات سے آگاہ کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ عارف باللہ اور واصلین الی اللہ کے ابتداء ان کے وجود میں یہ سات جگہ آگ جلتی ہے۔ اور یہ آگ انہیں ایسا جلاتی ہے جس کہ خشک لکڑی کو جلاتی ہے۔

سات قسم کی آگ حسب ذیل ہے:

پہلی قسم کی آگ :۔ ذکر کی آگ ہے۔
دوسری قسم کی آگ :۔ فکر کی آگ ہے۔
تیسری قسم کی آگ :۔ شوق کی آگ ہے۔
چوتھی قسم کی آگ :۔ مراقبہ کی آگ ہے۔
پانچویں قسم کی آگ :۔ مکاشفہ کی آگ ہے۔
چھٹی قسم کی آگ :۔ محاسبہ کی آگ ہے۔
ساتویں قسم کی آگ :۔ حضور کی آگ ہے۔

یہ آگ مندرجہ ذیل دو آتش سے مل کر جلتی ہے:

۱۔ بھوکا رہنے کی آگ۔
۲۔ پیاسا رہنے کی آگ۔

اے طالب صادق! اگر عاشق مولیٰ کی محبت آگ سے آہ کھینچے یا قہر کی نگاہ سے

کسی طرف دیکھے تو مشرق سے مغرب تک آن واحد میں جل جائے۔ اور ہر ایک چیز ہست سے نیست ہو جائے۔ پس اے طالب مولیٰ! اگر تو تمام دنیا کے زاہدین کو اکٹھا کرے اور کسی عارف کی ان پر نگاہ پڑ جائے تو پہاڑ تک جل جائیں۔ جاننا چاہیئے کہ ان اہل زہد کو کونسی قدرت حاصل ہے کہ اس عاشق کے روبرو دم مار سکیں۔ اس لیے عارف باللہ صاحب تصوف ہوتا ہے اور علم تصوف ہر علم پر غالب ہے۔

تصوّف کیا ہے؟

اے طالب صادق! جاننا چاہیئے کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے۔ تصوف کا معنیٰ مطلق توحید جاننے کو کہتے ہیں۔ اور دوسرے تصوف قلب کی صفائی ہے۔ اور علم تصوف چار سلک پر مسلک ہے۔ کہ جس مقام میں چار گواہ اور چار راستے ہیں۔ وہ چار گواہ مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا گواہ :۔ سلک سلوک تصوف میں خاص الخاص ہے جس کا تعلق شریعت سے ہے۔
دوسرا گواہ :۔ سلک سلوک تصوف میں بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔ اس کا مقام مقام طریقت سے ہے۔
تیسرا گواہ :۔ سلک سلوک تصوف میں حقائق نکات سے ہے جس کا تعلق مقام حقیقت سے ہے۔
چوتھا گواہ :۔ سلک تصوف میں توحید سے ہے جس کا تعلق مقام معرفت سے ہے۔

چونکہ علم تصوف علم توحید سے ہے۔ علم توحید کا تعلق علم فقہ سے ہے اور علم فقہ کا

تعلق علم حیا کے ساتھ ہے اور علم حیا کا تعلق محبت مولا اور درد محبت کے ساتھ ہے۔
اس سے معلوم ہوا کہ علم تصوف ہر علم پر اولیٰ ہے۔ اس لیے کہ علم تصوف توحید بالایمان ہے۔
پس اے سچے طالب! جو کوئی علم تصوف کا مطالعہ نہیں کرتا وہ شیطان سے بھی برا ہے بلکہ خواہشات کا بندہ ہے اور ہرگز اس کا یقین اللہ تبارک و تعالیٰ پر نہیں ہے۔ چونکہ علم تصوف کے علم سے اطمینان رحمانی ہے اور بے علمی سے سراسر کارِ شیطانی ہے۔
نعوذ باللہ منہا۔

حروفِ تصوف کا انکشاف

اے سچے طالب! جاننا چاہیئے کہ سلک سلوک معرفت خداوندی کی راہ ہے۔
پس جو کوئی طالب مولیٰ تصوف کا علم نہیں رکھتا وہ سراسر گمراہ ہے۔ تصوف کا لفظ چار حروف میں منقسم ہے:۔

تصوف کا پہلا حرف:۔ ت ہے۔
تصوف کا دوسرا حرف:۔ ص ہے۔
تصوف کا تیسرا حرف:۔ و ہے۔
تصوف کا چوتھا حرف:۔ ف ہے۔

ت سے یہ مراد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں خود کو تصرف کرے۔
ص سے مراد سیدھا راستہ ہے۔ یعنی جادہ حق پر چلنا۔
و سے مراد وعدہ خلاف سے اجتناب کرنا ہے۔
ف سے مراد فتح الغیب اور فنافی النفس ہے۔

پس جو شخص ان حروف کا علم نہیں رکھتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ ہرگز تصوف سے واقف نہیں ہے۔
تصوف کے دیگر معنی یہ ہیں کہ تصوف اسم اللہ سے ہے یعنی علم الف سے اور الف سے مراد آیہ کریمہ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کلھا ہے۔ یعنی ہم نے حضرت آدم علیہ السّلام کو کل اسماء سکھا دیئے۔ صوفیائے کرام کا قول ہے کہ یہاں کل اسم سے مراد کل علم اور کل عقل اور کل درجات ہیں کہ جو قال سے حال کی طرف لے جائیں۔ کہ جن کے ظاہر و باطن مراتب مولیٰ کے ساتھ ہیں۔
ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔
سچ اور عدل کی رو سے تیرے رب کا کلمہ تمام ہوا۔ اور اس کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔
پس اے طالب! عارف باللہ معرفت مع اللہ ایسا چاہیئے جیسا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال مسلسل اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام رہا اور مخلوق کو یہ علم تھا کہ ہمارے ساتھ ہم کلام ہے۔ عارف کا قال اور ہے اور عارف کا حال بھی اور ہے۔ جیسا کہ حضرت خضر علیہ السّلام نے ایک کشتی کو توڑ دیا، ایک نوجوان کو ہلاک کر دیا۔ اور حضرت خضر علیہ السّلام کا واقعہ سورۃ کہف میں ہے یتیم بچوں کی دیوار گرا دی۔ پس حضرت خضر علیہ السّلام کا کام راہ پر تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی نگاہ خطا پر تھی۔ پس اسی طرح ہر عارف ہر حال اور ہر مقام کا عالم ہوتا ہے

اور ماضی، حال اور استقبال کے احوال پر نگاہ ہوتی ہے۔ صوفیائے کرام کا
قول ہے کہ اسی لیے ہر ایک عبادت سے عارف باللہ کی نظر بہتر ہے۔ ؎

از نگاہ نیم روشن آہِ من
درمیانِ کفر و ایماں راہِ من

ترجمہ: میری آہ وزاری آدھ کھلی نگاہ سے ہے ایمان وکفر کے درمیان میرا راستہ ہے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔

فقیر کی حقیقی کیفیت

اے سچے طالب! افسوس صد افسوس کہ ساری عمر بے خبری میں بیت گئی اور
توحید کا علم نہ ہوا۔ چونکہ فقراء کو کسی وقت میں سکون حاصل نہیں ہوتا اس لیے دائمی طور
پر سیر و سفر میں رہتے ہیں۔ اگر ہزار کوئی ان کی غمخواری و دلداری کرے اور انہیں
نذرانہ پیش کرے۔ یہ جس جگہ رہیں مسافروں کی طرح رہیں۔ اور ہر ایک حال میں
پریشان حال رہیں۔ ان کی حکمت اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالتَّوَحُّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ یعنی
اللہ کے لیے اُنس رکھتے ہیں اور غیر اللہ کے لیے توحش کرتے ہیں:۔ سے ہوتی ہے
اور اُن کی نگاہ دائمی طور پر فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ یعنی اللہ کی طرف بھاگو' پر ہوتی ہے۔
پس ایسے لوگ دائماً مخلوق سے بیزار رہتے ہیں۔ چونکہ ان کا شوقِ محبت اور
معرفتِ خداوندی ان پر دائمی طور پر غالب رہتی ہے۔ اور ان کا مکان لامکان

سے ہوتا ہے اور ان کی جان جانِ جاناں کی طرح لگی رہتی ہے۔ گو جسم ان کا اس عالم
اسباب سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ لوگ پریشان حال رہتے ہیں۔ اور بعض صوفیاً
کا قول ہے کہ دو گروہ کے آدمی کسی کے حکم میں نہیں ہوتے:۔

پہلا گروہ:۔ ظل اللہ یعنی وقت کے بادشاہ۔

دوسرا گروہ:۔ اولیاء اللہ۔ جو رب تعالیٰ کے رازوں کا علم رکھتے ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

نفس را رسوا کند بہر از گدا
ہر درے قدمے رود بہر از خدا

راہِ مولیٰ کا گدا اگر اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے کہ ہر دروازے
پر جا کر خدا کے لیے سوال کرتا ہے۔

اور بعض صوفیائے کرام کا قول ہے کہ ہر محلّہ اور ہر ایک شہر فقیروں کی برکت سے قائم
ہیں، بلکہ فقراء کا پھرنا اور سیر کرنا حکمت سے خالی نہیں۔

ارشادِ گرامی ہے:۔

فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ

دانا کا فعل دانائی سے خالی نہیں ہوتا۔

ایسا ہی فقیر کا قدم، فقیر کی توجہ، فقیر کا وہم، فقیر کا قہر، فقیر کا التفات اور فقیر کا فیض
کسی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کی اصل اسم اللہ کے وصل پر ہے۔

مثنوی

از علم عالم نہ شد واصل حضور
از علم عالم نہ شد کشف القبور

عالم کو علم سے وصل و حضوری حاصل نہیں ہوتی۔ عالم کو علم سے کشفِ قبور حاصل نہیں ہوتا۔

تو علم مغرور از حق دور تر
از علم عالم نہ شد صاحب نظر

علم پر غرور کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ دور ہے۔ عالم علم سے صاحب نظر اور روشن ضمیر نہیں ہو جاتا۔

در مطالعہ علم باشنی صبح شام
کس نیابد معرفت از علم تام

تو صبح و شام علم کے مطالعہ میں مشغول ہے کسی نے علم سے مکمل معرفت نہیں پائی ہے۔

طلب مرشد راز کن باطن صفا
تا ترا حاضر کند با مصطفیٰ

باطن دل کو صاف کر کے پیر کامل سے راز کا طالب ہوتا کہ وہ تجھ کو دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کر دے۔

سربسر علمے بود از قیل و قال
نہ بود لب بستہ خاموشی وصال

علم مکمل طور پر قیل و قال ہے کہ منہ زبان کسی وقت بند نہ ہو اور خاموشی سے وصال ملتا ہے۔

علم نافع اور علم غیر نافع

اے طالب! جاننا چاہیئے کہ جو علم تقویٰ کے ساتھ ہے وہ بہتر ہے اور عقبیٰ کا توشہ ہے۔ اور جو علم زر کے حصول کے لیے ہے اور دنیا کی جس میں طلب ہے پس وہ ناجائز ہے۔ ع

اے عالم ناداں کہ تو در علم غروری
نزدیک تو معبود نہ، بلکہ تو دوری

اے نادان و غافل عالم تو علم پر غرور کرتا ہے تیرے قریب معبود نہیں ہے بلکہ تو خود دور ہے۔

کشاف ہدایہ اگر امروز تو خوانی
تا خدمت خاصاں نکنی ہیچ ندانی

تفسیر کشاف اور ہدایہ کو تو اگر روزانہ پڑھے کچھ حاصل نہ ہو گا جب اللہ کے خاص بندوں ولیوں کی خدمت نہیں کرے گا کچھ نہیں جانے گا۔

پس اے طالب! علم وہ ہے کہ ظاہر حضوری اس کی باطن میں معرفت خداوندی کی طرف لے جا رہی ہے۔ اور قرب وصال الی اللہ اس کو میسر آئے۔ چونکہ جو شخص اولیاء اللہ کی خدمت کرتا ہے وہ مخدوم ہو جاتا ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محروم شد

جو شخص خدمت کرتا ہے مخدوم ہوجاتا ہے۔ اور جو اولیاء اللہ کا منکر ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے۔

مثنوی

وقت را ضائع مکن اے جانِ من
اسم اللہ را بگو باھر سخن

اے میرے محبوب دوست وقت کو برباد مت کر۔ اللہ کا نام ہر بات وہر کام میں لے۔

ہر کہ غفلت می کند اسم اللہ
ہیچ زیں ہرگز نہ باشد سر گناہ

جو اللہ کے نام کے ذکر سے غفلت کرتا ہے اسے کچھ فائدہ نہیں بلکہ سرپر گناہ ہوگا۔

عارفاں را اسم اللہ شد نصیب
نفس شیطاں در نگنجد باحبیب

عارفوں کے مقدر میں اللہ کا ذکر کرنا لکھا ہے نفس اور شیطان حبیب یعنی اللہ کے ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔

باھُوا با اسم اللہ دل بکوش
اسم اللہ را چہ داند خود فروش

باہو اللہ کے نام کے ذکر کی دل سے کوشش کر۔ اپنے آپ کو بیچ لنے والا اللہ کے نام کی عظمت کو کیا جانے گا۔

اور اے سچے طالب! حضور نبی کریم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد ہے :۔

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

قوم کا سردار فقیروں کا خادم ہوتا ہے۔

وجودِ آدمیت کے راز کا انکشاف

اے طالب! جاننا چاہیئے کہ وجود آدمیت میں چار دوست ہیں۔ اور ان کی دوستی کی سب کو ضرورت ہے۔ اور انہی چار دوستوں سے چار دشمن پیدا ہوتے ہیں:۔

پہلی دوستی :۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی دوستی۔

دوسری دوستی :۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوستی۔

تیسری دوستی :۔ قرآن مجید کی دوستی۔

چوتھی دوستی :۔ فقراء کی دوستی۔

جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی دوستی کا مدعی ہو وہ ذکر الٰہی کے ساتھ مستغرق رہے اور فکر میں تمام ہوجائے۔ حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ بھی دوستی نہ رکھے۔ جو کچھ خدا کے ساتھ ہو۔

اور اے طالب! جو شخص حضور خواجہ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوستی کا مدعی ہو۔ اور آپ کی آل اطہار اور آپ کے صحابہ کرام اور علمائے شریعت کے ساتھ دوستی نہ رکھے وہ اپنے دعویٰ میں کذاب ہے۔

اور جو شخص قرآن مجید کے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرے اور اس کے عمل کو

صحیح نہ رکھے وہ گمراہ ہے۔

اور جو شخص فقراء کی دوستی کا دعویٰ کرے اور فقر و فاقہ کو دوست نہ رکھے اور معرفت خداوندی کی طرف توجہ نہ کرے اُس کی دوستی کذب ہے بلکہ وہ سب سے بڑا کذاب ہے۔

اب یوں سمجھنا چاہیئے کہ خدا کی دوستی سے ابلیس کی دشمنی ہے۔ اور حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصّلوٰۃ والسّلام کی دوستی سے بدعت کی دشمنی ہے۔ اور فقراء کی دوستی سے اہلِ دنیا کی دشمنی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی۔

جس نے شرارت کی اور دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

مثنوی

علمِ دیں مفروش دامے دام گیر
طالبِ دنیا کجا باشد فقیر

دین کے علم کو فروخت مت کر اس کی قیمت ہمیشہ رہنے والے سے لے۔ دنیا کا طلبگار فقیر کب ہو سکتا ہے۔

علم را قدرے ندارد از طلب
علم عالم چیست دانی بہر رب

طالب علم کی قدر نہیں جانتا۔ عالم جہان کے علم کو جانتا ہے وہ خدا کا علم ہے۔

علماء اور فقراء میں امتیاز

اے طالب! جاننا چاہیئے کہ علماء اور فقراء میں کیا امتیاز ہے۔ علماء صاحب ادب، صاحب شرع اور انبیائے کرام علیہم السّلام کے وارث ہیں۔ اور فقراء تارک الدنیا، فارغ العقبیٰ، صاحب ذکر و فکر اور خلق اور فدائے حضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اور غرق دریائے وحدت و معرفت کے ہوتے ہیں۔ اور علماء شب و روز مطالعہ علم کی تکرار میں قیل و قال رکھتے ہیں۔ اور فقیر خدا کے ساتھ ساتھ اپنا حال بے حال رکھتے ہیں۔ پس عالم مبتدی کا علم ذکر میں اور فقیر منتہی کا حضوری میں۔ پس معلوم ہوا کہ شروع میں ذکر حضوری کے لیے ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ علمائے کرام اعلیٰ درجات کے مالک ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ جل مجدہ الکریم ہے:۔

وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔

اور وہ لوگ ہیں جن کو علم اور درجات عطا فرمائے گئے۔

اور ان کے مراتب اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند ہیں۔

اب رہے فقرائے کرام کے درجے وہ قربِ خداوندی کے ساتھ ہیں۔ ارشاد رب العالمین جل مجدہ الکریم ہے:۔

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ

یاد کر اپنے رب کو جب کہ بھول جائے۔

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ غریق وحدت ہیں۔ پس اے سچے طالب! معلوم ہونا چاہیئے کہ درجات ذات کے لیے ہیں۔ اور خاص ذات اولیاء اللہ کے نصیب میں ہے۔ پس جو طالب مولیٰ معرفتِ خداوندی کی طلب کرے وہ شخص شیخ الشائخ اور عالم و فاضل و متقی و محقق و محرم اسرار ہے۔ اور جو مولیٰ کو طلب نہ کرے وہ حرص و حسد و حقد و عجب میں مبتلا ہے۔ اس کو کسی کا فیض صحبت نفع نہیں دے سکتا۔ خواہ کیسا ہی فقیر مست اور عالم ہوشیار ہو۔ کبھی بھی فیض حاصل نہیں کر سکتا۔

دُنیا اور اہلِ دُنیا کا انکشاف

اے سچے طالب! دُنیا دار مثل مستسقی کے حد سے زیادہ پیاسے ہیں۔ چونکہ دنیا دریا کی مانند ہے کہ اس کا پانی زہر آلود ہے۔ جو کوئی پیاسا اس پانی میں غوطہ زن ہوگا اور وہ زہر آلود پانی پیئے گا۔ اور زیادہ تر تشنہ لب ہوگا۔ اور یہ تشنگی اس کو مثل جانکنی کی تلخی سے زیادہ ہوگی۔ باوجودیکہ دنیا کی تشنگی سے زیادہ سخت ہوگی۔ اس لیے فقیر لوگ دنیا کے زہر آلود دریا کے کنارے پر تشنہ لب رہتے ہیں۔ اور دنیا والوں کو روکتے ہیں کہ اس زہر آلود دریا کا پانی نہ پیا جائے جس سے کہ موت آجائے۔ پس جس کو ان کی نصیحت کارگر نہیں ہوتی تو یہ مرضئ مولیٰ پر اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ پس اے سچے طالب۔ فقیر کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے سیراب ہوتا ہے۔ اور ان کو آبرو اور سرخروئی دونوں جہان کی نصیب ہوتی ہے۔

طلب کن اللہ با مطلب شوی
بے طلب اللہ بے مطلب روی

اللہ کو چاہ کہ تو چاہنے والے کے ساتھ ہوگا۔ اللہ کی طلب کے بغیر تو بے مراد جائے گا۔

دوستی کی قسمیں

اے سچے طالب! دوستی تین اقسام میں منقسم ہے:۔

پہلی قسم :۔ جسمی دوستی ہے۔

دوسری قسم :۔ قلبی دوستی ہے۔

تیسری قسم :۔ روحی دوستی ہے۔

اب یوں سمجھنا چاہیئے کہ جسمی دوستی کا تعلق زبان سے ہے جس طرح کہ حضور سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علمائے کرام کی دوستی کہ جس میں قال ہی قال ہو بلکہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی دوستی حضرت زلیخا کے ساتھ تھی۔

قلبی دوستی کا تعلق مقام دل سے ہے جس طرح کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی دوستی فقر اور فاقہ کے ساتھ تھی۔ اور آپ اس کو عزیز رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فقراء کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ بلکہ بعض صحابہ کرام کا قول ہے کہ اللہ کے محبوب کہ ان فقراء کی اللہ تعالیٰ بھی عزت کرتا ہے۔ پھر میں انھیں کیسے عزیز نہ رکھوں۔

تیسری دوستی روحی ہے جس کا تعلق رُوح سے ہے۔ یعنی جس طرح

مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ ۔

تو پاک ہے تیری معرفت جیسی کہ چاہیئے ۔

ہم نے حاصل نہ کی جو معرفت کا مقام بے پایاں اور بے انتہا ہے۔ جس کا عالم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے۔

دیدہ باید لائق دیدار او

این نہ دیدہ طالب مردار جو

آنکھ اس کے دیدار کے لائق ہونی چاہیئے وہ آنکھ نہیں جو مردار کو طلب کرنے والی ہو۔

پھر ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ ۔

تو پاک ہے کہ ہم نے تیری عبادت نہیں کی جیسی کہ عبادت کرنی چاہیئے تھی۔

تو نمی دانی نہ تو نزدیک تر

درمیاں خود پردہ اے بے بصر

تو نہیں جانتا کہ وہ تجھ سے بہت زیادہ قریب ہے تو خود درمیان میں پردہ ہے اے اندھے۔

پردہ را بردار دل بیدار باش

راہ عارفاں این بود ہوشیار باش

پردہ کو اٹھا دے دل کو بیدار رکھ ذکر قلبی جاری کر۔ عارفوں کا یہ راستہ ہے ہوشیار رہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ

اپنے رب کی پاکی بیان کر جو سب سے اعلیٰ ہے جس نے پیدا کیا اور پھر ٹھیک کیا۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

اور اپنے رب کے نام کو صبح شام یاد کر۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کر جو بہت بڑا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:

مَنْ عَرَفَ رَبَّكَ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهُ

جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا پس اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

علماء کی قسمیں

اے طالب! جاننا چاہیئے کہ علماء چار اقسام میں منقسم ہیں:

پہلی قسم: علمائے عامل ہے۔

دوسری قسم: علمائے حامل ہے۔

تیسری قسم: علمائے شامل ہے۔

چوتھی قسم :۔ علمائے کامل ہے۔

اب ان چار اقسام کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے :۔

علمائے عامل :۔ علمائے عامل وہ ہیں جو علم پر عامل ہیں۔ اور علم کے خلاف کچھ نہیں کرتے ہیں۔

علمائے حامل :۔ علمائے حامل وہ ہیں کہ جو علم کا بوجھ مثل گدھے کے اوپر اٹھاتے ہیں اور علم کے خلاف کرتے ہیں۔ اور طالب مولیٰ کی محبت نہیں کرتے ہیں۔

علمائے شاغل :۔ علمائے شاغل وہ ہیں جو رات دن علم کے مطالعہ میں اپنے سنہری اوقات صرف کرتے ہیں۔

علمائے کامل :۔ علمائے کامل وہ ہیں جو جانوروں اور وحوش کی زبان کے عالم ہیں۔

پس مرشد کے لیے ضروری ہے کہ ان چار قسموں کے علماء کو پہلے ہی یوم اسم اللہ کی تلقین کرے تاکہ کشود باطن ہو سہ

رفت عمرش در مطالعہ روز و شب
از مطالعہ کس نشد عارف برب

دن رات کتابوں کے مطالعہ میں اس کی عمر گزر گئی صرف مطالعہ سے کوئی آدمی عارف باللہ نہیں ہوا۔

پس اے طالب! جاننا چاہیئے کہ بغیر مرشد صاحب راز کے ریاضت تقویٰ، نوافل، روزہ، نماز وغیرہ بلکہ جلوت و خلوت اس کی بالکل حرص و

ہوا سے ہے اس لیے کہ اس کی تمام عبادت بے بنیاد ہے۔ جتنی کہ اس کا دل سورج کی طرح اسم اللہ سے مرشد کی توجہ سے برحق کے روشن اور منور نہ ہو جائے۔

پس اے سچے طالب! جب تک اسم اللہ سے دل میں روشنی نہیں ہوتی اس وقت تک اس کا نفس اس کے تابع نہیں ہوتا کیونکہ شغل اللہ دونوں جہان میں بہتر ہے۔ اور جو اس کا علم نہیں رکھتا وہ دنیا و آخرت میں بہت ہی بُرے ہیں۔ پس جو لوگ درم و دینار کی آرزو رکھتے ہیں۔ ان کا تعلق باللہ نہیں ہو سکتا۔

تخلیق کی اہمیّت

اے سچے طالب! جاننا چاہیئے کہ جو فقیر کو خیرات کے طور پر کچھ دے اگر فقیر اس کو مخلوق کی جانب سے جانے تو نقصان ہے اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے جانے تو معرفت کی دلیل ہے۔ پھر اللہ ربّ العزۃ تبارک و تعالیٰ کا حکم ہے۔

اللہ رب العالمین جلّ مجدہ الکریم نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا :۔

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ

اور سائل کو مت جھڑک کر نرمی سے جواب دو۔

اے طالب! جو فقراء کہتے ہیں کہ ہم نے دنیا چھوڑ دی ہے مگر پروانہ کی طرح چراغ اس کے گرد پھرتے ہیں۔ اور دنیا کے تعلق کے بارے میں قول ہے کہ ہم نے علائق کو تیغ ہمت سے کاٹا ہے۔ ایسے لوگ طمع و لالچ میں پھنسے ہوئے ہیں۔

پس اے طالب! جاننا چاہیئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم نے

اہل ایمان عارفین، انبیائے کرام، اولیائے عظام بلکہ جمیع اہل اسلام کی رُوح کو صرف اپنی عبادت کے لیے تخلیق فرمایا ہے نہ کہ مال و متاع کے اکٹھا کرنے کے لیے جو لوگ دنیا کے لالچ میں پھنسے ہوئے ہیں وہ دنیا و عقبیٰ کا علم نہیں رکھتے۔

فقیر کی شناخت

اے طالب صادق! فقیر کی شناخت بتاتا ہوں جس سے تم کو علم ہو جائے گا کہ حقیقی فقیر کی شناخت کیا ہے۔ حقیقی فقیر تین سبب سے شناخت کیا جاتا ہے:

پہلا سبب:۔ پہلا سبب یہ ہے کہ باادب ہوں یعنی شریعت مطہرہ کے خلاف اُن سے کوئی اَمر سرزد نہ ہو۔

دُوسرا سبب:۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ وہ باحیا ہوں کہ اپنی عبادت کو بھی مخفی رکھتے ہوں۔

تیسرا سبب:۔ تیسرا سبب یہ ہے کہ ان کا دل محبت خداوندی سے پُر ہو۔ کسی غیر کی محبت ان کے دل میں نہ ہو۔ اگر پند و نصیحت پر گفتگو کرتا ہو بلکہ جو بات منہ سے نکالے وہ مغز معرفت سے نکلے اور ان کا قلب روز روشن کی طرح منور ہو۔

مقامِ فقر

اے طالب صادق! جاننا چاہیئے کہ فقر چار مقامات میں منقسم ہے:۔

پہلا مقام:۔ ان کا مقام اوّل قلب ہے جس کو وہ دائمی طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ

کے ساتھ لگائے رکھتے ہیں۔

دوسرا مقام:۔ دوسرا مقام ان کا سکوت ہے کہ ہر ایک کے روبرو وہ زبان اپنی نہیں کھولتے بلکہ جو ان پر وارد ہوتا ہے وہ حق کے ساتھ ضبط کرتے ہیں۔

تیسرا مقام:۔ تیسرا مقام ان کا مسجد ہے جہاں شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔

چوتھا مقام:۔ چوتھا مقام ان کا قبر ہے جہاں وہ آسودہ حال ہوتے ہیں۔

بعض صوفیاء کا قول ہے کہ مقام قبر قیامت کی حقیقت کا دریافت کرنے کو کہتے ہیں۔ اور اے طالب حقیقی! جو فقیر بہت کھاتے ہیں، بہت سوتے ہیں وہ مردہ دل ہیں اور معرفت خداوندی کا علم نہیں رکھتے۔ اور جو اہل فقر ہیں وہ اس حالت میں ہیں سے

دیدہ ام دیدار حق صد بار ہا
نفس و شیطاں در گنجد خار ہا

میں نے ہزاروں بار دیدار حق کیا ہے۔ نفس و شیطان کو وہاں کوئی گنجائش نہیں۔

گر کنم حق شرح وصلش را تمام
خواب واصل را عبادت ہر دوام

اگر میں اللہ کے وصل کی تفصیل کو مکمل بیان کر دوں تو واصل کی نیند بھی ہمیشہ عبادت ہی ہوتی ہے۔

مراقبہ کی حقیقت کا انکشاف

اے حقیقی طالب! جاننا چاہیئے کہ دونوں آنکھوں کا بند کرنا مراقبہ

کھلاتا ہے۔ ذکر و فکر کے غلبہ سے۔ پس مراقبہ بجلی سے بھی زیادہ تیز ہو۔ اور صاحب مراقبہ ہوش سے بیہوش ہو۔ دونوں چشمان بند کرنے کے ساتھ اسم اللہ کے تصور کی برکت سے حتیٰ کہ دل کی آنکھ سے دونوں عالم کا مشاہدہ کرے۔ اور روح کی حقیقت کو پہچانے اور اس سے مصافحہ کرے بلکہ اپنے سوال کا جواب صواب کے ساتھ پائے۔ اُس وقت مراقبہ سے باہر آئے۔

پس ایسے مراقبہ کو مراقبہ ذکر و فکر کہتے ہیں۔ اس لیے کہ ذکر اللہ نفس کا قاتل ہے۔ اور ایسے مراقبہ کی اصل تصور اسم اللہ سے ہے۔ اور جو مراقبہ ظاہر و باطن شریعت کے مطابق نہ ہو پس ایسے مراقبہ کو خواب خیال کہتے ہیں۔ یعنی ابھی تک اس کا دل دنیا کی محبت میں سیاہ ہے۔ اور جہالت سے تباہ ہے۔ پس ایسا درویش جو کوئی بات کہے وہ جھوٹی ہے۔

مُراقبہ حضوری

اے سچے طالب! جو لوگ اسم اللہ کے تصور سے ذات کا مراقبہ کرتے ہیں ان کا مشاہدہ شاہد حقیقی کے ساتھ ہے۔ ان کی حضوری حضور پُر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔

پس جو کوئی صاحب مراقبہ نور حقیقی کے مشاہدہ اور حضور نبی غیب دان خواجہ کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی حضوری سے محروم ہے۔ بے یقین و بے دین ہے۔ کیونکہ اس کے قلب پر شیطان کی حکومت ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔

پس اے طالب! جو علم عین العلوم سے ظاہر ہو وہ علم خاص ہے جو قیل و قال سے ہو وہ ناقص ہے۔ اور دوسرا مقام قلب کا پہچاننا تمام جہانوں کے رب کی معرفت ہے کہ جو خاموش احوال سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ابتدائی مقال جس کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے ہے۔ یعنی جب ہم نے دعویٰ کیا کہ تیرے سوا کوئی دوسری دلیل نہیں۔ پس یہ دعویٰ ہوا کہ ہم نہیں ڈرتے مگر اس سے اور ہم اُمید نہیں رکھتے اس پر۔ پھر جب ہم کسی دوسرے سے ڈریں اور کسی سے اُمید رکھیں تو ہمارا دعویٰ دلیل سے نہیں ہوگا بلکہ ہمارا دعویٰ کذب ہوگا۔ اور ایسا دعویٰ کفر و انکار کی حد تک پہنچے گا۔

کافر کون؟

اے سچے طالب! اسی طور سے اگر خلقت ہمیں دیکھتی ہے تو اس کے سامنے ہم کوئی بُرائی نہیں کرتے اور اللہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ ہمیں دیکھتا ہے۔ ہم اس کے روبرو ہر روز لاکھوں بُرائیاں کرتے ہیں۔ پس اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہم خلقت سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ پس جو خلقت سے ڈرا اور خداوند تعالیٰ سے نہ ڈرا وہ کافر ہے۔

ترکِ دنیا کا راز

افسوس! اگر کوئی کافر طبیب سے ہماری بیماری دیکھ کر ہم کو کسی شے کے کھانے سے روک دیتا ہے تو ہم اُس چیز کے کھانے سے رُک جاتے ہیں۔ مگر وہ شے جس

منع کرنے کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے اور سب کا یہی ارشاد تھا:

حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ وَتَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ۔

دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے اور دنیا کا ترک ہر عبادت کی جڑ ہے۔

اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

طلبِ مولیٰ اور طلبِ دنیا کا انکشاف

اے سچے طالب! جاننا چاہیئے کہ فقر کا طلب کرنا اللہ تعالیٰ کا طلب کرنا ہے۔ اور فقر کی طلب حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی طلب ہے۔ اور فقر کی طلب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طلب ہے۔ اور فقر کی طلب اولیائے کرام کی طلب ہے۔ اور علم و عمل کی طلب تقویٰ کی طلب ہے۔ اور فقر کی طلب عرفان کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب شیطان کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب فرعون کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب قارون کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب نمرود کی طلب ہے۔ اور دنیا کی طلب شداد کی طلب ہے۔ اور بعض کے نزدیک دنیا کی طلب سراسر کفر ہے۔ اور فقر کا طلب کرنا اسلام کا طلب کرنا ہے۔ اور فکر کا طلب کرنا معرفت خداوندی اور ذکر و فکر سے آشنائی حاصل کرنا ہے۔

اے سچے طالب فقراء مختلف اقسام میں منقسم ہیں:

۱۔ بعض فقیر دانا اور ہوشیار ہوتے ہیں۔
۲۔ بعض فقیر جاہل و نادار ہوتے ہیں۔
۳۔ بعض فقیر دیوانہ و مجنون ہوتے ہیں۔
۴۔ بعض فقیر افسانہ گو ہوتے ہیں۔
۵۔ بعض فقیر صاحبِ شوق ہوتے ہیں۔
۶۔ بعض فقیر صاحبِ عرفان ہوتے ہیں۔

خود پسند آں عالم است مغرور تر
عالم آں باشد بود برحق نظر

ترجمہ:۔ جو عالم خود پسند اور بہت زیادہ مغرور و متکبر ہے وہ عالم نہیں ہے حقیقتاً عالم تو وہ ہے جس کی حق پر نظر ہو۔

بہ مطالعہ علم بہر از معرفت
بے معرفت عالم بود شیطاں صفت

ترجمہ:۔ علم کا مطالعہ رکھتا ہو اور معرفت سے بہرہ ور ہو کیونکہ بغیر معرفت کے عالم شیطانی صفات رکھتا ہے۔

طلب کن وصلت وسیلہ پیشوا
تا ترا حاصل شود وحدت خدا

ترجمہ:۔ اس کے وصل کو طلب کر اور وسیلے کو پیشوا بنا تاکہ تجھ کو اللہ تعالیٰ کی وحدت کا علم حاصل ہو جائے۔

چو از مرشد حاصل شود توحید رب
معرفت توحید از مرشد طلب

ترجمہ:۔ جب تجھ کو مرشد سے اللہ کی توحید کا علم حاصل ہو جائے اس کے بعد مرشد سے توحید کی معرفت کو طلب کر۔

ہر کہ بے مرشد بود آں بے نصیب
نفس عالم پیشوائے شد رقیب

ترجمہ :۔ جس کا کوئی پیر نہیں وہ بدنصیب ہے ۔ عالم کا نفس پیر کا رقیب ہوتا ہے ۔

گر بخوانی علم تفسیر و حدیث
اندرونش نفس جاہل دیو پلیت

ترجمہ :۔ اگر تو پڑھے تو تفسیر اور حدیث کے علم کو پڑھ کہ اس کے اندر تجھ کو نفس کی جہالت اور شیطان کی خباثت کا علم حاصل ہوگا کہ یہ کیسے ہیں ۔

مرشدے باشد سلیمانے مثل
دیو در زندہ شود بعد از وصل

ترجمہ :۔ مرشد حضرت سلیمان علیہ السّلام کی مثل ہونا چاہیئے کہ اس کی ملاقات کے بعد تیرا شیطان صفت نفس سست پڑ جائے ۔

در وجودے تو بود دارالامن
عالماں را بس بود ایں یک سخن

ترجمہ :۔ تیرے جسم میں دل مطمئن امن کے گھر میں ہونا چاہیئے ۔ عالموں کے لیے صرف اتنی بات ہی کافی ہے ۔

علم گوہر ترک حرص و باہوا
نفس را بگذارد و شو عالم خدا

ترجمہ :۔ علم موتی ہے وہ ترک کرنا حرص اور خواہشات نفسانی کا ہے ۔ نفس کو چھوڑ اور عالم ربانی وحقانی بن جا ۔

علم حق غیب است با ایماں بود
بر غیب گر غیب کند ایماں رود

ترجمہ :۔ اللہ کا علم غیب ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے ۔ اگر علم غیب کو تو غائب کر دے تو ایمان چلا جاتا ہے ۔

علم بہر از سجدہ و صوم و صلوٰۃ
علم بہر حج و کلمہ با زکوٰۃ

ترجمہ :۔ علم روزہ نماز اور سجدے کی ادائیگی کے لیے ہے ۔ حج کلمہ اور زکوٰۃ کا علم اور ان کے ادا کرنے کے طریقوں کو جاننا ہے ۔

ہر کہ خواند علم از بہر درم
بے نصیب از معرفت جود و کرم

ترجمہ :۔ جو کوئی حصول دنیا کے لیے علم پڑھتا ہے تو معرفت سخاوت اور کرم میں اُس کا کوئی حصّہ نہیں وہ بدنصیب ہے ۔

در طلب رشوت بود از سر ریا
ایں علم را کے خدا دارد دوا

ترجمہ :۔ اگر علم دکھاوا اور بہ اسرار بننے اور رشوت دنیوی سے فائدہ اُٹھانے کے لیے حاصل کیا تو ایسے علم سے خدا اس کو اُخروی فائدہ عطا نہیں فرمائے گا ۔

علم سہ حرف است عالم سہ طلب
با حیاؤ با رضا و با ادب

ترجمہ :۔ علم میں تین حرف ہیں اس کا عالم تین چیزوں کا طالب ہوتا ہے ۔ حیا، رضائے الٰہی ، ادب ۔

علم ہمچوں شجرہ براہ معرفت
ہر کہ علم از بر خورد عارف صفت

ترجمہ:۔ علم معرفت کے لیے درخت پر ثمر کی مانند ہے جو کوئی علم کو صحیح طریقہ سے حاصل کر کے یاد کر لے وہ عارف کے مثل اوصاف پیدا کر لیتا ہے۔

اولیاء را کیست راہبر پیشوا
با جذب وحدت کشد طالب خدا

ترجمہ:۔ اولیاء اللہ کا راہبر اور پیشوا پیر کون ہے۔ خدا کا طالب دستی سے وحدت کر پالیتا ہے۔

اللہ ہر کہ را خواہد کند باخود حضور
ہر کہ را نخواہد کند از خود دُور

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا مقرب بنا لیتا ہے جس کو پسند نہیں کرتا تو اپنے سے دُور کر دیتا ہے۔

رفت کوشش کشش چوں بیند لقا
رفت کوشش چوں رسد کشش از خدا

ترجمہ:۔ جب دیکھنے اور لقاء کی کشش ہو تو کوشش ختم ہو جاتی ہے۔ کوشش بیکار ہو جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

در حقیقت معرفت راحت مجو
ہر یکے را ترک بدنامش مگو

ترجمہ:۔ حقیقت و معرفت کی تلاش میں آرام نصیب نہیں ہوتا۔ ہر چیز کو ترک کر دے اور اُس کی بدنامی مت دے۔

در چہار بگذرد یکتا صفا
زاں ہر چہار بگذر واصل خدا

ترجمہ:۔ اچھے صفات والا چار حالتوں سے گزرتا ہے۔ صفات سے واصل

باللہ فانی فاللہ گزرتا ہے۔

ہر مقامے ناتمامے راہزن
واصلاں را بس بود ایں یک سخن

ترجمہ:۔ ہر مقام و مرتبہ ناقص ہے اور راستہ کی رکاوٹ ہے۔ واصلوں کو بس یہی ایک بات کافی ہے۔

مرتبہ مردود و منزل ناتمام
بر فقر ہر یک مقامے شد حرام

ترجمہ:۔ مرتبہ غیر مقبول ہے اور منزل ناقص ہے۔ فقیر کے لیے راہِ فقر میں یہ تمام مراتب و درجات حرام ہیں۔

عین را باعین بیند عین بیں
نیست آں جا آسماں و نے زمیں

ترجمہ:۔ ذات باری تعالیٰ کو اپنی اصل ذات رُوحِ اَمرِ ربی سے ذات احدیت کو دیکھ کیونکہ اس مقام میں آسمان و زمین نہیں ہیں۔

ہر کہ از خود بگذرد و آں یافت
پیشوائے اسم اللہ ساختہ

ترجمہ:۔ جو کوئی اپنے آپ کو معدوم کر لیتا ہے تو اُس کو پا لیتا ہے وہ اپنا پیشوا اسم ذات اللہ کو بنا لیتا ہے

ہر کہ می بیند بداند آں کسے
شد بدیدار مرا اللہ بسے

ترجمہ:۔ جو کوئی دیکھتا ہے تو جانتا ہے وہ کون ہے۔ مجھے دیکھنے کے لیے صرف اللہ ہی کافی ہے۔

بجہتے بگذار در دیدار آر
جز بدیدارے مرا جنت چہ کار

ترجمہ:۔ سمتوں کو چھوڑ دیدار میں مشغول رہ۔ دیدار کے سوا مجھے جنت کی کیا ضرورت ہے۔

نماز و روزہ و بسیار طاعت
ازاں بہتر بدیدار ساعت

ترجمہ:۔ نماز روزہ اور کثرت سے فرمانبرداری ان سے بہتر ایک ساعت کا دیدار ہے۔

دمے دیدار را دیدار بردہ
ولے مردہ ولے خطرات خوردہ

ترجمہ:۔ دیدار کے وقت دیدار میں مشغول رہ اگرچہ مرجائے یا خطرات و پریشانی میں پڑجائے۔

کلید علم از دیدار دارم
شریعت مصطفےٰ را جاں سپارم

ترجمہ:۔ علم کو دیدار کے لیے چابی دیدار سمجھ کر حاصل کرتا ہوں۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر جان قربان کرتا ہوں۔

مرشدی نامرد را نامے مگو
مرشدی را نامرد را شیطان بگو

ترجمہ:۔ ناقص پیر کا نام مت لے۔ ناقص پیر کو شیطان کہہ۔

ہر طالب نام خواں سلطاں بود
مرشد آں را مرتبہ سلطاں دہد

ترجمہ:۔ اگرچہ مرید دنیوی عزت چاہتا ہے تو سلطان ہو جاتا ہے۔ پیر کامل اس کو بادشاہ کا درجہ دے دیتا ہے۔

باہو منکہ طالب از بینم غنی
ہر ذی حاضر مرا مجلس نبی

ترجمہ:۔ میں ہر مرید کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھتا ہوں۔ میری خدمت کا ہر حاضر باش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے۔

احتیاج کس ندارم خام تر
طالباں را می کنم عارف نظر

ترجمہ:۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ طالبوں کو میں ایک نظر میں عارف کر دیتا ہوں۔

مرشدے مرد است طالب مرد زر
گنج بخشد طالباں را سیم و زر

ترجمہ:۔ مرشد تو کامل مرد ہے مگر طالب سونا طلب کرتا ہے تو مرشد کامل طالبوں کو سونے چاندی کے خزانے عطا کر دیتا ہے۔

یا برد در معرفت وحدت لقا
مرشدی طالب چنیں باید ضرور

ترجمہ:۔ جو طالب کو وحدت اور لقا کی پہچان کرا دے۔ ایسا مرشد کامل طالب کو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔

خام مرشد زر طلبد از طالباں
ایں چنیں گمراہ مرشد در جہاں

ترجمہ:۔ ناقص پیر مریدوں سے روپیہ طلب کرتا ہے۔ ایسا پیر اس جہان میں گمراہ کرنے والا ہے۔

ہر کہ گیرد می دہد بروے روا
مرشد باشد چنیں راہبر خدا

ترجمہ: اگر کوئی پیر مریدوں سے لے کر راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو ایسے پیر کا راہبر اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

باہو می شناسد طالباں را بانظر
ہمچو زرگر می شناسد سیم و زر

ترجمہ: باہو طالب مولیٰ کو پہلی نظر میں پہچان لیتا ہے سنار کی طرح وہ کھری کھوٹی چاندی اور سونے کو پہچانتا ہے۔

ہم طالبم ہم مرشدم ہم رازبین
مرشدم طالباں را می شناسم در چنیں

ترجمہ: میں طالب بھی ہوں مرشد بھی ہوں اور رازوں کا جاننے والا بھی ہوں میں مرشد ہوں طالبوں کو ہر طرح سے پہچانتا ہوں۔

عبادت دیدار راہ باریدہ بر
بالیقین و با ایماں او در قبر

ترجمہ: دیکھ کر عبادت راستہ کا وزن آسانی سے منزل تک پہنچاتا ہے یقین کیجیے وہ مومن کامل ہو کر قبر میں گیا۔

ایں عبادت رحمت للعالمین
معرفت توحید ایں است بالیقین

ترجمہ: ایسی عبادت تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ یقیناً توحید کی معرفت یہی ہے۔

ہر عبادت از برائے دیدار حق
از برائے دیدہ شد پیدا خلق

ترجمہ: تمام عبادتیں اللہ کے دیدار کرنے کے لیے ہیں کیونکہ انسان اور تمام مخلوق کی پیدائش صرف دیدار کے لیے ہوتی ہے۔

شد عبادت از فضل عفو و کرم
ہر کہ منکر از لقا اہلِ صنم

ترجمہ: عبادت اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم اور فضل خاص سے ہوتی ہے اور جو اس کی لقا کا منکر ہے وہ بت پرست ہے۔

مرشدے تلقین بخشد از لقا
از علم حاضر رساند باخدا

ترجمہ: مرشد کامل لقا کی تلقین کرتا ہے اور علم حضوری سے خدا تک پہنچا دیتا ہے۔

دل مرا بیدار از دیدار شد
دیدہ بہر از دیدنی نظار شد

ترجمہ: میرا دل دیدار باری سے بیدار زندہ ہوگیا۔ دل کی آنکھ اس کی دید کا نظارہ کرنے کے قابل ہوگیا۔

طالباں با خود مطالب خودنما
احمقاں بے ادب باشد بے حیا

ترجمہ: طالب اپنے مقصد کو وضاحت سے بیان نہیں کر سکتے اور احمق بے ادب گستاخ اور بے حیا ہوتا ہے۔

طالبی گر مثل موسیٰ یا خضر
نیک بد را باتفکر در نظر

ترجمہ: طالب اگر حضرت موسیٰ یا خضر علیہ السلام کے نقش قدم پر ہے

تو نیک و بد کو غور و فکر سے معلوم کر لے گا۔

در نظر موسیٰ ہر ثوابے شد گناہ
کار حضرت خضر بودند خاص راہ

ترجمہ:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں خضر درست کام گناہ تھا مگر خضر کے کام میں خاص مخفی راز تھا۔

بر خضر موسیٰ طالب اُمّت رسول
عارفاں دیدار از اہل الوصول

ترجمہ:۔ حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّتی ہونے کے خواہش مند تھے۔ عارفوں کو دیدار واصلوں کی معرفت سے حاصل ہوتا ہے۔

عالم شدم از علم وحدت با خدا
علم بہر از وحدت باطن صفا

ترجمہ:۔ اللہ کی توحید کے علم کو حاصل کرنے میں عالم بنا۔ علم سے وحدت کی تعلیم اور باطن کو دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

عالم خدا فاضل خدا با خود شناند
ہر کہ با خود از حق نخواند

ترجمہ:۔ عالم فاضل خدا کی معرفت اپنے عمل سے کرتا ہے جو کوئی اپنے رب کو اُس نے اللہ کے لیے نہیں پڑھا۔

نفس سوزی را بکش با تیغ قال
نفس اہل قاتلے راکشد تیغ از زوال

ترجمہ:۔ اس جلنے والے نفس کو اللہ و رسول کے فرمان کی تلوار سے قتل کر

صرف کہنے والے بے عمل کو اس کا نفس زوال نا پیدی کی تلوار سے قتل کر دے گا۔

ہر کہ خواہد گشت کشتن نفس را
با تصور تیغ بکشد و ز ہوا

ترجمہ:۔ جو کوئی اپنے نفس کو مارنا چاہے تو پیر کے تصور کی تلوار اور ترک خواہشات سے مرتا ہے۔

ایں نفس را قید آوردن چہ غم
کے شناسد نفس را اہل از صنم

ترجمہ:۔ بے فکر و غم اس نفس کو قید میں ڈال دے۔ بت پرست نفس کے حیلہ بہانہ کو کب سمجھتے ہیں۔

نفس را بشناختن قرب از خدا
نفس شرمندہ بماند و ز ہوا

ترجمہ:۔ نفس کو پہچان کر مقرب خدا ہو جاتا ہے۔ نفس اپنی خواہشات بیہودہ پر شرمندہ رہتا ہے۔

نیست نفس و نے بروح و نے قلب
غرق فی التوحید عارف با ادب

ترجمہ:۔ نفس، قلب، روح کچھ بھی نہیں ہیں۔ عارف مؤدب ہو کر دریائے وحدت میں ڈوب جاتا ہے۔

و ز ہفت اندام بود ہفتاد نور
باز گردد یک شود باشد حضور

ترجمہ:۔ سات مقامات سے سات نورانی لطائف ظاہر ہوتے ہیں پھر

ایک نور ہو کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوتا ہے۔

طالبے دیدار می یابد خدا
طالبے مردار با نفس و ہوا

ترجمہ:۔ دیدار کے طالب کو دیدارِ خدا چاہیئے۔ مردار دنیا کا طالب نفس و خواہشات کے پھندے میں ہے۔

طالبان را چیست آخر حق طلب
جان خود را کن فدا بر راز رب

ترجمہ:۔ طالب کو اللہ کی طلب کے سوا اور کیا چاہیئے۔ اپنی جان کو رب کے رازوں پر قربان کر دے۔

دم مزن گر عاشقی سر پیش نہ
سر ز گردن شد جدا ایں راہ بہ

ترجمہ:۔ اگر تو عاشق ہے تو سر سامنے کر دے دم مارنے کا مقام نہیں ہے۔ اس کے راستہ میں سر گردن سے جدا ہو جاتے ہیں یہی بہتر ہے۔

باہو کہ شد گم نام آں نامرد تر
نام را نام از دہد صاحب نظر

ترجمہ:۔ جو گمنامی کی موت مر گیا وہ بہت بڑا نامرد تھا۔ صاحب نظر پیر کامل اس کے نام کو روشن کر دیتا ہے۔

باہو کہتر و مہتر ہمہ دارند طلب!
طلب قلب از قلب کلب از با کلب

ترجمہ:۔ باہو تمام ادنیٰ و اعلیٰ اسی کی طلب و آرزو رکھتے ہیں۔ نفس دل کی خواہشات کا طالب کتے کے دل کی مثل ہے وہ کتا ہی ہے۔

سخن من سر یست خوب داند آں بے سر
عارف بے سر بود صاحب نظر

ترجمہ:۔ میری بات اسرار میں لپٹی ہوتی ہے مجذوب اس کو خوب جانتا ہے۔ عارف مجذوب بے عقل ہوتا ہے اور صاحب نظر ہوتا ہے۔

از ازل تا ابد بودم بے حجاب
در چشم من ہرگز نیابد ہیچ کس

ترجمہ:۔ ازل سے ابد تک میں بے حجاب بے پردہ رہا۔ میری نظر میں کوئی شخص کبھی نہیں سمایا۔

دیدہ را دیدار بردہ خواب نیست
از میاں خود رفتہ را عذاب نیست

ترجمہ:۔ آنکھ کو دیدار کے لیے کھول یہ خواب نیند نہیں ہے۔ اپنے سے گزرنے والے فنا فی اللہ کو کوئی عذاب نہیں ہے۔

خواب مارا بہر مذکور و جواب
اہل حاضر را نباشد ہیچ خواب

ترجمہ:۔ میری نیند سوال و جواب کے لیے ہے۔ صاحب دیدار حضوری والوں کو نیند نہیں آتی۔

خواب مارا خلوت و باشد حضور
چشم را پوشند ہر از صد ضرور

ترجمہ:۔ میری نیند خلوت اور حضوری کے لیے ہوتی ہے۔ آنکھوں کو وہ حضرات ضرور بند کر لیتے ہیں۔

ہر کہ پوشد چشم را آں کور تر
کہ بہ بیند کور مثل گاؤ خر

ترجمہ:۔ جو کوئی دل کی آنکھ کو بند کرے وہ بہت بڑا اندھا ہے۔ اندھا کب دیکھ سکتا ہے وہ گدھے اور گائے کی مثل ہے۔

با عیاں بینم لقا ہم حق لقا
چشم پوشیدن بود مکر و ریا

ترجمہ:۔ میں بالکل ظاہر دیکھتا ہوں۔ لقاحق کو آنکھیں بند کرنا مکاری و ریاکاری ہوتا ہے۔

ایں مراتب از علم توفیق تر
اولیاء اللہ بخشد بانظر

ترجمہ:۔ علم پر عمل کرنے سے اکثر یہ مرتبے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ کا ولی اپنی نظر سے اس کو مرتبے عنایت کرتا ہے۔

ہر کرا مرشد نہ مردود داں
بے خبر از معرفت وحدت عیاں

ترجمہ:۔ جس کسی کا کوئی پیر نہ ہو اُس کو مردود جان۔ وہ وحدت کی معرفت سے بے خبر ہے۔

خوش ببیں دیدار را گوید حدیث
ہر کہ باور نیست او کاذب خبیث

ترجمہ:۔ حدیث پاک میں ہے دیدار خوش نصیب کو ہوتا ہے۔ جس کو دیدار پر یقین نہیں ہے وہ جھوٹا اور خبیث ہوتا ہے۔

حق باھُو